ماہنامہ

راہ اسلام

وصیتِ امام۔ ایک جھلک

وہ گروہ جو شیطانی منصوبہ رکھتا ہے
اور اسلام کو حکومت و سیاست سے جدا
سمجھتا ہے۔ ان نادانوں کو یہ بتا دینا چاہیے
کہ قرآن کریم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کی سنّت میں جتنے احکام، سیاست
و حکومت کے سلسلہ میں پائے جاتے ہیں
اتنے احکام کسی اور موضوع سے متعلق ذکر نہیں
ہوئے ہیں، بلکہ اسلام کے بہت سے عبادی احکام
بھی عبادی و سیاسی ہیں جن کی طرف سے غفلت
نے ان مصیبتوں کو جنم دیا ہے۔

امام خمینی (رح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام

[illegible]

اس شمارے میں

اداریہ ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ص، کی رحلت اور شہادت حضرت امام حسن ع، ــــ ۲

● ثقافتی

تعلیمات قرآن ۵

قصص قرآن ۷

سرزمین ایران ۱۰

حضرت امام حسین علیہ السلام کی شخصیت ۔ از بشیر الحق انصاری ۱۴

نظم از: اختر عابد نوگانوی ۲۰

ضمیمہ

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام حضرت آیت اللہ خامنہ ای کا پیغام ۲۱

● تاریخی

زندگانی پیغمبر اسلام ۔ پہلی ہجرت ۔ از جعفر سبحانی ۳۶

● تفریح طبع

صحیح جوابات ۵۰

چودہ ؟ ایک انعامی مقابلہ ۵۱

● ایران وجہان اسلام

فتنہ شرک وبدعت اور اتحاد اسلامی از مہدی الرضوی ۵۳

● اہم خبریں ۵۷

ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر

غلام رضا نور محمدان

خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، ۱۸، تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

[illegible]

ادارتی ودیگر معلومات کیلئے ، مندرجہ ذیل پتہ پر بھی رجوع کیا جا سکتا ہے ،

[illegible]

ماہنامہ

راہ اسلام

شمارہ ۔ ۸۹ اگست ۱۹۹۱ء

○ عکس سرورق صد ۳ :

عزاداری شہدای کربلا علیہم السلام

در خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران

نئی دہلی و درکشمیری گیٹ دہلی ۔

گذارش صد ۵۷ پر

فون : ۳۸۳۲۳۲

قیمت : ۵ روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

پیغمبر عظیم الشان حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کی رحلت

۲۸ / صفر ۱۰ھ عظیم رہبر انسانیت، نجات بخش عالم بشریت، پیغمبر رحمت، حضرت محمد (ص) بن عبداللہ کی رحلت کا روح فرسا و جانکاہ دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کے تصور سے ان تمام سالہا سال کے غم و اندوہ، رنج و الم اور سخت ناگوار حادثات و واقعات کی یاد تازہ ہوجاتی ہے جو اس عظیم عارف ربّانی شخصیت نے مسلسل تیئیس سال تک برداشت کئے۔ یہ آپ ہی کی ذات بااستقلال تھی جس نے لگاتار اس طویل مدّت میں فتنہ و فساد، کفر و شرک، بت پرستی اور جبر و تشدّد کے عوامل کے خلاف ایسی جد و جہد جاری رکھی جو کسی بھی دوسرے شخص کے لئے یقیناً طاقت فرسا و حوصلہ شکن ثابت ہوتی۔

اس طویل مدّت میں آپ کی یہ سعی و کوشش رہی کہ خداوند کریم کی اطاعت و بندگی کے سلسلے میں اپنی ذات مبارک کو مثالی امّت مسلمہ کے سامنے انسان کامل اور نمونے کے کردار کا مالک ہونے کی حیثیت سے پیش کریں چنانچہ ہر وہ مسلمان جو دین مبین اسلام کے اصول و قواعد کا معتقد اور پابند ہے اس کا فرض ہے کہ آپ کے افعال و اقوال کو اپنی عملی زندگی میں مکمل طور پر اختیار کرے اور اوامر و نواہی سے متعلق ان تمام احکام کی پیروی کرے جن کا مجموعی نام "شریعتِ اسلام" ہے۔

قرآن پاک یعنی کلام خدا دراصل ایک ایسا آئینہ ہے جس میں حق تعالی کی مکمل ذات عیاں ہے، یہ اس فیضان الٰہی کا جلوہ ہے جو سرچشمہ ازلیت وابدیّت سے جاری ہوا ہے اور اس جاودان معجزے کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ (ص) ہیں۔ اس کتاب میں جو مندرجات ہیں وہ "آیات" کی صورت میں ربّ العالمین نے فرشتۂ مخصوص یعنی امینِ وحی (حضرت جبرئیل) (ع) کے ذریعے اعلان رسالت کے بعد ۲۳ سال کے عرصے میں بتدریج آپ کے نازنین وجود مبارک کے دل و دماغ پر نقش فرمائے۔ چنانچہ ان ہی آیات میں سے ایک آیت میں آپ کو "رحمتِ عالمین" کے عنوان سے یاد فرمایا ہے۔ [۱]

اور یہ ہی قرآن دین اسلام کی آسمانی کتاب کے تحت عنوان

حضرت محمّد (ص) کے توّسط سے دنیا کے انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے نازل کیا گیا ۔ جس کی رسالت خاتمیت کی بنیاد پر آپ کو تفویض کی گئی ۔ چنانچہ اس کا ذکر کتاب مقدس میں اس طرح آیا ہے :

۱ ۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے آخری رسول محمد(ص) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسکو تمام ادیان و مزاہب پر غالب قرار دے اور اس کو ایک جگہ جمع کرکے ایک دین کی صورت میں پیش کردے ۔ ۲

۲ ۔ قرآن آسمانی کتاب ہے جو اس کے خدا کی جانب سے نازل ہوئی ہے ۔ یہ ابدی ، جاودانہ اور تاریخی معجزہ ہے ۔ کوئی شخص اس رسول محمد(ص) کے زمانے میں اور اس کے بعد کے زمانے میں اس جیسی کتاب پیدا نہیں کرسکتا۔ ۳

۳ ۔ اسلام خدا کا دین ہے ۔ جو دین زندگی کے عنوان سے اور انسان ساز مجموعۂ قوانین کی حیثیت سے من جانب اللہ بشریت کے لئے بالا ترین اور والاتر فرمان ہے تمام دنیا کے لوگ(اس صورت میں کہ اسکی پیروی کریں اور) اس کے معیار پر پورا اتریں ۔ آخرت کی فلاح و بہبود اور رستگاری کو پہنچیں گے ۔ اس

> محمّد (ص) تمام انسانوں کے لئے پیغمبر رحمت اور مایۂ ہدایت ہیں. وہ ایک مکمل مثالی انسان اور کردار کے اعتبار سے انسانوں کے لئے کامل المعیار نمونہ ہیں ۔

کے علاوہ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو انسانیت کو راضی رکھ سکے ۔ اور بشریت اس کے بغیر ساحل نجات تک نہیں پہنچے گی ۔ ٤

٤ ۔ محمّد(ص) تمام انسانوں کے لئے پیغمبر رحمت اور مایۂ ہدایت ہیں ۔ ۵ وہ ایک مکمل مثالی انسان اور کردار کے اعتبار سے انسانوں کے لئے کامل المعیار نمونہ ہیں ۔ چنانچہ اپنے خالق پر ایمان ، تقویٰ ، خدا کے احکام پر عمل ، نیک خلق و عادت ، اخوت و برادری اور بھائی چارے کی لوگوں کو دعوت ، لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا سلوک ، بردباری ، عزّت نفس ، امانت داری ، حق گوئی ، ظلم و شرک کے خلاف جہاد ، خدا کی رضا حاصل کرنیکی غرض سے لوگوں سے محبّت ، فرض شناسی جیسے تمام اوصاف اور عمدہ اخلاق آپکی ذاتِ مبارک میں موجود تھے ۔ اور تمام انسانی فضائل و خصائل آپ کی ذاتِ مبارک میں اعلیٰ ترین اور ناقابلِ تصور حد تک موجود تھے ۔ ٦

آخری بات جو یہاں قابلِ ذکر ہے وہ یہ ہے کہ تفرقہ و اختلاف کو ہوا دینے ایک دوسرے کو اس کی کوتاہیوں پر لعن طعن کرنے اور خود کو (سنّی و شیعہ جیسے) فرقوں اور گروہوں میں تقسیم کرنے کے بجائے اصل روح اسلام کی طرف متوجہ ہوں اور پیغمبر اسلام(ص) جو شکست ناپذیر زحمتیں برداشت کی ہیں ان کی قدر و قیمت کو جانیں اور اس بات کو فراموش نہ کریں کہ اگر ہم دنیا میں ایک مثالی امّت بننا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کے قرآن شریف کے احکامات کے آگے سر تسلیم خم کر دیں ، اور خود کوفرقہ بندی کے تعصّبات سے ہر طرح پاک و صاف رکھیں ہم کو چاہئے کہ خدا کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے

رہیں ۔(اس کے ساتھ ہی ہمارا فرض ہے کہ دوسرے فرقے کے لوگوں کو اس بات کا حق اور اس امر کی اجازت دیں کہ وہ اپنے جزئی و فروعی اعمال کو پوری آزادی سے انجام دیں) اور وحدت و اخوّت اسلامی کی جانب قدم بڑھائیں ۔ ۷؎ اور اس بات کو اچھی طرح جان لیں (اورجانتے بھی ہیں) کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے ۔ محمدؐ (ص) اس کے پیغمبر ہیں ۔ قرآن ہماری آسمانی کتاب ہے اور ۔ کعبہ ہم سب کا قبلہ ہے ، پس حکم قرآن کے مطابق تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں ۔ ۸؎ اگر ہم دنیا میں عزّت ، شرافت ، سروری اور آبرو مندی کے طالب ہیں تو ہم کو چاہئے کہ صرف راہِ اسلام ہی اختیار کریں ۔ اور اتحاد و برادری کے زیر سایہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں ، ہاں ! یہ ہی وہ راستہ ہے جس کو تمام اسلامی فرقے طے کر رہے ہیں ۔ ان سب کے اصلی رہبر و رہنما حضور اکرم حضرت محمّدؐ (ص) مصطفیٰ ہیں ۔ اس قافلے اور کارواں کے علم و نشانات آیات قرآنی اور احادیث نبوی ہیں سب کی منزل مقصود توحید و یکتائی ہے ہستی کا اختتام اس سفر کی آخری منزل

شہادتِ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

پیغمبر اسلام(ص) کی ہجرت کے تیسرے سال یعنی ۳ ھ میں حضرت علی(ع) کے گھر میں جناب فاطمہ(س) کے بطن مبارک سے ایک بچّہ پیدا ہوا جس کا نام حسن(ع) رکھا گیا ۔ امام حسن(ع) حضرت علی(ع) کے بڑے بیٹے تھے ۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی اور سبط ، امین ، حجّت ، مجتبیٰ اور سیّدشباب اہل الجنّۃ آپ کے مشہور القاب ہیں ۔ صاحب طہارت والدین کی سرپرستی کے ساتھ ساتھ انھوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی ۸ سال جد بزرگوار پیغمبر اسلام حضرت محمّدؐ (ص) کے سایۂ شفقت میں بسر کئے اور بغیر کسی واسطے کے مکتب وحی و قرآن سے کسب فیض کرتے رہے ۔ اور پدر بزرگوار حضرت علی(ع) کی شہادت کے بعد امّت اسلامیہ کی قیادت و رہنمائی کی ذمّہ داری آپ کے کندھوں پر آپڑی لیکن افسوس کہ آپ کے دور امامت میں ایسے حوادث رونما ہوئے جن کی وجہ سے آپ کو گوناگوں پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتاتھا ۔

امام حسن مجتبیٰ(ع) کو جملہ بارہ اماموں میں سب سے زیادہ مظلوم کہا جاسکتا ہے کیوں کہ ان کے بارے میں لوگوں کو بہت کم معلومات حاصل ہیں اور لاعلمی کا یہ عالم ہے کہ آپ کے بعض دوست اور چاہنے والے بھی آپ کی صلح پر تنقید کرتے رہتے ہیں اور ان حالات کا بغور مطالعہ بھی نہیں کرتے جن سے مسلمانوں کے دوسرے پیشوا کو دو چار ہونا پڑا تھا ۔اموی حکومت کی سازشوں نے حسن(ع) ابن علی(ع) اور ان کے بھائی حسین(ع) کو مہلک خطرات سے دو چار کر رکھا تھا ۔ اسلام کو اسلام سے خطرہ لاحق تھا اور حقیقت کی شمع کو گل کرنے کے لئے حقیقت کے نام کا سہارا لیا جارہا تھا ۔ ان خطروں کو دور کرنے کے لئے ان دونوں اماموں

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

تعلیمات قرآن

قرآن کریم میں حکیم لقمان

چوتھی قسط

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ
أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ
وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ
الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

دوسری جگہ اپنے بیٹے کو آداب مسافرت کا درس دیتے ہوئے حکیم لقمان کہتے ہیں :۔ میرے لعل جب کبھی سفر کیلئے نکلو تو اسلحہ، لباس، خیمہ، وسیلۂ آب نوشی، سلائی کے سامان اور ضروری دوائیں اپنے ساتھ رکھو تاکہ بوقت ضرورت تم اور تمہارے ہمسفر لوگ ان وسائل سے استفادہ کر سکیں ۔ دیکھو سفر کے دوران گناہ کے علاوہ ہر چیزمیں اپنے ساتھیوں سے بھر پور تعاون کرنا۔

میرے بیٹے اپنے ہر کام میں اپنے ہمسفر ساتھیوں سے مشورہ کرتے رہنا اور ان سے مسکراتے ہوئے ملنا۔

تمہارے پاس جو سامان سفر موجود ہو اس کے سلسلے میں سخاوت مندانہ رویّہ اختیار کرنا۔

جب کبھی قافلے والے تمہیں آواز دیں تو تم فوراً ان کے

پاس پہنچ جانا اور اگر وہ لوگ تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد میں کوتاہی نہ کرنا۔

جہاں تک ہوسکے خاموشی اختیار کئے رہنا۔

زیادہ وقت نماز اور عبادت الٰہی میں بسر کرنا۔

سفر کے دوران سواری اور کھانے پینے کے سلسلے میں سخاوت و فراخ دلی سے کام لینا۔

اگر تم سے کسی حق بات کی گواہی طلب کریں تو اسمیں ذرہ برابر ہچکچاہٹ سے کام نہ لینا۔

اگر کسی معاملے میں لوگ تم سے مشورہ طلب کریں تو ان کے معاملات کے سلسلے میں مکمل معلومات فراہم کرتے ہوئے انتہائی غور و فکر کے بعد انہیں نیک مشورہ دینا۔ کسی کو مشورہ دینے سے پہلے اپنی جملہ فکری صلاحیتوں کا استعمال کرنا لازمی ہے ۔ اگر کوئی شخص مشورہ طلب کرنے والے کو نیک اور مخلصانہ مشورہ دینے میں کوتاہی کرتا ہے تو خداوند عالم اس کی فکری صلاحیتوں کو سلب کر لیتا ہے ۔

جب تم دیکھو کہ تمہارے ہمسفر ساتھی راستہ طے کررہے ہیں تو تم فوراًان کے ساتھ آگے قدم بڑھا دینا۔

جو تم سے بڑاہو اس کی بات غور سے سننا۔

اگر تم سے کوئی جائز مطالبہ کیا جائے تو ہمیشہ مثبت جواب دینا اور ہرگز منفی جواب نہ دینا کیونکہ جائز مطالبہ کے جواب میں نہ کہنا عاجزی و ناتوانی کی علامت اور باعث ملامت ہے ۔ ...

دیکھو نماز میں ہر گز تاخیر نہ کرنا بلکہ اول وقت ہی ادا کرنا۔

چاہے سخت ترین حالات کیوں نہ ہوں مگر نماز باجماعت ادا کرنا۔

اگر ممکن ہو تو اپنی ہر غزا میں سے کچھ حصہ خدا کی راہ میں خرچ کر دینا۔

کتاب الٰہی کی تلاوت کرتے رہنا اور ذکر خداوندی کو کبھی فراموش نہ کرنا۔

حکیم لقمان کے سلسلے میں یہ داستان بھی مشہور ہے کہ جب وہ ایک دولتمند آدمی کے زر خرید غلام تھے تو ایک دن ان کے مالک نے حکم دیا کہ میرے لئے ایک گوسفند ذبح کرو اور اس کے دو بہترین ٹکڑے میرے لئے لے آؤ۔

انہوں نے گوسفند ذبح کیا اور زبان و دل اپنے مالک کیلئے لے آئے ۔

کچھ روز بعد مالک نے انہیں پھر

(باقی ص۵۶ پر)

اگر تم سے کسی حق بات کی گواہی طلب کریں تو اسمیں ذرہ برابر ہچکچاہٹ سے کام نہ لینا

قصص قرآن

حضرت ادریس علیہ السلام

چوتھی قسط

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ سورہ مریم۔

اولاد آدم (ع) میں حضرت ادریس (ع) وہ پہلے شخص ہیں جو حضرت آدم (ع) و حضرت شیث (ع) کے بعد پیغمبری کے مرتبہ پر فائز ہوئے ۔ وہ لوگوں کو خدای واحد و یکتا کی عبادت اور گناہوں سے پرہیز کی دعوت دیتے تھے اور اپنے چاہنے والوں کو بعد میں آنے والے پیغمبروں بالخصوص خاتم انبیاء (ص) کی آمد کی خوشخبری دیتے ہوئے کہا کرتے تھے ۔ - آنحضرت (ص) ایسا جملہ فضائل و محاسن نفسانی سے آراستہ ہیں اور ان کا دین ایسا دین ہے کہ روئے زمین کی اصلاح کر دے گا ۔

حضرت ادریس علیہ السلام سے بے شمار حکمت آمیز کلمات منقول ہیں جن کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوچکا ہے اور انمیں سے بعض اقوال حسب ذیل ہیں :

۱۔ خداوند عالم کی نعمتوں کا بہترین شکرانہ اس کے بندوں کے ساتھ احسان و نیکی ہے ۔

۲۔ جھوٹی قسم نہ کھاؤ اور جھوٹوں سے قسم کھانے کیلئے نہ کہو ۔

۳۔ پست چیزوں کو حاصل کرنے سے پرہیز کرو ۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: اس وقت (کو یاد کر) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں (اپنا) ایک نائب زمین میں بنانیوالا ہوں (فرشتے تعجب سے) کہنے لگے کیا تو زمین میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو زمین میں فساد اور خونریزیاں کرتا پھرے حالانکہ (اگر خلیفہ بنانا ہے تو (ہمارا زیادہ حق ہے کیونکہ) ہم تیری تعریف سے تسبیح کرتے ہیں" اور تیری پاکیزگی ثابت کرتے ہیں تب خدا نے فرمایا اس میں تو شک ہی نہیں کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾

اور ہم نے آدم سے کہا اے آدم تم اپنی بیوی سمیت بہشت میں رہا سہا کرو اور جہاں تمہارا جی چاہے اس میں سے بفراغت کھاؤ (پیو) مگر اس درخت کے پاس بھی نہ جانا (ورنہ) پھر تم اپنا نقصان کرو گے۔

٤. بارگاہ خداوندی میں خلوص نیت کے ساتھ قدم رکھو ۔

حضرت ادریس (ع) کی نبوت و پیغمبری کی ابتدا اس طرح ہوئی تھی کہ ایک ظالم بادشاہ ادریس(ع کی قوم پر حکومت کر رہا تھا اور لوگوں کی جان اور ان کا مال اس ظالم بادشاہ کے حکم سے محفوظ نہ تھا۔

ایک دن وہ بادشاہ سیر و تفریح کیلئے اپنے دارالحکومت سے باہر نکلا۔ دوران سفر وہ ایک سر سبز و شاداب باغ کے درمیان سے گزرا اور وہ باغ اسے پسند آگیا۔ اس نے اپنے وزیروں سے پوچھا۔ - یہ باغ کس کا ہے ۔ -ان لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں خدا پرست آدمی کا باغ ہے جو فلاں جگہ رہتا ہے ۔ شاہ نے حکم دیا کہ باغ کے مالک کو میرے سامنے پیش کیا جائے ۔ اس آدمی کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ یہ باغ و زمین میرے حوالے کر دو۔ اس خدا کی ذات پر بھروسہ رکھنے والے صاحب ایمان شخص نے جواب دیا : میرے اہل و عیال ہیں جو تجھ سے زیادہ محتاج ہیں ۔ شاہ نے کہا -اچھا تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ -وہ آدمی اس بات پر بھی آمادہ نہ ہوا۔ شاہ

غضبناک عالم میں محل کے اندر چلا گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر غم و غصّہ کے آثار نمایاں تھے اور وہ اس فکر میں مصروف تھا کہ باغ کو حاصل کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرے ۔

اس بادشاہ کی بیوی ایک فاسد و ناپاک عورت تھی ۔ اس نے اپنے شوہر کو رنجیدہ و غضبناک حالت میں دیکھتے ہی اس سے پوچھا کہ آخر اس غیر معمولی رنج و غم کا سبب کیا ہے ۔ بادشاہ نے اپنی بیوی سے اس باغ کی داستان بیان کر دی اور کہا کہ اس آدمی کے انکار سے مجھے بڑی تکلیف ہوئی ہے ۔ عورت کہنے لگی کہ اس کا

علاج آسان ہے ۔ اس نے اپنے کچھ فاسد ، خدا ناشناس اور ناپاک دا ساتھیوں کو بلایا اور انہیں حک دیا کہ تم لوگ بادشاہ کے پاس جاؤ اوراس کے سامنے جاکر یہ گواہی دیدو کہ فلاں آدمی (باغ ک مالک) بادشاہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے ۔

اس طرح ان لوگوں کی گواہی کی بنیاد پر باغ کا مالک قتل کر دیا گی اور باغ بادشاہ کے قبضے میں آگیا۔

اس وحشیانہ ظلم کو دیکھ کر پروردگار کے غیض و غضب کا دریا ابل پڑا اور حضرت ادریس (ع) پر یہ وحی نازل ہوئی کہ -اس ظالم کے پاس جاؤ اور کہو کہ تو نے میرے ایک بندہ مخلص کے قتل پر اکتفا نہ کی اور اس کی جائداد غصب کرلی اور اس کے اہل و عیال کو بیچارہ و بے سہارا کر دیا۔ ہوش میں آجاؤ کیونکہ میں تجھسے انتقام لوں گا۔ اور یہ بادشاہت تجھ سے سلب کر لونگا۔ تیرے دارالحکومت کو ویران اور تیری ناپاک عورت کے گوشت کو کتّوں کی خوراک بنادوں گا۔ کیا میرے حلم اور میری برد باری نے تجھے مغرور و سرکش بنا دیا ہے ؟-

حضرت ادریس(ع) نے پرور دگار کا

پیغام پہونچا دیا لیکن شاہ نے اس پیغام کے جواب میں کہا۔ اس سے قبل کہ میں تمہیں قتل کر ڈالوں تم میرے دربار سے نکل جاؤ۔

ملکہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم ادریس (ع) کے خدا کے پیغام سے قطعی خوفزدہ نہ ہونا۔ میں اپنے آدمیوں کے ذریعہ اسے قتل کروا دوں گی۔ اس کے بعد اس عورت نے اپنے کچھ آدمیوں کو حضرت ادریس (ع) پیچھے لگا دیا۔

عالم نے ایک فرشتہ کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ حضرت ادریس (ع) کیلئے کھانے پینے کا سامان فراہم کرتا رہے۔

حضرت ادریس (ع) اس غار میں پرسکون زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ بار بار اس ظالم بادشاہ پر لعنت و ملامت کر رہے تھے۔ آخر کار خداوند عالم نے اس بے گناہ آدمی کے خون کے انتقام میں اس ظالم بادشاہ کی حکومت کو سرنگوں کر دیا اور اسے موت کے چنگل میں

گیا۔

ملک کی ساری کھیتی نیست و نابود ہو گئی اور پانی کی کمی کیوجہ سے سارے باغ سوکھ گئے۔ چنانچہ اس ملک کے لوگوں نے پڑوسی ممالک کے سامنے ہاتھ پھیلانا شروع کر دیا۔ قحط و خشک سالی اور مفلوک الحالی کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کے حواس درست ہو گئے اور لوگوں کی سمجھ میں آگیا کہ یہ سب کچھ حضرت ادریس (ع) کی بے حرمتی کا نتیجہ ہے۔ انھوں نے ہی

> اے خداوند! جب تک میں تجھ سے مطالبہ نہ کروں اس شہر پر تو باران رحمت نازل نہ فرما۔ ادریس (ع) کی دعا قبول ہوگئی اور وہ ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہوگئے۔

یہ لوگ ادریس (ع) کی تلاش میں
دھر ادھر بکھر گئے۔ ادھر حکم
دا وندی کے مطابق حضرت ادریس
ع) شہر سے باہر نکل کر ایک جگہ
ھپ گئے۔ اور اپنے پروردگار
ے درخواست کی کہ اے خدا وند
جب تک میں تجھ سے مطالبہ نہ
روں اس شہر پر تو باران رحمت
ازل نہ فرما۔ ادریس (ع) کی دعاء
بول ہو گئی اور وہ ایک پہاڑ کے
ار میں پناہ گزیں ہوگئے۔ خداوند

گرفتار کر دیا۔ اس کے شہر کو ویران اور اس کی ملکہ کے گوشت کو کتّوں کی خوراک بنا دیا اور حکومت کی باگ ڈور اس ملک کے دوسرے ظالم آدمی کے ہاتھوں میں آگئی۔

حضرت ادریس (ع) کی گمشدگی کے بعد بیس سال کا زمانہ گزر گیا لیکن اس شہر میں ایک بوند پانی نہ برسا۔ لوگوں کا زندہ رہنا مشکل ہو

خداوند عالم سے یہ دعا کی ہے کہ ہمارے ملک میں بارش نہ ہو۔ اب ادریس (ع) تو لاپتہ ہیں لیکن ادریس (ع) کا خدا ان سے زیادہ مہربان ہے اور اس کی رحمت کا دامن بہت وسیع ہے۔ چنانچہ ان

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

سرزمین ایران

صوبہ خراسان

پندرھویں قسط

آستانہ قدس کا کتابخانہ

آستانہ قدس رضوی کا کتابخانہ فی الحقیقت اسلامی علوم و فنون کی ذی قیمت کتب کا بیش بہا خزانہ ہے ۔ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے یہ کتابخانہ ایسا مرکز بن گیا ہے جہاں گذشتہ کئی صدی سے قرآن مجید کے انتہائی نفیس و بے مثال قلمی نسخے جمع کئے جارہے ہیں ۔ چنانچہ بہت سے علم دوست حضرات نے اس آستانے میں اپنی کتابوں کے ایسے ذخیرے بھی وقف

نمای عمومی داخل موزهٔ مرکزی آستان قدس رضوی.

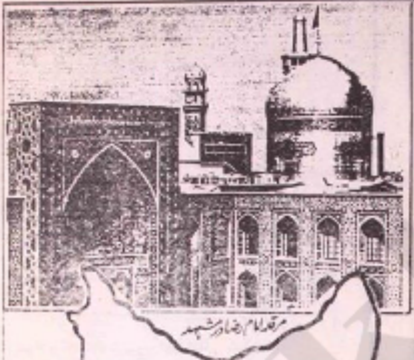

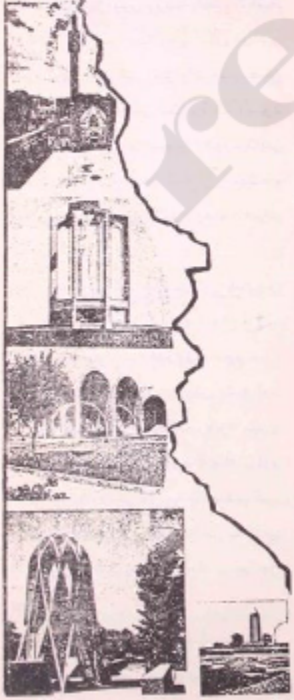

کردئے ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر کمیاب اور بعض تو قطعی نایاب ہیں ۔ چنانچہ اس کتابخانہ کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ علم و ایمان جیسی دو مستحکم بنیادوں پر یہ ہمیشہ وسعت پذیر ہوتا رہا ہے یہ ایسا چشمۂ فیض جاریہ بن چکا ہے ۔ جو قرون ماضیہ سے تشنگان علم کو سرشار و بہرہ مند کرتا چلاآرہا ہے ۔ اور ہر عہد و زمانہ میں محقق و دانشمند اور علمائے دین اس مدینۃ العلم سے مستفیض ہوتے چلے آرہے ہیں ۔ یہ سرچشمۂ فیض و منبع علم و ادب چونکہ ایسی بیش قیمت کتب ، نفیس مخطوطات ، فرامیں و دستاویزات اور دیگر علوم و فنون پر مشتمل مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتب سے مالا مال ہے ، جس کے باعث دنیائے علم و دانش میں اسے غیر معمولی شہرت حاصل ہے ۔ چنانچہ یہاں ہر سال کچھ ایسے بھی زائرین آتے ہیں جو اس کتابخانے کی دید کے بغیر زیارت روضہ امام رضا نامکمل سمجھتے ہیں ۔

آستانہ قدس رضوی کا نوادر خانہ :۔ یہ نوادر خانہ پندرہ وسیع و عریض کمروں پر مشتمل تین منزلہ عمارت میں واقع ہے ۔ دیگر بیش قیمت و گراں بہا مجموعہ نوادرات کے علاوہ یہاں بعض قالین اس قدر عمدہ اور زربفت کے پارچہ جات موجود ہیں جن کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی ۔

آیینہ خانہ مظفر

شہر مشہد کی تفریح گاہیں :۔ مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ شہر میں جو جگہیں قابل دید ہیں ان میں شہر کا تجارتی مرکز یعنی یہاں کا بازار اکھٹر(۱>) ایکڑ مربع زمین پر بنا ہوا ہے ۔ چمن زار ملّت (پارک ملّت) ، کوہ سنگی ، باغ و نوادر خانہ ملک آباد ، باغ (پارک) و نوادر خانۂ شہر ، اور نادر شاہ کا مقبرہ شامل ہیں روضۂ حضرت امام رضا (ع) کے علاوہ یہاں دیگر بزرگان دین کے مزارات ، فریمان بند ، خلمہ نامی ذخیرۂ آب ، سرد مقامات میں طراقبہ کا کوہستانی سبزہ زار اور چشمۂ گیلاس و چشمۂ سبز وغیرہ بھی قابل دید مقامات ہیں ۔

مشہد کے کارخانے اور کانیں :۔ مشہد کے گرد و نواح میں کویلے ، سیسے ، فیروزے ، چونے ، مختلف رنگوں کے عمارتی پتھر اور مرمر کی کانیں بکثرت موجود ہیں ۔ یہاں قند سازی ، پارچہ بافی اور اشیائے خوردنی کی بستہ بندی کے علاوہ صابون اور دیاسلائی بنانے کے کارخانے وسیع پیمانے پر چل رہے ہیں ۔

اگرچہ شہر مقدس مشہد میں زندگی کی نبض اپنی پوری رفتار سے ہر جگہ متحرک نظر آتی ہے ۔ چنانچہ یہی وہ مقام ہے جہاں جوش عقیدت ، تجلی ایمان اور پاکیزگیٔ قلوب کا باہمی امتزاج ہوتا نظر آتا ہے ۔ مگر امام ہشتم امام رضا (ع) کے روضے کی زیارت وہ حسین و دلکش اور عقیدت سے لبریز جلوہ ہے جس کے آگے اس شہر کی ہر تابانی و درخشانی ماند ہوکر رہ جاتی ہے ۔

صوبۂ خراسان کے اہم شہر و قصبات

اسفراین :۔ یہ قصبہ شاہجہان نامی پہاڑ کے دامن میں کوہ ہروہ کے شمالی جانب واقع ہے ۔ اس کے شمال میں قصبہ بجنورد ، شمال مشرق میں قصبہ شیروان ، مشرق میں قوچان اور نیشاپور نامی قصبات ، جنوب میں قصبہ سبزوار اور مغرب میں قصبہ بجنورد واقع ہیں ۔ ان قصبات کی اقتصادی زندگی کا انحصار مکمل طور پر کاشت کاری پر ہے ۔ چنانچہ یہاں کپاس ، مختلف اناجوں اور زیرے کی کاشت بکثرت کی جاتی ہے ۔ اسی لئے یہاں کی ۸۵ فی صد آبادی کاشتکاری کو ہی بطور پیشہ اختیار کرتی ہے ۔

بجنورد :۔ یہ قصبہ شمال میں روس و ایران کی سرحد مشرق میں شیروان و قوچان نامی قصبات ، جنوب میں قصبات اسفراین و سبزوار

اور مغرب میں قصبہ گنبد کاؤس کے درمیان واقع ہے۔

خراسان کے تاریخی مقامات :

۱۔ آئینہ خانۂ الفخم :۔ یہ محل قاجاری عہد حکومت کی یادگار ہے جسے بجنورد کے حاکم نے اپنی رہایش کے لئے تعمیر کرایا تھا۔ اس کی حکومت قاجاری عہد حکومت کے اواخر سے رضا خاں کی حکومت کے اوائل تک اس علاقے پر قائم رہی۔

۲۔ بیمارستان تضحم :۔ (تضحم ہسپتال) یہ عمارت بھی قاجاری عہد کے اواخر کی یادگار ہے۔ دراصل یہ مقام سردار تضحم کا مرکز دارالحکومت تھا جسے ضرورت کے پیش نظر ہسپتال میں منتقل کردیا گیا ہے۔

۳۔ حضرت سلطان سیّد عباس کا روضہ :۔ آپ حضرت امام علی ابن موسیٰ رضا (ع) کے حقیقی بھائی ہیں۔ آپ کا آستانہ قصبہ بجنورد میں 'معصوم زادہ' نامی مقام پر واقع ہے

٤۔ بابا امان :۔ یہ سبز گاہ اس شاہراہ پر واقع ہے جو شہر مشہد کو قصبہ بجنورد سے متصل کرتی ہے۔ یہاں چند ایسی عمارات بھی ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے سیاح دور دراز مقامات سے آتے ہیں۔

یہاں ایک وسیع و عریض خوشنما حوض بھی ہے جو مچھلیوں کی پرورش کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔

بقیہ: فتنۂ شرک و بدعت

فَمَنْ اَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ، شَدَّ ظُهُوْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

پس جس نے نیکیوں کا حکم دیا اس نے مؤمنین کے ظہور پذیر ہونے کی جد و جہد کی۔

وَمَنْ نَهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ، اَرْغَمَ اُنُوفَ الْمُنَافِقِيْنَ

اور جس نے لوگوں کو فسق و فجور سے روکا اس نے منافقین کی ناک رگڑ دی۔

وَمَنْ صَدَقَ فِى الْمَوَاطِنِ، قَضٰى مَا عَلَيْهِ

اور جس نے مشکل مواقع پر بھی سچائی پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اس نے حق ادا کر دیا۔

وَمَنْ شَنِئَ الْفَاسِقِيْنَ وَغَضِبَ لِلّٰهِ، غَضِبَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَرْضَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور جس نے فاسقین (بدکاروں) سے دشمنی اور (فی سبیل اللہ) اظہار غیض و غضب کیا، اللہ بھی اس پر غضبناک ہوا، اور اس مرد مومن سے اللہ روز آخرت راضی ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

امام حسین علیہ السلام کی شخصیت

ایک ترکی عالم اہلسنت کی نظر میں

از: بشیر الملۃ انصاری آف ٹیکسلا

دوران سفر ایران میں مجھے ایک کتاب مشہد مقدس کے ایک کتب فروش نے تحفہء خصوصی میں عطا کی جس کا نام - محاکمہ تاریخ آل محمّد(ع) ہے -یہ زبان ترکی میں ہے اس کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا گیا ہے ۔ ہر صفحہ کا نصف حصّہ ترکی اور نصف فارسی زبان میں ہے اس کتاب کے مصنف جناب علامہ قاضی بہلول بہجت زنگا زوری ترکی ہیں ۔ اور اس کا ترجمہ بزبان فارسی جناب علامہ مرزا مہدی ادیب ایرانی نے فرمایا ہے - ترکی مصنف نے اس کتاب میں اس امر پر سخت اظہار افسوس کیا ہے کہ مسلمانوں نے دنیاوی بادشاہوں کی تاریخ لکھنے میں بہت کافی اہتمام کیا ہے ۔ لیکن تاریخ آل محمّد (ع) کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں کی ۔ حالانکہ ان نفوس مقدسہ کی تاریخ دنیا کے لئے نمونہ عمل اور فلاح و نجات کا ذریعہ ہے مسلمانوں میں اختلاف و افتراق کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تاریخ آل محمّد (ع) کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ۔ اس کتاب میں مصنف علام نے تاریخی حقائق پر بے لوث تبصرہ کیا ہے اور مسلمانان عالم سے التماس کیا ہے کہ تاریخ آل محمّد(ع) کو فروغ دے کر باہمی نفرت و نفاق کا خاتمہ کر دیں کیونکہ آل محمّد (ع) کے ذریعہ ہی سے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد پیدا ہو سکتا ہے ۔

مصنف علام لکھتے ہیں :

حضرت امام حسین (ع) کی عظمت و بلندی کے لئے یہ ایک بہت کافی دلیل ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ان کے باپ اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا جیسی معظمہ ان کی ماں ہے - پھر ایسے جلیل القدر والدین کا حسین (ع) جیسا مجسمہء شرافت بیٹا دنیا میں ڈھونڈنے سے نہ ملے گا آپکے اسم گرامی کا تعارف صرف ملسمانوں ہی سے نہیں ہے بلکہ دنیائے انسانیت آپکے نام نامی سے واقفیت رکھتی ہے

دنیاکے گوشہ گوشہ میں آپ کا نام حمیت و احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے اور ہر متمدن طبقہ کے دل میں آپکی عظمت گھر کر چکی ہے۔ یہود و نصاریٰ بھی آپکی عظمت اور جلالت قدر کا اعتراف کرتے ہیں اور مشرق و مغرب کے قدر شناس اس جانباز کی عظیم ترین قربانیوں کا ذکر نہایت عزت و توقیر کے ساتھ کرتے ہیں۔

مرور ایام کے ساتھ آپ کا ذکر جاری ہے اور ہر سال آپ کے ذکر خیر میں ترقی ہوتی جارہی ہے اور تمام مسلمان آپکے نام کو زندہ کرنے اور شہرت دینے میں حصہ لے رہے ہیں۔ عالم اسلام کی ایک سو کروڑ آبادی میں ہر فرقہ اور ہر جماعت روز عاشورہ یعنی دسویں محرم کو عزاداری کرتے ہیں اور عالم و جاہل، شہری اور دیہاتی سب ہی حسین (ع) کی عزا میں حصہ لیتے ہیں، روتے پیٹتے ہیں۔ وائے حسینا کی آوازیں بلند کرتے ہیں۔ اور اس سوگواری اور ماتم کو اپنا شرعی حق سمجھ کر انجام دیتے بیس پچاس سال پیشتر ہماری جماعت اہلسنّت عزاداری امام حسین (ع) کے اظہار میں کچھ غفلت کرتی تھی، اب یہ جہالت دور ہو چکی ہے اور انہیں اپنے فریضہ کا احساس ہو گیا ہے۔ امید ہے کہ اپنے شیعہ بھائیوں کے دوش بدوش عزائے حسین (ع) کی توسیع و ترقی میں اہلسنّت بڑھ چڑھ کر حصہ لینگے کیونکہ عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں عزائے حسین (ع) دین کا ایک اہم جزو ہے۔

عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں عزائے حسین (ع) دین کا ایک اہم جزو ہے

اور ہماری نظر میں اس عظیم المرتبت شخصیت کے ماتم میں اشتراک عمل، منزلت وجوب رکھتا ہے۔ اولاً اس لئے کہ جناب رسالتمآب نے تیئیس سال انتہائی تکالیف برداشت فرماکر دین اسلام کی بنیادوں کو مستحکم فرمایا اور اپنی امت کے لئے روشن راہ نجات استوار فرماتے ہیں حیرتناک مصائب و آلام سہے اور بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں اور دین اسلام کی اس عمارت کو محفوظ رکھنا اپنی امّت کا فریضہ قرار دیکر دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ابھی کچھ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ ہاشمی علم و ہدایت کے مقابلہ میں اموی جہل و ضلالت نے صف آرائی کر دی۔ یزید نے دین اسلام کی بنیادوں میں تزلزل اور ارشادات نبوی میں تغیر پیدا کر دیا۔ جس کے مقابلہ کے لئے امت اسلامیہ کا سب سے بڑا مجاہد اور دین اسلام کا سب سے بڑا جانباز ۔ رسول اکرم (ص) کی غیرتمند یادگار یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام حفاظت دین کے لئے میدان میں اتر آئے۔ صرف بہتر (۷۲) نفوس ہمراہ لے کر چالیس ہزار سے ٹکرا گئے اور جان و مال، اہل و عیال، اعزا و اقارب سب کچھ حفاظت دین کی خاطر قربان کر کے ایمان کی شعاعوں اور قرآن کی تجلیوں کو نمایاں کر گئے اس محترم و معظم شخصیت کی یادگار قائم کرنا اور اس کے ماتم و عزا کو فروغ دینا تمام عالم اسلام کا فریضہ ہے۔ یہ حسین (ع) وہ عظیم

المرتبت شخصیت ہیں کہ جس کے نانا نے خطۂ عرب بلکہ تمام دنیا کے مقابلہ میں حق و انصاف کا علم بلند کرنے میں انتہائی جرأت و ہمت اور صبر و استقلال کا بے مثال نمونہ پیش کیا اور جس کے بہادر باپ نے عمر ابن عبدود اور اس کے کثیر تعداد لشکر سے بلاخوف و ہراس مقابلہ کیا ۔ جب کہ ہزاروں اصحاب ہراساں اور خوف زدہ تھے ۔ حسین(ع) نے اپنے نانا کی لازوال ہمت اور باپ کی بے مثال شجاعت کے جوہر دکھائے اور اساس اسلام کو یزید کے پنجۂ ظلم سے چھڑا کر دم لیا ۔ اور ایسی بے بہا قربانی پیش کی جسکی مثال نہیں ملتی ۔

اس یزیدی دور اور اموی جبر و تشدد کے وقت میں جس طرح حفاظت دین کے لئے تمام اہل اسلام پر جانبازی وقربانی واجب تھی اس طرح آج تمام ملت اسلامیہ پر حسین(ع) کی جانبازی و قربانی کا صلہ واجب ہے ۔ اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حسین(ع) کے پیدائش کے دن جشن مسرّت اور یوم شہادت پر ماتم و عزا کی یادگاریں قائم کریں ۔ عصر حاضر میں تمام متمدن ممالک اپنے جلیل القدر حکمراں موجد صنعت یا فاتح کی یادگاریں کس تزک و احتشام سے مناتے ہیں !

عقل کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ انہیں ایسا ضرور کرنا چاہئے تاکہ ان کا حق ادا کیا جا سکے ۔

ثانیاً اس لئے کہ مسلمانوں کی باہمی تفریق کا سب سے بڑا سبب آل محمد (ع) کی قدر و منزلت سے روگردانی ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس مرکز پر جمع ہوکر اختلاف و تفریق کو اتحاد و اتفاق سے بدل دیں اور اس کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ عزائے حسین (ع) میں نیک نیتی کے ساتھ اشتراک عمل کریں اور اس یادگار کو اس طرح منائیں کہ اتفاق کے سوا ہم میں نفاق کا نام نہ رہے ۔

ثالثاً اس لئے کہ احادیث و روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ امام حسین (ع) کے مصائب کا ذکر اور گریہ و بکا کا اظہار ہمارا فریضہ ہے ۔ چنانچہ جناب ابراہیم حنفی تابعی جو امام احناف ابوحنیفہ کے اساتذہ میں تھے ۔ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسین علیہ السلام سے فرمایا کہ اے بیٹا تم میرے بعد قتل کئے جاؤگے اور زمین و آسمان تم پر گریہ و بکا کرینگے یعنی اہل زمین و اہل آسمان تمہارا سوگ منائیں گے ۔

امام حسین(ع) نے مسلمانوں کو یزیدیت سے نجات دلانیکے لئے کوفیوں کی دعوت قبول کی تھی اور اپنے عم زادبرادر جناب مسلم بن عقیل کو جانب کوفہ روانہ فرما دیا تھااورآپ بھی اپنے اقربا و اصحاب کو ہمراہ لے کر کوفہ کی طرف

> اے بیٹا تم میرے بعد قتل کئے جاؤ گے اور زمین و آسمان تم پر گریہ وبکا کرینگے یعنی اہل زمین و اہل آسمان تمہارا سوگ منائیں گے ۔

rekhta

روانہ ہوئے تھے جب مسلم بن عقیل کوفہ پہونچے تو کوفیوں نے ان کے ہاتھ پر امام حسین(ع) کی بیعت کی ۔ مگر جب عبیداﷲابن زیاد بحکم یزید حاکم کوفہ بن کر لشکر سمیت کوفہ میں داخل ہوا تو کوفیوں نے خوفزدہ ہوکر بیعت امام توڑ دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب مسلم اور ان کے دو بچّے نہایت بے دردی سے شہید کر ڈالے گئے ۔ عبیداﷲابن زیاد نے جناب مسلم کی لاش کو دار پر لٹکا دیا تاکہ اہل شہر خوفزدہ رہیں ۔ اسی اثنا میں امام حسین(ع) حالت سفر میں ہیں لشکر حُر سدراہ ہوا ۔ اوامام نہر فرات کے کنارے پہنچ گئے اور یزیدی لشکر سے مقابلہ ہوا ۔ پہلے آپ کے اصحاب نے جام شہادت نوش فرمایا ، پھر خاندان اہلبیت کی باری آئی ، تین دن تک آپ پر پانی بند کر دیا گیا ۔ آل رسول(ع) اور اصحاب حسین(ع) تین دن تک پیاسے رہے ۔ کربلا میں عباس بن امیرالمومنین (ع) علمدار لشکر اور قاسم بن امام حسن(ع) ، امام حسین (ع) کے فرزند علی اکبر اور عبداﷲابن جعفر طیار کے دو بیٹے بہترین مجاہد تھے جنہوں نے جانبازی و جراٰت کے جوہر دکھائے جب پانی بند ہوئے تین دن

> سر حسین (ع) یزید کو تحفۂ پیش کیا گیا
> افسوس جگر گوشۂ رسول (ص) یادگار پیغمبر (ص) کی یہ عزت و توقیر امت نے کی!

گزر گئے تو امام حسین(ع) کا سب سے چھوٹا فرزند علی اصغر پیاس سے بیتاب ہوگیا ۔ لیکن فرزند ساقی کوثر کو ایک گھونٹ پانی دستیاب نہ تھا کہ اپنے کمسن بچّے کو پلا دیں ۔ بچّہ کو ہاتھوں میں لئے ہوئے لشکر شام کے سامنے آئے اور بچّہ کیلئے پانی طلب کیا ۔ حسین(ع) نے جس انداز سے پانی طلب کیا ہے قلم اس کے لکھنے اور زبان بیان کرنے سے قاصر ہے ۔ ظالموں نے پانی کے بدلے اس چھ ماہ کے امام زادہ کو زہر آلود تیر مار کر شہید کر دیا ۔ **انا ﷲ وانا الیہ راجعون**۔

اب امام(ع) تنہا رہ گئے آپ نے فصیح و بلیغ خطبہ بیان کرکے حجّت تمام کی اور جام شہادت نوش فرمایا ۔ ظالموں نے آپکا سر بدن سے جدا کرکے نیزہ پر بلند کیا اور خیموں کو لوٹا اور آگ لگا دی ۔ اور اہلبیت کو گرفتار کر کے بیکجاوہ اونٹوں پر سوار کرکے یزید کے پاس شام لے گئے ۔ سر حسین (ع) یزید کو تحفتہً پیش کیا ۔

افسوس جگر گوشہ رسول یادگار پیغمبر(ص) کی یہ عزّت و توقیرامت نے کی ۔ **فسیعلم الذین ظلمواایّ منقلب ینقلبون ۔**

ان قیدیوں میں ایک مرد زین العابدین (ع) تھے جو بیمار تھے اور خواہران امام (ع) زینب و امّ کلثوم اور سکینہ و فاطمہ آپکی بیٹیاں اور دیگر اہل و عیال تھے کربلا میں امام کے تین فرزند تھے ۔ ایک علی اکبر جنکی ماں لیلیٰ تھیں انہوں نے بہترین جانبازی دکھائی ۔ دوسرے علی اصغر جو چھ ماہ کے تھے ۔ جن کی ماں رباب تھیں تیسرے فرزند زین

العابدین تھے انہیں سے امام حسین (ع) کی اولاد ہے اور یہی باقی آئمہ کے باپ ہیں ۔

امام حسین (ع) کی قبر کربلا معلیٰ میں ہے جو مسلمانوں کے لئے بہترین زیارت گاہ ہے یہاں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین آتے ہیں ۔

اس مقام پر ایک اہم مسئلہ قابل غور ہے ۔ اہل سنّت و الجماعت بزرگوں اور مشائخ کی قبور کی زیارت کرنا نہایت درجہ ثواب و شرف سمجھتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت بہاءالدین نقشبندی کی زیارت کے لئے بخارہ اور شیخ اکبر کی زیارت کے لئے مصر اور جلال الدین رومی کی زیارت کے لئے قونیہ جاتے ہیں اور صلحااور مشائخ کے لئے ہزارہا اہلسنت کا اناطولیہ جانا برابر معمول ہے جس کو تمام اہلسنت جانتے ہیں ۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کربلائے معلی جاکر زیارت آئمہ اہلبیت(ع) بہت ہی کم کرتے ہیں ۔ ہم پوچھتے ہیں کہ جب آپ حضرات مشائخ کی زیارت کے لئے جانا ثواب سمجھتے ہیں تو آئمہ طاہرین (ع) کی زیارت کے لئے کیوں نہیں جاتے اگر ان مشائخ میں کوئی نور اور فیض ہے تو وہ نور یقیناً نور محمدی اور وہ فیض یقیناً فیض علوی ہے ۔ کیونکہ فیض علوی کے سوا کوئی فیض نہیں ۔ اور نور محمّدی(ص) کے سوا کوئی نور نہیں ۔ جن مشائخ کی زیارت اور جن مشائخ کی قبروں پر آپ حضرات جاتے ہیں اگر وہ آئمہ اہلبیت (ع) خصوصاً امام حسین علیہ السلام کے معمولی خادموں میں شمار کئے جائیں تو ان کے لئے باعث صد افتخار اور موجب صد عزّت و شرف ہے ۔

> ہم پوچھتے ہیں کہ جب آپ حضرات مشائخ کی زیارت کے لئے جانا ثواب سمجھتے ہیں تو آئمہ طاہرین (ع) کی زیارت کے لئے کیوں نہیں جاتے اگر ان مشائخ میں کوئی نور اور فیض ہے تو وہ نور یقیناً نور محمدؐ ہے اور وہ فیض یقیناً فیض علوی ہے ۔

صوفیائے کرام اور پیران طریقت کا اس پر اتفاق ہے کہ ان سب کے پیشوا اور حقیقی رہنما حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب (ع) ہیں ۔ تمام مشائخ نے اس بات کا اقرار و اعتراف کیا ہے ۔ پھر آئمہ اہلبیت (ع) کے مشاہد مقدسہ کی زیارت کو کیوں نہیں جاتے جو در حقیقت انوار الٰہی کی جلوہ گاہ اور فیوض و برکات کا سرچشمہ ہیں ۔

ہمارا روئے سخن عام اہل سنّت و الجماعت کی طرف نہیں ہے بلکہ ہمارا خطاب صرف جماعت علماء سے ہے جو دین کے رہنما اور اپنی جماعت کے حکمراں ہیں ان علماء کا تغافل اور اپنی جماعت کو ان فیوض و برکات کی طرف توجہ نہ دلانا ہی درحقیقت افتراق و تعصب کا موجب اور اسلامی اتحاد کے لئے نہایت مہلک بیماری ہے ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئمہ اہلبیت (ع) کی زیارت حاصل کرنے اور ان طیب و طاہر مزاروں کی چوکھٹ کر خاک کو سرمہ بنانے کے لئے مجلت سے کام لیں گے اور پچھلے نقصان اور گزشتہ محرومی کی تلافی کے لئے جلد سے جلد قدم اٹھائینگے ۔

(بہلول بہجت زنگازوری)

بقیہ: اداریہ

کے سامنے دو ہی راستے تھے مقاومت یا مصالحت۔ اگر امام حسن(ع) مقاومت اور جہاد کی راہ اختیار کرتے تو اس کا انجام دین کے طرفداروں کے ساتھ ہی محاذحق کی نابودی کی صورت میں رونما ہوسکتا تھا اور خود حسن(ع) بن علی(ع) و بنی ہاشم اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہلاکت سے دوچار ہونا پڑتا، کیونکہ قدیم اشرافیت دین کے قالب میں سامنے آچکی تھی اور تازہ دم اسلام قبول کرنے والے لوگ اقتصادی طور پر بالکل کمزور اور مفلس ہونے کی وجہ سے دوسری جانب متوجہ تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت علی(ع) نے اپنے دور حکومت میں بیت المال کی حفاظت کرنے والے جن افسروں کو بری عادتوں سی روک رکھا تھا انہوں نے علی(ع) کی آنکھ بند ہوتے ہی حضرت علی (ع) کے بنائے گئے اصولوں کی خلاف ورزی شروع کر تھی اور جھوٹ و خیانت کاری کا بازار پوری طرح سرگرم تھا اور اسلامی رنگ و روپ میں عوام فریبانہ نیرنگیوں کی وجہ سے بے پناہ طاقت و قوّت دوسری جگہ جمع ہوچکی تھی فطری امر ہے کہ عام لوگ اس بات کو جانتے اور سمجھتے نہ تھے کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

اس زہر آلود فضا میں امام حسن(ع) یہ چاہتے تھے کہ اپنے پدر بزرگوار حضرت علی (ع) اور جدّامجد حضرت محمّد مصطفےٰ (ص) کی سیرت و روش کا اتباع کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور بعض لوگوں کی وجہ سے اس راہ و روش میں جو انحراف پیدا ہوگیا ہے اسے دور کرنے کے لئے اقدام کریں لیکن ان کے ساتھ اتنے لوگ موجود نہ تھے جو اس فریضہ الٰہیہ میں ان کا ساتھ دیتے اور منافقین اسلام کے چہروں پر پڑی نقاب کو اتار پھینکنے میں ان کی مدد کرتے تاکہ لوگوں کو اسلام کا ڈھونگ رچانے والوں کی معرفت ہو جاتی۔

حوالے :

۱۔ سورہ انبیاء آیہ ۱۰۷
۲ ۔ سورہ فتح آیہ ۲۸
۳ ۔ سورہ بنی اسرائیل آیہ ۸۸
٤ ۔ سورہ آل عمران آیات ۱۹، ۲۰، ۸۵
۵ ۔ سورہ سبا آیہ ۲٦
٦ ۔ سورہ قلم آیہ ٤ و سورہ احزاب آیہ ۲۱
۷ ۔ سورہ آل عمران آیہ ۱۰۳
۸ ۔ سورہ حجرات آیہ ۱۰

بقیہ: حضرت ادریس (ع)

لوگوں نے بارگاہ خداوندی میں معذرت واستغفار شروع کر دیا اور اپنی نادانی پر شرمندہ و پشیمان ہوئے۔

خداوند عالم نے ان لوگوں کی توبہ قبول کرلی اور ادریس (ع) کو شہر میں واپس بھیج دیا۔ لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے سامنے دوبارہ توبہ و استغفار کیا۔ اس کے بعد حضرت ادریس (ع) نے بارگاہ الٰہی میں بارش کا مطالبہ کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں پورے آسمان پر گھنے بادل چھا گئے اور اتنی بارش ہوئی کہ پورا ملک سیراب ہو گیا۔

کئی برس گزر گئے اور حضرت ادریس (ع) اپنی قوم والوں کی قیادت و رہنمائی کے فرائض انجام دیتے رہے یہاں تک کہ خداوند عالم نے انہیں مرتبہء عظیم عطا کر دیا۔

rekhta

یہ عالم سو

اختر عابد نوگانوی
نوگانواں سادات، ضلع مرادآباد
(یو ۔ پی)

میرے قلم کی زبان کبھی تیغ خامشی سے نہ کٹ سکے گی
میرے خیالوں کی وسعتوں کے قدم نہ پیچھے کبھی ہٹیں گے
میں ذہن بیدار کا امیں ہوں
میں عزم کردار کا امیں ہوں
میں صبر وایثار کا امیں ہوں
ازل سے پاکیزہ میرے جزبے
یقیں کی آغوش میں پلے ہیں
ہزاروں حیرت زدہ نگاہیں مرے قلم سے یہ پوچھتی ہیں
مرے بدن پر غلاف کعبہ کا جیسا کالا لباس کیوں ہے ؟
اداسیوں کے یہ کیوں ہیں منظر ؟
یہ کیوں ہر اک آنکھ لگ رہی ہے غموں کا اک تشنہ کام دریا ؟
یہ کیا سبب ہے کہ عید کا دن بھی ــــ یوم عاشور سالگا ہے ؟
خوشی کا عنوان ہے۔ یوم غم۔ کیوں ؟
یہ کیوں ہر اک شام کے ہے سر پر ردائے شام غریباں چھائی ۔
یہ عالم سوگوار ہر سو
یہ آنکھ ہر اشکبار ہر سو
یہ کس لئے نوحہ گر زبانیں یہ کس لئے ہاتھ محو ماتم ؟؟
یہ کیا ہوا ہے یہ کیوں ہوا ہے ۔
مرے قلم کی زبان کہتی ہے ان نگاہوں کی روشنی سے
حقیقتوں سے جو دور ہو کر
بھٹکتی پھرتی ہے غفلتوں کی سیاہیوں میں
یہ روشنی سامنے سے اپنے ہٹا کے سب ظلمتوں کے پردے
رہ صداقت پہ چل کے جائے نجف کی اور کربلا کی جانب
تب اپنی بینائیوں سے دیکھے
یہ کون طاغوت کا ہے شاگرد
یہ کون فرعون و نمرود و شداد کا ہے حامی
یزید کا یہ سراپا ثانی
عجیب سفاکیت کا بانی

لہو ہے جسکی نظر میں پانی
رعونتوں کی یہ حکمرانی
یہ کون قرآن کا ہے دشمن
یہ کون ایمان کا ہے دشمن

یہ کون ان
عراق پر کو
یہ چوٹ کو
یہ ایٹمی ا

حجاج بیت اللہ الحرام کے نام

حضرت آیت اللہ خامنہ ای کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

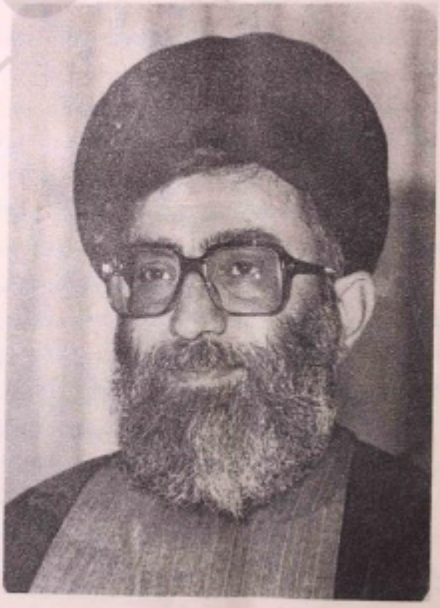

عکس مبارک
رہبر معظم
انقلاب اسلامی

حضرت آیت اللہ
سید علی
خامنہ ای

rekhta

لائق حمد و ستائش ہے وہ خداوند عزیز و حکیم جس نے بندوں کو اپنے لطف و کرم کا مستحق قرار دیا اور انہیں اپنے گھر کے اطراف میں جمع ہونے کی دعوت دی ۔ (۲) اپنے پیغمبر عظیم کو گلدستہ تاریخ سے اذان حج بلند کرنے کی ذمہ داری سونپی (۳) گھر کے اطراف کو مقام امن و امان قرار دیا (٤) و جاہلیت کے بتوں سے پاک کیا اور اسے مطاف مومنین ، وعدہ گاہ دور افتادگان ، مظہر جماعت ، جلوہ گاہ شوکت اور امّت اسلامیہ کے اجتماع عظیم کا مرکز قرار دیا (۵) اور اس بیت اللہ کو ، جس کو جاہلیت اولیٰ کے زمانے میں خادمین کعبہ نے بازار تجارت اور اپنی سرداری و چودھراہٹ کا مرکز بنا رکھا تھا ، عوام النّاس کی ملکیت اور ان کے مفاد و مصالح کا بنیادی ذریعہ بنا دیا (٦) دور سے آنے والوں اور مقامی باشندوں کو مساوی حقوق کا حامل بنا دیا (۷) حج کو مسلمانوں کی وحدت و عظمت کا راز اور باہمی قربت و ہم آہنگی کا وسیلہ قرار دیا اور اپی بنیاد سے علحدگی و دوری کیوجہ سے عام مسلمان اور اسلامی معاشرے جن بیشمار مصائب و پریشانیوں سے دوچار ہو جاتے ہیں مثلاً بیگانہ پرستی ، خود فراموشی ، فریب خوری ، خداوند عالم سے غفلت ، اہل دنیا کے ہاتھوں اسیری ، اپنے بھائیوں کے سلسلے میں بدبینی و بدگمانی ، ان کے بارے میں دشمنوں کی بات کو بغور سننا ، دیگر اسلامی علاقوں کے حالات سے بے خبری ، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی سازش کے مقابلے میں ناعاقبت اندیشی .... اور اس قسم کی دوسری بیشمار مہلک و خطرناک بیماریوں کو باطل السحر قرار دیدیا جو تاریخ اسلام کے دوران مسلمانوں کی سیاسی زندگی پر خدا سے بیخبر اور نالائق لوگوں کے غلبہ کیوجہ سے ہمیشہ مسلمانوں کیلئے زبردست خطرہ رہی ہیں اور موجودہ صدیوں کے دوران علاقے میں خارجی سامراجی طاقتوں کی موجودگی یا ان کے فاسد و دنیا پرست ایجنٹوں کی حکمرانی کیوجہ سے آج بحرانی اور تباہ کن رنگ و روپ اختیار کر چکی ہیں ۔

خداوند عالم کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے امت خالدہ کیلئے حج کو نہر زلال کی طرح تمام نہ ہونے والا ذخیرہ اور ہمیشہ ابلنے والا ایسا چشمہ قرار دیا جس سے صاحب معرفت اور قدر شناس افراد ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں گے اور اسے ان مہلک بیماریوں کی دوا قرار دیں گے ۔ اور خداوند عالم کا شکر کہ اس نے امت اسلامیہ ایران پر رحمت نازل فرمائی اور بیابان طلب خارہای مغیلاں کی سرزنش کے بعد کعبہ مقصود کے شوق کو اس جام وصل سے پورا کر دیا جسمیں عزّت و کامیابی دونوں کی شیرینی و مٹھاس ہے ۔ خدا کا لاکھ شکر و احسان کہ اس نے ملت اسلامیہ ایران کو اس کا وہ حق نہایت کریمانہ انداز سے دوبارہ بحال کر دیا جس کو چند سال قبل ناجائز انداز میں چھین لیا گیا تھا اور بوجہلی حج کو حج ابراہیمی وحج محمّدی(ص) کا جانشین بنا دیا گیا تھا۔ خداوند عالم نے اس ملت کی خالی جگہ کو نہایت عمدہ انداز میں پر کر دیا اود رنجیدہ و غم زدہ مشتاقوں کے تڑپتے ہوے دلوں کو جرعہ وصالی سے سکون عطا کر دیا۔ انوار معرفت سے خوشحال وشوق زیارت سے لبریز قلوب کی آواز پر قبولیت کی لبیک کہدی ۔ اپنے مخلص بندوں پر خصوصی لطف و کرم کے ساتھ نصرت مومنین کے وعدہ کو عملی شکل عطا کر دی اور اپنے گھر کو

طائفین عاکفین کی قیامگاہ بنا دیا۔

پروردگارا ! ان مشتاق اور عشق الٰہی میں غرق حاجیوں پر جو جانگداز انتظار اور طویل تنہائی و جدائی کے بعد نعمت وصال سے باریاب ہوئے ہیں نیز دنیا کے مختلف علاقوں سے بارگاہ رحمت کی طرف بھاگنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں پر اپنی خصوصی کرم کی نگاہ رکھ اور ان کے قلوب کو معرفت و بصیرت کے نور سے روشن کر دے اور انہیں اپنی ہدایت و حمایت کی دولت سے مالا مال اور امت اسلامیہ کے حالات کی اصلاح کے اٹل ارادہ کا حامل بنا دے اور انہیں دشمنوں کے مقابلے میں عظیم الشان کامیابی عطا فرما۔

آمین یارب العالمین ۔

پرور دگارا ! ان شہداء کی مقدس ارواح پر رحمت نازل فرما جو آج سے چار سال قبل حریم حدود امن الٰہی میں بغض و عداوت و کینہ کا نشانہ بن گئے اور معشوق کے گھر کی چوکھٹ پر خاک و خون میں غلطاں کر دیئے گئے اور جن کے گھر والے ان کے جنازہ کی آمد کا انتظار کرنے لگے ۔ پالنے والے ان سبھی لوگوں کو حج کامل کا ثواب عطا فرما جو حسرت حج میں ملکوت اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئے ۔

پالنے والے ! ہمارے قائد و امام عزیز و راحل پر ، اپنے عبد صالح و خلف صدق اولیا پر اور اس پرہیزگار و پارسا و دانشمند انسان پر اپنی رحمت نازل فرما جو فقط تیری خوشنودی کا طالب تھا اور جس کی دوستی و دشمنی محض تیرے لئے تھی اور تیری راہ پر گامزن رہنے میں قطعی خوفزدہ نہ تھا۔ اے پرور دگارا ! ان حاجیوں کے حج ، عبادت گزاروں کی عبادت اور مجاہدوں کے جہاد کے ثواب سے اس قاید کی روح کو مالامال کر دے جو اس مرد کامل کی قیادت سے فیض یاب رہے ہیں اور حج ابراہیمی کے قیام اور ان عظیم الٰہی مراسم سے امت اسلامیہ کی فلاح و بہبود پر مشتمل ان کی خواہش کو عملی جامہ عطا فرما۔

پالنے والے ! ہر زمانے اور ہر صدی میں بشریت کو نجات دلانے والے اپنے محبوب ترین و افضل پیغمبر حضرت محمّد بن عبداللہ (ص) پر درود و سلام نازل فرما کیونکہ انہوں نے انسان کو سچی راہ دکھائی اور لوگوں پر وحی کی تلاوت فرمائی اور دنیا و آخرت کی سعادت کی کنجی ان کے حوالے کردی اور اپنی بابرکت زندگی کو صدیوں تک انسانیت کیلئے نمونہ بنا دیا ۔ ان پر اور ان کے اہلبیت اطہار علیہم السلام بالخصوص حضرت بقیۃ اللہ الاعظم و حجت خدا پر تیرا درود و سلام ۔

اور اب اے دنیا کے مختلف علاقوں سے حج کے محشر عظیم میں جمع ہونے والو اور اے قومی و نسلی و فرقہ بندی کے - میں - سے اسلامی و قرآنی - ہم- کی طرف ہجرت کرنے والے بھائیو اور بہنو ! آپلوگوں کیلئے مناسب ہے کہ اہم مسائل کے سلسلے میں غور و فکر سے کام لیں اور ان کے بارے میں دیگر مسلمان بھائیوں سے تبادلہ خیال کریں اور سفر حج کے اختتام پر ان مسائل کو اپنا سرچشمہ عمل بنا لیں ۔

(۱) پہلا مسئلہ بیت اللہ کی قدر شناسی جیسا عظیم فریضہ واجب ہے ۔ حج مظہر توحید اور کعبہ

خانہ توحید ہے ۱۱ واضح رہے کہ حج کے سلسلے میں نازل شدہ آیات میں بار بار " ذکراللہ " کی بات کہی گئی ہے ۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس گھر میں اور اس گھر کی برکت سے مسلمانوں کے ذہن و عمل کے میدان سے غیر خدا کا نام و نشان مٹ جائے اور ان کی زندگی میں شرک نام کی کوئی چیز باقی نہ رہ جائے ۔ اس ماحول میں ہر تحریک کا محور و مرکز خدا ہے اور طواف و سعی و رمئی و وقوف اور دیگر تمام شعائر اللہ حج میں سے ہر ایک کسی نہ کسی اعتبار سے " اللہ " کی طرف کشش اور "انداداللہ" ۱۲ سے برأت و بیزاری اور ان کی نفی و تردید کی نشاندہی ہوتی ہے ۔ یہ ہے وہ" ملت حنیف" ۱۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس نے بتوں کو چکنا چور کر دیا تھا اور تاریخ کی بلندی سے توحید کی آواز بلند کی تھی ۔ شرک ہمیشہ ایک ہی رنگ و روپ کا حامل نہیں ہے اور بت ہمیشہ لکڑی ، پتھر اور مٹی کے پتلوں کی شکل میں نہیں ہوا کرتا ہے ۔ خانۂ خدا اور حج کو چاہئے کہ وہ ہر زمانے میں شرک کو اس کے خاص لباس میں اور ذات خدا میں شرکت کا دعویٰ کرنے والے بت کو اس کے مخصوص رنگ و روپ میں پہچنوائے اور اس کی مکمل نفی و تردید بھی کرے ۔ آج لات و منات و عزیٰ نامی بتوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے لیکن دولت ، طاقت ، سامراج اور سامراجی نظام نامی خطرناک ترین بتوں نے ان کی جانشینی اختیار کر لی ہے اور یہ خطرناک بت آج اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی زندگی پر پوری طرح مسلط ہیں ۔ یہ وہ بت ہے جس نے دنیا کے اکثر عوام منجملہ مسلمانوں کو ظلم و تشدد اور جبر و استبداد کے ذریعہ اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر مجبور کئے ہوئے ہے ۔ آج ہملوگوں کے درمیان امریکی طاقت ایک بت ہے جس نے مسلمانوں کے جملہ ثقافتی و سیاسی و اقتصادی شعبوں پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے اور خواہ نا خواہ اقوام عالم کو اپنے مفاد و مصالح کے تحفظ کی خاطر جس سمت میں لے جارہا ہے وہ مسلمانوں کے مفاد و مصالح کے برعکس ہے ۔

عبادت اسی بے چون و چرا اطاعت کا نام ہے جو آج سامراج اور سامراجی سرغنہ امریکہ کے سامنے اقوام عالم پر مسلط کی جارہی ہے اور اقوام عالم کو مکمل امریکہ اطاعت کی طرف بڑھایا جا رہا ہے ۔؟

سامراجی ایجنٹوں کے ذریعہ اقوام عالم کے درمیان فساد و فحشا گری کی تہزیب کو رواج دیا جا رہا ہے ۔ اقوام عالم کی زندگی کو مغرب میں تیار کئے گئے مال کا عادی بنایا جا رہا ہے تا کہ ان مغربی کمپنیوں کو فروغ حاصل ہو سکے جو سامراجی کیمپ کے دل و دماغ کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ اقوام عالم کے درمیان مغربی مال کی کھپت میں اضافہ کے ساتھ ان کمپنیوں کے منافع میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا ۔ کٹھپتلی اور عوام دشمن حکومتوں کے ذریعہ مغربی سامراج کے سیاسی دباؤ ، کو بڑھانے کا کام جاری ہے ۔ ہر ممکن بہانہ سے علاقے میں فوجی موجودگی کے منصوبے کو اعلانیہ بروئے کار لایا جارہا ہے ۔ یہ تمام باتیں اسی شرک و بت پرستی پر مشتمل ہیں جو اس توحیدی نظام اور توحیدی زندگی کے خلاف ہے جو اسلام کے ہاتھوں مسلمانوں کیلئے مقرر کی گئی ہے ۔ حج اور خانہ کعبہ کے اطراف میں منعقد اس عظیم توحیدی اجتماع کو ان مظاہر شرک کی بھر پور تردید کرنی چاہئے اور مسلمانوں کو اس سے پوری طرح آگاہ و با خبر کر دینا چاہیے ۔ ۱۵

rekhta

حج کے اس مفہوم کو پوری طرح واضح اور روشن کر دیا جانا چاہیے کہ اس جگہ کو مشرکین سے برات و بیزاری کیلئے افضل ترین جگہ کی حیثیت سے پہچنوایا گیا ہے اور خداوند عالم نے حج اکبر کے دن خود اپنی اور اپنے نبی اکرم (ص) کی زبان سے مشرکین سے برات و بیزاری کا اعلان کرایا ہے۔

"واذن من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بری من المشرکین ورسولہ فنتبتم فھواخیرلکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیرمعجزی اللہ و بشرالذین کفروابعذاب الیم

آج مراسم حج کے دوران مسلمانوں کا یہ نعرۂ برات در حقیقت سامراج اور اس کے غلاموں کے خلاف برات و بیزاری کا اعلان ہے جو طاقت کے ذریعے اسلامی ممالک میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں اور جنہوں نے اسلامی معاشروں پر شرک آلود ثقافت و سیاست و نظام زندگی کو مسلط کرکے مسلمانوں کی زندگی میں عملی توحید کو منہدم کر دیا ہے اور انہیں غیر خدا کی عبادت و بندگی سے دو چار کر دیا ہے۔ مختصر یہ کہ ان لوگوں کی توحید محض زبانی اور نام نہاد ہے اور ان کی زندگی میں

حقیقی توحید کا نام و نشان بھی نہیں رہ گیا ہے۔

اسی طرح حج مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد کا مظہر ہے اسی وجہ سے خداوند عالم ان میں سے ہر ایک کو ایک خاص وقت میں ایک مخصوص جگہ پر آنے کی دعوت دیتا ہے۔ ۱۲ اور ان اعمال کو انجام دینے کا حکم دیتا ہے جو آپس میل جول اور ہم آہنگی کی علامت ہیں۔ ان لوگوں کو دن و رات ایک ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کر دیتا ہے۔ حج کا پہلا نتیجہ ہر حج گزار میں وحدت و جماعت کے احساس کو جگانا اور انہیں مسلمانوں کی شان وشوکت سے باخبر کرنا اور انہیں ان کی عظمت کا احساس دلانا ہے۔ یہ احساس عظمت کا کرشمہ ہے کہ اگر مسلمان کسی پہاڑ کی وادی میں

زندگی گزارے تو بھی وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے والا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں مسلمان اسلام دشمن کیمپ یعنی دنیای سامراج کی سیاسی و اقتصادی بالا دستی کے خلاف شجاعانہ موقف اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہمت و حوصلے کے ساتھ سامراج غلام عناصر کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ حقارت کا جادو مغربی سامراج کا وہ پہلا اسلحہ ہے جس کا وہ اپنے زیر اثر ملکوں کے خلاف برابر استعمال کرتے رہے ہیں۔ یہ اسلام کی عظمت کا احساس ہی تو ہے کہ مسلمان حکومتیں بیرونی طاقتوں کے بجائے اپنے عوام پر بھروسہ کرتے ہوئے خود کو بے نیاز محسوس کرنے لگتی ہیں اور ملت مسلمان و حاکم طبقے کے درمیان مصیبت انگیز فاصلہ نہیں پیدا ہوتا ہے۔ یہ احساس وحدت و جماعت کا کرشمہ ہے کہ قومیت پرستی کے افراط آمیز احساسات پر مشتمل سامراجی سازش مختلف مسلمان قوموں کے درمیان وسیع و عمیق فاصلہ پیدا کرنے میں ناکام نظر آرہی ہیں اور عالمی سامراج کی حتی الامکان کوشش کے باوجود مسلمانوں کی عربی، فارسی،

ترکی ، افریقائی اور ایشیائی قومیت ان کی واحد اسلامی شناخت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن پارہی ہے اور قومیت کا احساس ان کے درمیان رقیبانہ خیالات پیدا کرنے کے بجائے تمام اسلامی ملکوں کے درمیان ہر قوم کی مثبت جغرافیائی ، نسلی اور تاریخی خصوصیات کے نقل وانتقال کا باعث ہے ۔ ۱۸

پس حج کو چاہیے کہ وہ اپنے وحدت انگیز مناسک و شعائر کے ذریعے دنیا کے درمیان اسلامی وحدت و جماعت و عظمت کی روح کو زندہ کرے اور مختلف قوموں اور قبیلوں کے باہمی اتحاد کے ذریعے امت واحدہ اسلامی کی تشکیل کا کام انجام دے ۔ اور اس امّت واحدۂ کو وادئ امن و بندگی معبود مطلق کی طرف لے جائے اور خدائے وحدہ لاشریک کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی زمین ہموار کرے جسمیں کہا گیا ہے ۔

ان ھزہ امتکم امۃ واحدہ وانا ربکم فاعبدون ۔ ۱۹

ربوبیت و وحدانیت کی چوکھٹ پر عبودیت و بندگی کی پیشانی رگڑنے والی امّت واحدہ کی تشکیل اسلام کی دیرینہ اور اہم ترین خواہش ہے ۔ یہی وہ خواہش ہے جس کے سایہ میں مسلمانوں کے تمام انفرادی اور اجتماعی مقاصد پورے ہو جاتے ہیں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے اسلامی جہاد کو جائز قرار دیا گیا ہے اور جملہ اسلامی عبادات و فرائض اس مقصد میں کامیابی کی زمین ہموار کرتے ہیں اور حج ابراہیمی(ع) و حج محمدی(ص) اس مقصد عظیم کی تکمیل کا اہم ترین رکن ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس عظیم میدان میں جہاں ایک طرف ذکر خداوندی ۔ "فاذکراللہ کزکرکم اباتکم اواشدذکرا ۔"۲۰ پر زور دیا گیا ہے وہاں دوسرے مشرکین سے اعلان برأت "واذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بری من المشرکین و رسولہ ۔"۲۱ کو بھی حج کا ایک اہم رکن شمار کیا گیا ہے ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہراس چیز کو ممنوع قرار دیا ہے جو امّت واحدہ کے درمیان جدائی و دشمنی کا باعث ہو یہاں تک کہ دو مسلمان بھائیوں کے درمیان بحث و مباحثہ سے بھی روکا گیا ہے جبکہ روزانہ کی زندگی میں اس کی زیادہ اہمیت نہیں سمجھی جاتی ہے لیکن حج کے دوران آپسی بحث و مباحثہ فقط ممنوع ہی نہیں حرام ہے ۔"فلا رفث ولا فسوق ولا جدل فی الحج" جی ہاں ! جس میدان میں برأت ازمشرکین یعنی امّت واحدہ اسلامی کے جانی دشمنوں سے بیزاری کو لازم قرار دیا جاتا ہے بالکل اسی طرح امّت واحدہ اسلامی و توحیدی راہ میں رکاوٹ بننے والے آپسی بحث و مباحثہ کو ممنوع اور حرام قرار دیا جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں حج کے دوران وحدت و جماعت کا پیغام اور زیادہ لازمی معلوم ہوتا ہے ۔ غرضکہ اس جگہ حج کے راز و رموز کی طرف اشارہ کرتے وقت اختصار سے کام لیا گیا ہے اور ان راز و رموز کے بارے میں غور و فکر مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی شخصیت کے احیاء اور اس کی مخالفت کرنے والے عناصر کی نابودی کی راہ میں انتہائی ممدو معاون ہے اور یہ غور و فکر حاجی کی نگاہوں کے سامنے نئے افق کھول دیتی ہے اور ایک پر حرکت و پر تلاش اور کبھی نہ ختم ہونے والے عالم کی طرف اس کی رہنمائی بھی کرتی ہے ۔ پس حاجی کا پہلا فریضہ حج کے ان راز و رموز کے بارے میں غور و فکر اور تبادلہ خیال ہے نیز اس سلسلے میں بھی غور و فکر کی ضرورت ہے کہ آخر کیا سبب ہے کہ دنیائی سامراجیت حج کے سیاسی اور اجتماعی مفہوم کی مخالفت کرتے ہوئے فقط اس کے عبادتی پہلو کو زیادہ اہمیت

rekhta

دیتا ہے جبکہ عبادتی پہلو فقط انفرادی خصوصیت کا حامل ہے ؟ آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا کے لئے دین کو فروخت کرنے والے نام نہاد علماء دین حج کے ان اسرار و رموز سے عام مسلمانوں کو ناواقف رکھنا چاہتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ وہ لوگوں کو حج کے ان اعلیٰ مقاصد سے دور کیوں رکھنا چاہتے ہیں ؟ بار بار یہ کیوں اعلان کیا جاتا ہے کہ حج میں سیاست کو مداخلت نہ کرنی چاہئے ؟ کیا اسلام اوراس کے نورانی احکام انسانوں کی مادی اور معنوی زندگی کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نہیں ہیں ؟ کیا اسلام میں سیاست کے ساتھ دین داری آمیختہ نہیں ہے ؟ یہ عالم اسلام کا زبردست المیہ رہا ہے کہ کوتاہ بینی اور دنیا پرستی و خود غرضی کی بنیاد پر جن لوگوں کو اپنی زبان اور اپنے قلم سے اسلام کی خدمت کرنی چاہئے اور اسلامی حقایق کو بروئے کار لانا چاہئے وہ اسلام کے شاطر و چالاک دشمنوں کی خدمت میں لگے رہے ہیں ۔ یہ وہ تلخ حقائق ہیں جن کا ذکر ہمارے امام عزیز رضوان اللہ علیہ نے اپنی تقریر و تحریر میں بار بار کیا ہے اور آئے دن اس کے خلاف نالہ و فریاد بلند کرتے رہے

ہیں ۔ سرِدست ضرورت اس بات کی ہے کہ انتہائی دانشمندی کے ساتھ عام مسلمانوں کو ان حقائق سے آگاہ و آشنا کیا جائے تاکہ ان لوگوں کو صادق و مخلص علماء دین اور دین فروش و نام نہاد علماء دین کے درمیان فرق کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو سکے ۔

[۲] مراسم حج کے دوران دوسرا اہم اور غور طلب مسئلہ۔ اپنی تاریخ سے امّت اسلامیہ کا تعلق اور اس کی اپنی سر نوشت سازی ۔ سے تعلق رکھتا ہے ۔ امّت اسلامیہ کا ماضی وہ اہم چیز ہے جس کو عالمی سامراجیت سر زمین ایشیا و افریقا میں داخل ہوتے ہی نابودی اور فراموشی کا شکار بنا دینا چاہتی تھی اور وہ آج بھی اپنی اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے اور دوسری طرف اٹھارویں صدی اور اس کے بعد عالمی سامراج اسلامی ممالک کے مادی اور انسانی ذخائر پر اپنا مکمل تسلط قائم کرنے میں ہمہ تن سر گرم رہا ہے اور اس کی کوشش یہ بھی رہی ہے کہ مسلمان قوموں کی قسمت کا فیصلہ بھی اس کے ہاتھوں میں آجائے جس کا فطری اور بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمان قوموں کا احساس غرور و شخصیت ٹوٹ جائے اور اپنے شاندار ماضی سے بالکل منقطع ہوجائیں اور اپنے اخلاق و تمدن کو چھوڑکر مغربی تہذیب و تمدن اور سامراجی تعلیمات کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور اسلامی ممالک پر ظالم و فاسد حکومتوں کے قیام کے بعد اس کام کے لئے زمین پوری طرح ہموار ہو گئی تھی چنانچہ اسلامی ممالک میں مغربی تہذیب سامراجی تعلیمات کا سیلاب امنڈ پڑا اور ان مغربی افکار و عقائد کی تبلیغ و ترویج کا بازار گرم ہو گیا جو سامراجی طاقتیں اسلامی ملکوں پر اپنے سیاسی اور اقتصادی تسلط کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری سمجھتی تھیں ۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ گذشتہ دوسو سال کے اندر اسلامی ممالک مغربی لٹیروں کے لئے ایک دلکش دسترخوان میں

تبدیل ہوگئے اور ان لوگوں نے اسلامی علاقوں کے معدنی ذخائر اور ان کی زبان و تہذیب پر اپنا قبضہ جما لیا فقط یہی نہیں بلکہ عالمی سامراج نے فلسطین جیسے اسلامی ملک پر اپنا مکمل قبضہ کر لیا اور اسلامی مقدسات کی بے احترامی کا بازار گرم ہو گیا۔ عالمی سامراج اپنی اسلام دشمنی میں آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے مسلمانوں کو سیاسی اقتصادی اور ثقافتی آزادی اور علمی و تہذیبی ترقی سے بھی محروم کر دیا۔

آج مسلمان ملکوں کی اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور فوجی صورت حال کا سرسری جائزہ لینے سے ان حکومتوں کے سیاسی نظام میں موجود کوتاہیاں پوری طرح نمایاں ہوجاتی ہیں کہ یہ حکومتیں درحقیقت حقارت اور ناتوانی کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس ذلت و رسوائی و کمزوری کا بنیادی سبب ان ملکوں اور قوموں کا اپنے ماضی سے علاحدگی اختیار کرنا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ صدیوں کی عظمت و بزرگی کمزور اور نا امید آدمی کو بھی امیدوارانہ تلاش و تحریک کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

درحقیقت مسلمانوں کی تاریخی شان و شوکت اور عظمت و بزرگی قیام اللہ، خدا کی راہ میں مخلصانہ جہاد، اسلام کے آزادی بخش اور زندگی ساز احکام کی پیروی، صدر اسلام میں مسلمانوں کی تحریک، مکہ میں غربت آمیز ایام اور مدینہ کی طرف ہجرت جیسے واقعات پر مشتمل ہے۔ اسلامی معاشرہ نامی مبارک مولود جہاد حق اور جائز جدوجہد کے ذریعہ ہی قوی و ہوشمند جوانی تک پہونچ سکا اور اس کے بعد صدیوں تک اس نے دنیا والوں کو علم و معرفت کی مشعل دکھائی اور دنیا میں سیاست وقدرت کا پرچم لہرایا۔ وہ عظمت، مکہ و مدینہ کی جد و جہد کی عظمت سے وابستہ تھی۔

جی ہاں! یہ سرزمین مکہ و مدینہ مقام وحی اور ان مومنین و مجاہدین پر نزول برکات الہی کا مرکز ہے جنہوں نے ایمان اور الہی کاآیات کی پیروی کی برکت سے ذلت و رسوائی کے گڑھے سے نجات حاصل کرلی اور امن آزادی کی دولت سے مالامال ہوگئے۔ ان لوگوں نے اس دور کی دولتمند اور مقتدر حکومتوں سے آزادی بشریت اور نجات انسان کے پرچم کو چھین لیا اور قرآنی معرفت کے نور سے انسانی عقل و دانش کے عظیم الشان مرکز کی تشکیل کی اور خود صدیوں تک علم و معرفت کے اونچے منبر پر قائم رہے اور مسلسل کئی صدیوں کے دوران گرانقدر ترین علمی شاہکار منظر عام پر لاتے رہے اور اپنے گرانقدر علم و تمدن اپنی سیاست کے ذریعہ دنیائے انسانیت کی قسمت کی باگڈور اپنے ہاتھوں میں لئے رہے۔

یہ سب کچھ اسلام کی خاص تعلیمات اور عہد پیغمبر (ص) و صدر اسلام میں تشکیل شدہ حکومت الہی کی برکتوں کا نتیجہ تھا جو سلطنتی نظام حکومت کے شجر خبیثہ کے فروغ کے باوجود صدیوں تک مسلمانوں کو اس کے شیریں نتائج و ثمرات فراہم کرتا رہا اور فقط مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری بشریت کو بھی مقصد میں کامیاب کراتا رہا۔ اس مقدس سرزمین کا ہر حصہ پیغمبر اسلام (ص) اور ان کے نورانی و فدا کار ساتھیوں کے زمانے کی یاد تازہ کرتا ہے [۲۲] اس سرزمین پر اسلام نمودار ہوا پرچم جہاد لہرایا گیا اور جاہلیت کی زنجیروں اور پھندوں سے آزادی بشریت کا پروانہ بھی لکھا گیا۔[۲۳]

آج دنیا کی مسلمان قومیں کئی

صدسالہ انحطاط و زوال اور ذلت و رسوائی کے بعد عالم اسلام کے ہر گوشے میں بیداری و الٰہی انقلاب کی طرف مائل نظر آتی ہیں اور اکثر اسلامی ملکوں میں آزادی و استقلال کے عطر کی خوشبو محسوس ہونے لگی ہے اور ان ممالک میں اسلام و قرآن کی واپسی کا چرچا بھی ہے۔ آج مسلمانوں کیلئے پہلے سے کہیں زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنے درخشاں اور معجز نشان ماضی کے علاوہ عہد انقلاب الٰہی، دوران جد و جہد اسلامی اور اسلام کے ابتدائی عہد سے اپنا گہرا رابطہ قائم رکھیں۔ در حقیقت اس سرزمین سے وابستہ اسلامی یادیں ہر متدبر مسلمان کیلئے ایسی شفا بخش دوا کی حیثیت رکھتی ہیں جو اسے ہر قسم کی کمزوری و مفلوک الحالی اور مایوسی و بد بینی سے نجات عطا کرتی ہے اور ہر اس آدمی کو اسلامی مقصد میں کامیابی کی راہ بھی دکھاتی ہے جو گہری فکر، حکمت، مقصد حیات اور تلاش و جستجو سے مالا مال ہے۔

یہی وہ جگہ تھی جہاں پیغمبر اسلام(ص) نے اپنے مخلص اصحاب کے ہمراہ تیرہ سال تک مصائب آمیز زندگی بسر کی۔ ہر طرح کے مظالم برداشت کئے یہاں تک کہ اسلام کے

درخت نے اپنی جڑیں پھیلا لیں۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں شعب ابیطالب کی چند سالہ مصیبت بار زندگی کے بعد اور بلال و عمار و یاسر و سمیہ و عبداللہ بن مسعود اور دیگر یاران مخلص پر بیشمار مظالم کے بعد قبائل مکہ و طائف کے درمیان اہل یثرب کے ساتھ عقبہ کی بیعت واقع ہوئی۔ ٢٤ مدینہ منورہ کی طرف برکت آمیز ہجرت کی منزل سامنے آئی اور اسلامی حکومت کی تشکیل عمل میں آگئی۔ یہی وہ سرزمین تھی جہاں بدر کی کامیابی، احد کی شکست، خندق کی محنت اور حدیبیہ کی آزمائش کا مرحلہ آیا۔ اسی سر زمین پر اخلاص و جہاد نے عظیم الشان کامیابی دلائی اور مال دوستی و غنیمت طلبی نے ناکامی سے ہمکنار کیا۔

اسی سرزمین پر آیت آیت کرکے قرآن نازل ہوا اور آہستہ آہستہ پاکیزہ اسلامی تہذیب و تمدن کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی.....

مسلمان اس شاندار ماضی کی لمحہ بہ لمحہ زندگی کے بارے میں غور و فکر کرتے ہوئے اپنے درخشاں مستقبل سے ایک تعمیری تعلق حاصل کرلیتا ہے، زندگی کی راہ اور اس کے اعلیٰ مقاصد سے آشنا ہو جاتا ہے، اور اس راہ میں آنے والے خطرات سے بھی واقف ہو جاتا ہے اور اس طرح اس تحریک کا مستقبل اس کی نگاہوں میں پوری طرح واضح ہوجاتا ہے اور وہ مستقبل کی منزلوں کو طے کرنے کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح آمادہ بھی کر لیتا ہے اور اس کے دلمیں اپنی کمزوری و مفلوک الحالی اور دشمن کا خوف وغیرہ باقی نہیں رہ جاتا ہے اور یہ سب کچھ حج بیت اللہ کی برکتوں میں سے ہے۔

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ عالمی سامراج کے گذشتہ اور موجودہ لیڈران مسلمانوں کے اپنے درخشاں ماضی سے فکری اور جزباتی لگاؤ کے سلسلے میں اسقدر خوفزدہ کیوں ہیں اور ایسے منصوبے کیوں بنا رہے ہیں کہ

مسلمانوں کا اپنے ماضی سے کوئی رابطہ باقی نہ رہ جائے ۔ جی ہاں! یہ ماضی سے گہرا لگاؤ ہی تو ہے جو حال اور مستقبل کی نشاندہی کرتا ہے ۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی و ایران میں اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل اور اس اٹل فیصلے کے اعلان کے بعد کہ ملّت ایران اسلامی بنیاد پر ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کرنے والی ہے جہاں اسلامی احکام و قوانین کی حکمرانی ہوگی ، مشرق و مغرب سے اس اہم اسلامی اقدام کے خلاف پروپگنڈہ کا بازار گرم ہو گیا اور عالمی پیمانے پر اسلامی جمہوریہ ایران کو قدامت پرست ، ترقی دشمن ، بنیاد گرا(FUNDAMENTALIST)اور رجعت پسند جیسے نام سے یاد کیا جانے لگا ۔ جدیدیت نامی تحریک کے سایہ میں یہ نعرہ بھی بلند کیا گیا کہ ترقی کے اس دور میں اسلامی جمہوریہ ایران قدیم روایات کو بروئے کار لانا چاہتا ہے ۔ ایران پر یہ تنقید اسوقت کی گئی اور کی جارہی ہے جبکہ مشرق و مغرب میں اکثر سامراج غلام و ظالم حکومتیں آج بھی ایسی قدیم اور بوسیدہ روایات کی پابند ہیں جنمیں جدیدیت کی کوئی علامت نظر نہیں آتی اور آزادی و جمہوریت و انسانی حقوق کی بو بھی نہیں محسوس ہوتی ۔ لیکن آج تک ان حکومتوں پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ۔ عبرت انگیز بات تو یہ ہے کہ ایسی حکومتوں کے ریڈیو اور ذرائع ابلاغ سے ایران مخالف پروپگنڈہ کیا جاتا رہا ہے جہاں جدید سیاسی نظام کی ابتدائی اور بنیادی چیزیں بھی دکھائی نہیں دیتیں ۔ ان حکومتوں میں پارلیامنٹ کاقیام ، آزاد انتخابات اور عوامی ذرائع ابلاغ افسانہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور دوسری طرف ایک ایسے ملک کے خلاف تبلیغاتی حملات کی بھرمار ہے جہاں اسلامی قوانین کے سایہ میں ایک عوامی حکومت برسراقتدار ہے اور اس اسلامی قانون کو عوام کے منتخب کئے گئے ممبران پارلیامنٹ کا بھر پور اعتماد حاصل ہے اور ان قوانین کو ایک عوامی حکومت عملی جامہ پہنا رہی ہے اور عوام انتہائی اہم ملکی مسائل میں بھی اپنی موجودگی اور سرگرمی کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں ۔ ایسے ملک کو رجعت پرست نام سے یاد کرنا ایک مسخرہ آمیز حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔

> مشرق ومغرب میں اکثر سامراج غلام و ظالم حکومتیں آج بھی ایسی قدیم اور بوسیدہ روایات کی پابند ہیں جنھیں جدیدیت کی کوئی علامت نظر نہیں آتی ۔

جی ہاں ! عالمی سامراج کا نظریہ ہے کہ کوئی ملک قدامت پرستی اور جاہلانہ رسومات کے سمندر میں کیوں نہ غرق ہو جائے لیکن اپنے ملک کے مادی خزانوں کا دروازہ اس کے لئے کھلا چھوڑ دے ، سامراجی طاقتوں کی بالا دستی کے سامنے اپنا سر خم کئے رہے ، فساد و فحشا گری و شراب خوری و شہوت پسندی پر مشتمل ان کی تہذیب کو بہ سروچشم قبول کرے تو سامراجی ذرائع ابلاغ مثلاً اخبار ، ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور فلم انڈسٹری کو نہ صرف یہ کہ ایسے ملک سے

کوئی پریشانی نہیں بلکہ ایسے ملک عالمی سامراج کی خوشنودی کے مستحق قرار پاتے ہیں ۔ عالمی سامراجیت اور اس کے غلام تو فقط ایسے ملک سے ناراض اور خوفزدہ ہیں جو اپنی قوم کو اس کے درخشاں ماضی کی عزت و عظمت کی یاد دلاتی ہے ، اپنے عوام کو جہاد و شہادت کی راہ دکھاتی ہے ، انسانی کرامت سے لوگوں کو مالا مال کرتی ہے ، اپنے ملک کی عزّت و آبرو اور دولت کو بین الاقوامی لٹیروں سے محفوظ رکھتی ہے ، عوام کو ...... " ولن یجعل اللہ للکافرین علی مومنین سبیلا ۔" ۲۵ کا درس دیتی ہے ، انہیں " و للہ العزة ولرسولہ وللمومنین ۔" ۲۶ کا ترانہ سناتی ہے ، ان کے کانوں تک " ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین ۔" ۲۷ کی آواز پہونچاتی ہے ، ان کی زندگی میں خداوند عالم کے اس حکم کو نافذ کرتی ہے ۔ " ان الحکم الاللہ " ۲۸ اور مختصر لفظوں میں خدا و دین و قرآن کو اپنے عوام کی زنرگی کا محور قرار دیتی ہے اور طاغوتی و ظالم اور تسلط و اقتدار طلب ہاتھوں کو لوٹ کھسوٹ اور تجاوز کی اجازت نہیں دیتی ہے ۔ در حقیقت عالمی سامراج ایسے ماضی کی طرف واپسی اور ایسی تاریخ سے لگاؤ کا مخالف ہے اور اس سے خوفزدہ و سراسیمہ ہو کر ہر قیمت پر اس کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے میں سرگرم ہے ۔

امّت اسلامیہ بالخصوص ایسے اسلامی معاشروں کو جہاں آزادی و الٰہی انقلاب کی لہر جاری ہے ، بڑی ہوشیاری سے کام لینا چاہیے اور خصوصیت کے ساتھ علماء و دانشوروں کو سامراجیت کے جال میں گرفتار نہ ہونا چاہیے اور بنیاد پرستی کے نام سے خوفزدہ نہ ہونا چاہئے ، رجعت اور روایت پرستی کے الزام سے گھبرانا نہ چاہیے اور خبیث و جانی دشمنوں کی خوشنودی کیلئے اپنی اسلامی بنیاد ، اسلام کے نورانی احکام ، دینی معاشرہ توحیدی نظام کے مقاصد کی وضاحت جیسے اہم کام سے علحدگی نہ اختیار کرنی چاہیے اور خداوند عالم کے اس حکم کی طرف پوری طرح متوجہ رہنا چاہیے کہ " ولن ارضي عنك اليهود و لاالنصاري حتي تتبع ملتهم ۔ ۲۹ قل یا اهل الکتاب هلتنقمون منا الاان آمنا باللہ وما انزل الینا وماانزل من قبل وان اکثرنم فاسقون ۔ ۳۰ ۔ و "فلعلك تارك بعض مایوحي الیك وضائق به صدرك ان یقول الولاانزل علیہ کنزا و جاءمعہ ملك ۔ " ۳۱ اور "ماانعموامنهم الاان یؤ منوا باللہ العزیز الحمید ۔" ۳۲

دوران حج ، مکہ و مدینہ اور احد و منا و حراء وغیرہ وہ مقدس سرزمین ہے جس کو پیغمبر اسلام (ص) اور ان کے اصحاب گرانقدر کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے اور جس نے رنج و مصائب اور مفلوک الحالی و بے سروسامانی کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ سر زمین وحی و جہاد و قرآن و سنّت بھی ہے پس اس سرزمین کے " ماضی " کے بارے میں تمام لوگوں کو پوری طرح غور و فکر کرنی چاہیے اور اپنے آپ کو اس سے پوری طرح وابستہ رکھنا چاہئے اور اس کے سایہ میں اپنی راہ و روش کا انتخاب کرنا چاہئے اور اس کے تجربہ کی روشنی میں نتیجہ اخذ کرنا چاہیے اور فقط قدرت خداوندی اور نصرت الٰہی اور اپنی توانائی پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے اور اپنے مقصد کی راہ پر اٹل رہنا چاہیے کیوں کہ "واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم ۔" ۳۳

(۳) عالم اسلام کے موجودہ اہم مسائل سے مکمل واقفیت و آگاہی ایک ایسا موضوع ہے جو تمام حجاج کرام کے مقصد حج کا ایک حصّہ ہے ۔ اگر

حج مسلمانوں کی سالانہ بین الاقوامی کانگریس ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کانگریس کا فوری اور بنیادی حکم ساری دنیا کے مسلمانوں کے موجودہ مسائل کا تجزیہ ہے سامراجی تبلیغات میں ان مسائل کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اس سے دنیا کے مسلمانوں کو عبرت و امید و تجربہ نہ حاصل ہوسکے اور نہ ہی امّت اسلامیہ کو اسی حادثہ میں عالمی سامراج کی بدنیتی و گھناونے کردار اور حقیقی مجرم کی شناخت ہوسکے ۔ مختصر لفظوں میں یا تو حقیقتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا پھر انہیں توڑ مروڑ کرپیش کیا جاتا ہے ۔ حج وہ جگہ ہے جہاں اس تبلیغاتی خیانت سے مسلمانوں کو پوری طرح آگاہ کیا جائے اور ان کی نگاہوں کے سامنے حقیقت پوری طرح نمایاں کردی جائے ۔ ذیل میں عالم اسلام میں رونما ہونے والے حوادث کا ایک اجمالی خاکہ و تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے ۔

الف : عصر حاضر میں عالم اسلام کا اہم ترین مسئلہ ، فلسطین ہے جو گذشتہ نصف صدی کے دوران فقط عالم اسلام ہی نہیں بلکہ بشریت کا اہم ترین مسئلہ رہا ہے یہ ایک قوم کی مشقت ، آوارہ وطنی اور مظلومیت کی بات ہے ۔ ایک ملک کو غصب کرنے

کی بات ہے یہ اسلامی ممالک کے قلب اور مشرقی و مغربی دنیای اسلام کے مرکز اتصال میں کینسر کی گانٹھ پیدا کرنے کی بات ہے ۔ یہ ملّت اسلامیہ فلسطین کی گذشتہ دو نسلوں پر کئے جانے والے ظلم کی داستان ہے ۔ آج سرزمین فلسطین میں رونما ہونے والا عوامی اور اسلامی

انقلاب انسانیت دشمن و خارجی غاصبوں کیلئے زبردست خطرہ معلوم ہونے لگا ہے ۔ دشمن کی نقل و حرکت پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ و خطرناک ہوچکی ہے ۔ لہذا آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس کی کوئی راہ حل نکالنی چاہئے ۔ یہ ہے عصر حاضر کی تازہ خبر ۔ آج عالم اسلام کی حالت یہ ہے کہ علاقے کے ممالک روز بروز امریکہ اور اس کی طاقت سے وابستہ ہوتے چلے جارہے ہیں جس کے نتیجہ میں غاصب اسرائیلی حکومت کیلئے مزید حملات کی زمین اور زیادہ ہموار ہوتی جارہی ہے کیونکہ اس کو اسلام اور مسلمانوں کے خطرناک ترین دشمن شیطان بزرگ امریکہ کی بھر پور حمایت حاصل ہے اور اب امریکہ اسرائیل کی حمایت کی پردہ پوشی بھی نہیں کرتا ہے ۔ مقبوضہ فلسطین کی طرف روسی یہودیوں کا منتقل کیا جانا درحقیقت ایک سابقہ بڑی طاقت کے ذریعہ مغربی امداد کی قیمت کا بھگتان ہے ۔ امریکی اور یورپی یہودیوں کی خدمت کیلئے ایتھوپیائی لوگوں کو مقبوضہ اسلامی علاقوں میں سکونت دی جارہی ہے ۔ حال میں ہندوستانی یہودیوں کو اسرائیل منتقل کرنے کی بات بھی سامنے آئی ہے ۔ لبنان کے مقبوضہ علاقوں میں مہلک اسلحوں کا انبار لگایا جارہا ہے اور دوسری طرف مشرق وسطی میں ایسے اسلحوں کی سپلائی کے خلاف نعرہ بھی لگایا جارہا ہے ۔ جنوبی لبنان پر ہوائی حملہ و بمباری کا سلسلہ جاری ہے اور غیر فوجی فلسطینی اور لبنانی عوام پر مصائب و مظالم کے پہاڑ گرائے جارہے ہیں ۔ فلسطین میں عرب باشندوں پر وحشیانہ مظالم کی بھرمار ہے یعنی اس ملک کے حقیقی باشندوں پر اسرائیلی پولیس ایسے

مظالم کر رہی ہے جو عام طور پر حیوانات کے ساتھ بھی نہیں کئے جاتے ۔ دوسری طرف سیاست کے میدان میں عرب حکومتیں روز بروز موقف سے پیچھے ہٹتی جارہی ہیں اور ان کی کمزوری و ناتوانی کے مقابلے میں اسرائیلی حکومت اور زیادہ سخت رویّہ اختیار کر رہی ہے ۔ اس نے اس سلسلے میں عالمی یا علاقائی صلح کانفرنس کی تجویز کو پوری طرح رد کر دیا ہے اور فلسطینی محاذ کی کمزوریوں کے بموجب کچھ دنوں قبل حکومت اسرائیل نے فلسطین کے ایک مختصر سے گوشہ میں فلسطینی حکومت کی تشکیل کی تجویز کو بھی ذلت آمیز طریقے سے ٹھکرا دیا ہے ۔ یہ ہے صہیونی سیاست کا مختصر سا کارنامہ ۔ اس کے علاوہ خفیہ طور پر ظالمانہ اسرائیلی راہ و روش کا بازار گرم ہے ۔ خوفناک سازش ، قتل و خون ، اغواء و دہشت گری اور زہر آلود پروپگنڈہ وغیرہ شناختہ و ناشناختہ جرائم فقط اسرائیل یا اس کی حمایت کے ذریعہ ہی عملی شکل اختیار کر سکتے ہیں ۔ عالمی سامراج اور سامراجی حکومتیں شروع سے لیکر آج تک عرب علاقے اور اسلامی حکومتوں کے سامنے غاصب اسرائیل حکومت کو ایک خوفناک بھوت کی شکل میں پیش کرتی چلی آرہی ہیں اور اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہیں کہ اس زہر آلود خنجر کو عالم اسلام کے پہلو میں ہمیشہ محفوظ رکھیں اور آج اس پالتو کتے کی زنجیر کا سرا امریکہ کے ہاتھ میں ہے ۔ پس کوئی تعجب نہیں ہے کہ بین الاقوامی قوانین کی لگاتار خلاف ورزی ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی اعلانیہ پامالی ، پڑوسی ممالک پر حملات کی تکرار ، اغواء و دہشت گردی ، ایٹمی اسلحوں کی پیداوار میں روز بروز اضافہ وغیرہ کے بہانے ان ملکوں کو وحشیانہ تجاوز کا شکار بنا دیا جائے جو امریکہ کی رعایہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اوراسمیں بھی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے طرفداروں کی جانب سے ان وحشیانہ حملات پر اعتراض کی کوئی آواز بلند نہ ہو ۔

لہذا آج غاصب صہیونی حکومت دنیای اسلام کے حال اور مستقبل کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس خطرہ کے علاج اور اس ظلم کو دور کرنے کیلئے کوئی کارگر راستہ تلاش کریں ۔ افسوس کی بات ہے کہ اسلامی ممالک کے اکثر حکام کے قول و فعل اور ان کی نقل و حرکت سے ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے کہ انہیں اس خطرہ دور کرنے کی کوئی فکر ہے جبکہ اس کا واحد علاج غاصب صہیونی حکومت کی نابودی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے برعکس بعض عرب ملکوں میں معاہدہ کیمپ ڈیوڈ کی توسیع اور خیانت سادات کی تکمیل کے آثار دکھائی دیتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ حکومتیں اور ان کے سربراہ ، دشمن کے مقابلے میں اپنے اس ذلت آمیز موقف کیلئے اپنے عوام کے سامنے اور بارگاہ خداوندی میں کیا جواب دیں گے ؟

اس خطرہ کا حقیقی علاج مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ حقیقی مجاہدین کی بھرپور حمایت کے ذریعہ فلسطینی اسلامی انقلاب کی باقاعدہ تقویت کر سکتے ہیں نیز یہ بھی ان کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کو امریکی دباؤ کے نتیجے میں اسرائیل کے سامنے سر نہ جھکانے دیں ۔

لبنان کے سر بلند مسلمان اپنے شجاعانہ اور جوانمردانہ اقدامات کے ذریعہ صہیونی غنڈوں اور ان کے بڑے بڑے ساتھیوں کو ذلت و رسوائی اور بے سروسامانی کا شکار بن چکے ہیں اور یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ صاحب ایمان قومیں اور ان کے نوجوان بڑاکام انجام دے سکتے ہیں ۔

(ب) : عالم اسلام کا دوسرا اہم مسئلہ بعض عرب اور افریقی ملکوں میں چل رہی اسلامی تحریک سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دنیای اسلام میں سب سے زیادہ خوش خبری والا حادثہ ہے ایک قوم اپنے نوجوانوں ، دانشوروں ، تاجروں اور عام لوگوں کی حمایت کے ساتھ اپنے ملک میں اسلامی حکومت کی تشکیل کی کوشش کرے ۔ ایران میں اسلامی انقلاب کی ابتداء سے لیکر اسلامی جمہوری حکومت کے قیام تک دوستوں کے دلمیں یہ امید اور دشمنوں بالخصوص امریکہ کے دلمیں یہ خوف پل رہا تھا کہ سرزمین ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی پورے عالم اسلام میں مسلمانوں کی کامیابی کا پیش خیمہ بن جائے گی ۔

دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اس حقیقیت کا بخوبی اندازہ ہونا چاہیے کہ مشرقی اور مغربی سامراج کے دباؤ کا سب سے بڑا نشانہ ایران ہے چاہے یہ مسلط کردہ جنگ کا دور ہو یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کا زمانہ ۔ عالمی سامراج بالخصوص امریکہ کا یہ خیال تھا کہ ایران میں اسلامی جمہوری نظام کی شکست و ناکامی کے ذریعہ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے دلمیں پیدا ہونے والی امید کی کرن کو نابود کر دینا

چاہتے تھے لیکن انہیں اس شرمناک مشن میں کامیابی نہ حاصل ہوئی ۔ چنانچہ آج بھی سامراجی پروپگنڈہ مشن اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف زہر آلود پروپگنڈہ میں ہمہ تن سرگرم ہے اور دنیا والوں پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب جمود کا شکار ہوگیا ہے اور اسمیں بڑی رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں ، اسلامی جمہوریہ ایران ، انقلاب اور امام خمینی قدس سرہ کی راہ سے منحرف ہو گیا ہے اور غدار امریکہ کے ساتھ صلح و مصالحت کا ہاتھ بڑھا رہا ہے ۔ ان تمام باتوں کا مقصد انقلاب اسلامی ایران کو بدنام کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور یہ وہی پرو پگنڈہ ہے جو امام عزیز کی زندگی میں متعدد بار ایران پر یہ الزام عائد کر چکا ہے کہ ایران و اسرائیل کے درمیان خفیہ تعلقات قائم ہیں ، ایران اسرائیل سے اسلحہ خریدتا ہے اور اسرائیل کو تیل سپلائی کرتا ہے اگرچہ ان سامراجی طاقتوں کو یہ یقین رہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا سب سے بڑا دشمن اسرائیل ہے ۔

خدا کا لاکھ شکر کہ بین الاقوامی سامراج کو ایران دشمن عملی اور تبلیغاتی سرگرمیوں میں کامیابی حاصل نہ ہوئی اور اسلامی انقلاب کی کامیابی سے دنیا کے مسلمانوں کے دل میں امید کی جو کرن چمکی تھی اس نے سارے عالم اسلام کو روشن و منور کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے متعدد اسلامی ممالک میں عظیم عوامی تحریک کے سایہ میں مسلمانوں نے اسلامی حکومت کی تشکیل کا مطالبہ شروع کر دیا ہے ۔

لیکن میں ایک مخلص و تجربہ کار بھائی کی حیثیت سے اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ ان اقوام اور بالخصوص ان کے رہبروں ، دانشوروں اور دینی رہنماوں کو مندرجہ ذیل باتوں کی طرف متوجہ کر دوں ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ناتجربہ کاری اور بے صبری کی وجہ سے اس راہ میں خطرے زیادہ ہیں اور اس کی وجہ سے تحریک کے وجود کو بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے لہذا اس راہ میں صبر و بصیرت پر زیادہ زور دینا چاہیے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی تحریک و اسلامی انقلاب اس جاہلانہ اور

طاغوتی نظام کی قدروں کے مقابلے میں ایک طوفان کی حیثیت رکھتا ہے جس نے انسان کو اپنی زنجیر میں جکڑ رکھا ہے ۔ اور جو اقوام کے درمیان نسلی و طبقاتی امتیاز اور ظلم و فساد ، انحراف و فحشا گری کا باعث ہے اور طاقت اور دولت والوں کے مفاد کی خاطر عوام اور عوامی مفاد کو داؤ پر لگا رکھا ہے پس صحیح اسلامی تحریک دو مختلف قدروں کے درمیان صف بندی اور دو فرہنگ و تمدن کے درمیان ٹکراؤ ہے ۔ انمیں سے ایک فرہنگ انسان کو زنجیر میں جکڑ دیتا ہے اور دوسرا انسان کو آزادی و استقلال کی دولت سے مالا مال بناتا ہے ۔ پس ہر اسلامی تحریک کو چاہیے کہ وہ غفلت و لاپرواہی سے علحدگی اختیار کرتے ہوئے دنیا کے تمام طاقت والوں کے خلاف نبرد آزمائی کیلئے پوری طرح آمادہ رہے ۔

تیسری چیز یہ ہے کہ دشمن تبلیغاتی مکر و فریب اور ماحول سازی کے ذریعہ اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے کہ آپلوگوں کو اسلامی حکومت اور اسلامی نظام کے نام سے دور رکھے ۔ ممکن ہے کہ بعض سادہ دل لوگ اس فکر میں پڑجائیں کہ امریکہ اور دیگر مغربی حکومتوں کی حساسیت سے بچنے کے لئے اسلامی حکومت کے نام کے اعلانیہ اظہار سے پرہیز کیا جائے ۔ اس سلسلے میں میرا مشورہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مصلحت اندیشی ، خلاف مصلحت ہے ۔ اسلامی نظام کی تشکیل کے مقصد اور اسلام و قرآن کی حاکمیت کو کسی قسم کی شرمندگی محسوس کئے بغیر اعلانیہ طور پر بیان کیجئے اور مقدس اسلامی نام سے علحدگی اختیار کر کے دشمن کے حرص و طمع کو فروغ نہ دیجئے اور اپنے مقصد کو مبہم اور غبار آلود نہ کیجئے ۔۲٤

چوتھی بات یہ ہے کہ اسلام اور اسلامی تحریکوں کو ہمیشہ کفر صریح کے مقابلے میں نفاق سے زیادہ نقصان پہونچا ہے ۔ آج امریکی اسلام کا خطرہ امریکہ کے سیاسی اور فوجی ہتھکنڈوں کے خطرہ سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے ۔ امریکی اسلام سے مراد وہ اسلام ہے جو امریکہ غلامی کو ہی مقصد اسلام قرار دیتا ہے ۔ پس امریکی اسلام کے علمبرداروں سے ہوشیار رہیے چاہے وہ عالم دین کے لباس میں دکھائی دیں اور چاہیے سیاسی ماہر کے رنگ و روپ میں ان سے کسی قسم کی کوئی مدد نہ حاصل کیجئے ۔

پانچویں بات یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں رونما ہونے والی تمام اسلامی تحریکوں کے تجربات اور ان کے موجودہ حالات سے بے خبر مت رہیے اور عالمی سامراج کی خواہش کے برعکس ان سے رابطہ قائم رکھئے ۔

اور آخر کار چھٹی بات یہ کہ آیۃ کریمۃ "واعتصموابحبل اللہ جمیعاًولاتفرقوا" کو جسمیں دین سے تمسک اور وحدت کلمہ کی پیروی کی سفارش کی گئی ہے ، ہمیشہ یاد رکھئے اور دونوں سفارشوں کو اپنا نصب العین قرار دیجئے اور ا س سلسلے میں دشمن کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیے ۔

(ج) : عالم اسلام کا ایک دوسرا اہم مسئلہ ، مسئلہ عراق اور وہاں کے عوام کی مصیبت انگیز و گریہ آور حالت ہے جو اپنے حکمرانوں کی بد نیتی اور بے راہ روی کی وجہ سے طرح طرح کے مصائب و مظالم کا شکار ہے ۔ اس سے قبل اسے اپنے پڑوسی ملک سے گذشتہ دس برسوں کے دوران ، جنگ کیلئے مجبور کیا جاچکا ہے اور اپنے حکام کی وسعت پسندانہ و اقتدار پرستانہ تدبیروں کی وجہ سے اس قوم کے ہزاروں مرد ، عورت اور بوڑھے ، بچّے ، جوان حالیہ خوفناک بمباری اور تخریبی فوجی کاروائی کے دوران قتل ہو چکے ہیں ۔ ان کے علاوہ مجروحین اور جسمانی طور پر معزور لوگوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے ۔ اس ملک کے قومی اور تاریخی سرمایہ کا

بہت بڑا حصہ تباہ و برباد ہوگیا ہے ۔ اور اب انہیں حکمرانوں کے ذریعہ، جو اس مصائب کا باعث تھے ، عراقی عوام کو براہ راست خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور آج انہیں حکمرانوں کے ذریعہ خوفناک مجموعی قتل عام اور کیمیاوی بمباری کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور یہ قوم اپنی زندگی سے مایوس و نا امید ہوچکی ہے ۔

جس وقت عراقی فوج نے عراقی حکومت کی اقتدار پسندی و وسعت طلبی کے بموجب پڑوسی ملک کویت پر حملہ کر کے اسے اپنے قبضے میں کر لیا اسی وقت امریکہ کو ایک عمدہ بہانہ ہاتھ آگیا کہ خلیج فارس کے علاقے پر اپنے سیاسی اور اقتصادی اثر و رسوخ کو فروغ دینے کیلئے اس علاقے میں اپنی فوج تعینات کردے ۔ چنانچہ خلیج فارس کا علاقہ ـــ عراق اور اتحادی افواج دونوں طرف سے اگلی جانے والی آگ کا نشانہ بن گیا ۔ کچھ مسلمان اپنی سادہ لوحی کی بنیاد پر اور بعض لوگ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلامی جمہوریہ ایران کے سامنے بار بار یہ تجویز پیش کر رہے تھے کہ عراقی حکومت کی مدد کرتے ہوئے جنگ کے دائرہ کو اور زیادہ وسیع کر دیا جائے ۔ ان کا یہ نظریہ اسلامی احکام کے خلاف تھا کیونکہ جہاد کو فقط دین خدا کی

گسترش و اشاعت یا کمزور و پسماندہ ، اقوام کی حفاظت اور اسلامی حکومت کے تحفظ کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے ۔٢٦ نہ یہ کہ حملہ آور و غاصب و اقتدار طلب حکومت کے دفاع کیلئے ۔ اور وہ بھی ایسی حکومت جو بعث پارٹی کے نظریات کی پیرو ہے جو منکر و مخالف دین و روحانیت ہے ۔ اس کے علاوہ ظلم و فساد و آدم کشی و قتل و غارت گری کے میدان میں غیر معمولی حیثیت کی حامل ہے اور گذشتہ آٹھ سالہ مسلط کردہ جنگ کے دوران ایرانی عوام جس کی سامراج غلامی کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں ۔ یہ بعثی حکومت ہی تو ہے جس نے عالمی سامراج کے حکم کی پیروی اور ان کی غیر معمولی فوجی و اقتصادی حمایت کے ساتھ اسلامی جمہوریہ ایران پر تباہ کن جنگ تھوپ دی تھی ۔ جی ہاں ! اسلام ایسی حکومت کے دفاع کو جہاد نہیں شمار کرتا ہے اور اسکی حمایت کو جائز نہیں قرار دیتا ہے ......

لیکن عراقی حکومت کے دفاع کی تجویز پیش کرنے والے بعض لوگ عراق کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار حکمرانوں کے مکارانہ بیانات سے متاثر ہو گئے تھے ۔ جسمیں ان حکمرانوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے اسلام اور اسلامی مقدسات کے تحفظ کی بات شروع کر دی تھی ۔ تجویز پیش کرنے والے بعض لوگ یہ اعتراف کرتے تھے کہ عراقی حکومت کی ظلم پروری اور فساد پسندی ساری دنیا پر ظاہر ہے لیکن وہ عراقی عوام کی حمایت و حفاظت کو اپنی تجویز کا باعث قرار دیتے تھے ۔ ہم ایسے لوگوں کو بار بار یہ یاد دلاتے تھے کہ مظلوم عراقی عوام کی حمایت واجب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی عراقی حکومت کے دفاع کے لئے اس جنگ میں شامل ہونا بھی عراقی عوام پر ظلم ہے ۔ کیونکہ اس سے عراقی عوام کو کوئی مدد حاصل ہونے والی نہیں ہے ۔ کیونکہ گذشتہ دس سال سے یہ منحوس حکومت اپنے عوام پر جنگ مسلط کئے ہوئے ہے ۔

اب امریکہ اور مغربی متحدین کے مقابلے میں عراقی حکومت فوج کی

رمناک شکست اور استکباری طاقتوں کی جملہ شرایط کو تسلیم کرنے کے عد بعثی رژیم نے حکومت کی مسند کو ایک نامعلوم مدت کیلئے اپنے بضے میں لے لیا ہے ۔ .... اور اس طرح مظلوم عراقی عوام ، جو برسوں سے ظالم و فاسد حکومت کے ہاتھوں ر غمالیوں کی زندگی بسر کر رہے یں ، تاوان جنگی کے ساتھ ہی ساتھ پنی حکومت کی شکست کا خمیازہ ھی ادا کریں ! اگرچہ یہ جنگ عراقی وام پر بعثی حکام کی وسعت سندانہ سیاست کے نتیجے میں ھوپی گئی تھی ۔ وہ عراقی حکومت و وج جو بیرونی دشمنوں کے مقابلے ین سو گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر کی اور موت کے ڈر سے گھر میں بردستی گھسی ہوئی بیرونی فوج ے خلاف جنگ نہیں کر سکی ، گذشتہ و دنوں سے ملت عراق کے پیچھے ڑی ہوئی ہے ۔ ان کے گھروں کو یرانی اور شہروں کو بمباری کا شانہ بنا رہی ہے ۔ مقدس زیارت اہوں کی بے حرمتی ، عوام کی آوارہ قتل ، علماء کی گرفتاری اور بے ناہوں کے وحشیانہ قتل عام کا ازار گرم کئے ہوئے ہے ۔ یعنی لادوں نے شمالی عراق میں کردوں ر جنوبی عراق میں عربوں کو ایسے شیانہ انداز میں زد و کوب ، قتل ر دز بدر کیا ہے کہ ماضی قریب

میں دنیا کے بڑے بڑے ظالموں نے بھی ایسا نہ کیا ہوگا ۔ عراقی جلادوں نے ملت اسلامیہ عراق کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جو صاحب ضمیر لوگ حیوانوں کے ساتھ بھی نہیں کرتے ۔ شمالی عراق کے کرد عوام امریکہ اور مغربی حکومت کی دھمکیوں کیوجہ سے سردست قدرے بہتر زندگی بسر کرنے لگے ہیں لیکن آئندہ کیا ہونے والا ہے یہ نہیں معلوم ۔ لیکن جنوبی عراق کے شیعہ مسلمان جو متعدد دلائل کی بنیاد پر امریکی اور متحدہ مغربی افواج کے بغض و کینہ کا شکار ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اپنے ملک میں اسلامی حکومت کے دعویدار ہیں ، آج بھی مذہب دشمن و ظالم بعثی حکومت کے مسلسل وحشیانہ حملات کا شکار ہیں ۔ یہ ہے عراق کے موجودہ حالات کی سادہ اور حقیقی تصویر جو آپ لوگوں کے سامنے پیش کردی گئی ۔ ایک ستم رسیدہ و مظلوم و بے سہارا و خالی ہاتھ قوم ایک ایسی ظالم و جلاد صفت حکومت کا سامنا کر رہی ہے جس کی نگاہ میں اسلامی و انسانی معیار اور بین الاقوامی قوانین و اصولوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور انتہائی بیرحمی و بیباکی سے بے گناہوں کا قتل عام کر رہی ہے .... اور وہ مظلوم قوم یاللمسلمین

" کا نعرہ بلند کر رہی ہے ۔ گذشتہ چند روز کے دوران فوجی ناکہ بندی کے بعد ان لاکھوں لوگوں پر وحشیانہ حملے کی علامتیں منظر عام پر آئی ہیں جو عراقی فوج کے ڈر کیوجہ سے بصرہ و عمارہ و ناصریہ کے کیمپوں میں پناہ گزیں ہیں ۔ ہزاروں مرد و عورت بوڑھے جوان اور بچے طرح طرح کی مہلک بیماریوں اور ایک خبر کے مطابق (وباء) میں گرفتار ہیں اور مغربی دنیا بالخصوص امریکہ نے بعض مختصر خبروں کو نائل کرنے کے علاوہ ان مظلوموں کی اب تک کوئی مدد نہیں کی ہے ۔ ان لوگوں کی امیدوں کا مرکز فقط خداوند عالم کی ذات اور امت اسلامیہ عالم ہے جو ان وحشیانہ مظالم کے خلاف اعتراض کی آواز بلند کرکے ان کی حمایت کر سکتے ہیں ۔

(د) : دوسرا مسئلہ کشمیر کے مسلمانوں کی موجودہ حالت سے مربوط ہے ۔ حکومت ہندستان نے گذشتہ چند مہینوں کے دوران عالم اسلام کو ، اہم مسائل میں مصروف و مشغول دیکھ کر ، جن کی وجہ سے ان مظلوم بھائیوں کے حالات کی طرف سے غفلت رہی ہے ، کشمیری عوام پر حتی الامکان زبردست دباؤ ڈال رکھا ہے اور ان کی جان و مال ہی نہیں بلکہ ایک اطلاع کے مطابق ان

کی ناموس و آبرو بھی پامال کر دی ہے ۔ میں ابھی اس منزل پر نہیں ہوں کہ کشمیر کے مسئلہ کی ماہیت کے سلسلے میں کوئی فیصلہ کر سکوں اور باخبر حضرات اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان پرانے زخموں میں سے ایک ہے جو برطانوی سامراج نے ہندستان سے اپنے اجباری خروج کے موقع پر اس برصغیر کے جسم پر لگا دیا تھا اور جس کا مقصد عظیم ہندستان کے مسلمانوں سے انتقام لینا تھا ۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت ہندستان نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سخت اور نامناسب وسائل و امکانات کا استعمال کیا ہے اور اس حکومت کو یہ اطمینان ہے کہ دنیا کی بڑی حکومتیں اور انسانی حقوق کی دعویدار عالمی تنظیمیں مسلمانوں کا کوئی دفاع نہ کریں گی ۔ اسی وجہ سے اس نے غیر انسانی راہ و روش اختیار کر لی ہے ۔ دنیا کی مسلمان قوموں کو اس بات سے بخوبی آگاہ رہنا چاہئے کہ کشمیری مسلمان ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ان کا دفاع کیا جائے اور مسلمانوں کا اسلامی اور برادرانہ فریضہ ہے کہ حکومت ہند اگر یہ خیال کرتی ہو کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کو مسلمانوں کے کسی رد عمل کے بغیر ہمیشہ کیلئے اپنے

دباؤ میں رکھ سکتی ہے تو یہ اس کی بھول ہے ۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوسرے ممالک بالخصوص یورپی ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے بارے میں بھی اشارہ کیا جائے کہ ان مسلمانوں پر ، جو اپنی اسلامی شناخت کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ، مسلسل دباؤ ڈالنا ان کی اس جمہوریت اور آزادی کا

بھانڈا پھوڑ دیتا ہے ، جس کے بارے میں مغربی دنیا وسیع پیمانے پر پروپگنڈہ کیا کرتی ہے ۔ بعض یورپی حکومتیں مسجد کی تعمیر ، اسلامی اجتماعات کی تشکیل اور اسلامی لباس کی ترویج وغیرہ کے سلسلے میں عوام کے درمیان جو حساسیت پیدا کر رہی ہیں انہیں چاہیے کہ مسلمانوں کو اسلام کے سلسلے میں ان حکومتوں کے حقیقی مواقف سے آگاہ کر دیں ۔ یہ وہ اہم مسائل ہیں جن کے بارے میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو غور و فکر کرنی چاہئے تاکہ وہ ان مسائل کے سلسلے میں اپنے فرائض کا تعین کر سکیں ۔

(۵) : مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات ، عصر حاضر کے اہم مسائل میں سے ایک ہے ۔ اگرچہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ فرقہ وارانہ اور فقہی مسائل کے نتیجے میں مسلمانوں کے درمیان اختلافات ، زدوکوب اور نزاع کا سلسلہ اسلام کی پہلی صدی سے لیکر آج تک جاری ہے لیکن اس سلسلے میں نئی بات یہ ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اور عالمی سطح پر انقلابی افکار و عقائد کی تبلیغ و اشاعت و مقبولیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے عالمی سامراج نے اس انقلابی لہر کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے ۔ ان میں سے ایک ہتھکنڈہ یہ رہا ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کو دنیا والو ں کے سامنے ایک شیعہ انقلاب کی حیثیت سے پیش کرے اور اس کے اسلامی نہیں بلکہ فرقہ ای پہلو کو دنیا والوں کے سامنے بڑھا چڑھا کر پیش کرے اور دوسری طرف سنّی و شیعہ اختلافات کو زیادہ سے زیادہ بڑھاوا دے ۔ ہمیں شروع ہی سے دشمن کے اس مکر و فریب کا بخوبی اندازہ تھا اسی وجہ

سے ہم امت اسلامیہ عالم کے درمیان باہمی اتحاد کو مضبوط بنائے رکھنے کی اپیل کرتے چلے آرہے ہیں اور ہم نے اس شیطانی فتنہ گری کو ناکام بنانے کی بھر پور کوشش کی ہے اور توفیق و فضل خدا وندی سے ہمیں اس اتحادی مشن میں بڑی کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے اور ماضی قریب میں اسلامی مذاہب کے درمیان قربت کے موضوع پر ایک عالمی اجلاس کی تشکیل اس کامیابی کی ایک اہم کڑی ہے اور آج پورے عالم اسلام میں علماء دین ، دانشور ، شعرا ، مصنفین اور عام مسلمان ، اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوریہ ایران کا دفاع کر رہے ہیں اور اس دفاعی مشن میں ہر اسلامی فرقے کے لوگ شامل ہیں لیکن دشمن دولت مکر و فریب اور بیشمار خباثت سے پوری طرح مسلح ہے اور اسے دین میں ایسے لوگ بھی مل جاتے ہیں جن پر وہ طمع و غفلت کا جادو کر سکے لہذا کبھی کبھی کسی ملک میں کوئی سیاسی لیڈر اور دوسرے ملک میں کوئی عالم نما یا انقلابی نما شخص ؛ تشیع اور ملت ایران کے سلسلے میں نازیبا باتیں کہنے لگتا ہے جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس قوم نے ایک ایسے عظیم اسلامی انقلاب کو جنم دیا ہے جس نے حیرت انگیز انداز میں اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا ہے ۔ مثلاً مسلمان ملک پاکستان میں ملت اسلامیہ پاکستان ہماری نظر میں عزیز ترین ملت کی حیثیت رکھتی ہے اور اس ملک کے عوام شروع ہی سے اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کا دفاع کر رہے ہیں لیکن اس ملک میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اسلام اور اسلامی اتحاد دشمن ڈالروں کی مدد سے ایسے اجتماعات منعقد کرتے ہیں جہاں تشیع اور اہلبیت پیغمبر (ص) کے خلاف تقریریں کی جاتی ہیں نیز اس سلسلے میں مقالات اور رسالوں کی اشاعت کے ذریعہ اسلامی مقدسات کی توہین بھی کی جاتی ہے ۔

ہم ان تمام سازشوں کو امریکہ اور اس کے زر خرید غلاموں کے حساب میں رکھتے ہیں اور مسلمان عوام و حقیقی علماء اسلام کے دامن کو اس قسم کی آلودگیوں سے پاک سمجھتے ہیں لیکن ان مسائل میں سے ایک یہ ہے ۔ جس کو نہایت ہوشیاری اور دانشمندی کے ساتھ حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دشمن کو نابودی و قتل وغارتگری کا موقع نہ حاصل ہو سکے ۔

(و) : آخری اور اہم ترین مسئلہ اسلامی ممالک کے گرانقدر قدرتی ذخائر پر شیطان بزرگ امریکہ کا روز افزوں تسلط اور ان ممالک میں امریکہ کی سیاسی ، اقتصادی اور فوجی موجودگی سے تعلق رکھتا ہے ۔ دنیا کی یہ ظالم اور تسلط طلب بڑی طاقت ، عالمی سطح پر رونما ہونے والی موجودہ تبدیلیوں کے بموجب جس میں اتحادی کمیونسٹی نظام کا زوال و امریکہ کی رقابت میں روس کی ناتوانی بھی شامل ہے ، اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے کہ پوری دنیا بالخصوص زرخیز اسلامی علاقوں کو اپنے سامراجی چنگل میں اس طرح دبوچ لے کہ اس میدان میں اس کا کوئی رقیب نہ رہ جائے ۔ اصطلاحاً جس جنگ کو ۔ جنگ سرد ۔ کہا جاتا ہے اس کے خاتمہ کے بعد اس سامراجی طاقت نے اسلامی بیداری کے خلاف نئی جنگ چھیڑ دی کیونکہ اسلامی بیداری کی لہر بڑھتے ہوئے امریکی اثر و رسوخ کی راہ میں ایک بڑی اور مضبوط رکاوٹ ہے ۔ اپنی غیر فطری اور انسانیت دشمن فطرت کے بموجب یہ شیطانی حکومت اندر سے مختلف النوع خرابیوں اور ناقابل حل پریشانیوں کا شکار ہے لیکن وسعت طلب و اقتدار پسند فطرت کے بموجب یہ اپنی پریشانیوں کو پوری دنیا میں منتقل کر دینا چاہتی ہے اور دنیا بالخصوص مشرق وسطی کے تمام زرخیز علاقوں پر اپنا قبضہ قائم کر کے اپنی زندگی کو غیر معمولی

طاقتور بنانا چاہتی ہے اور اگر اس کو اپنے اس ناپاک اور غیر انسانی مشن میں کامیابی حاصل ہو گئی تو اس علاقے بالخصوص خلیج فارس کی قوموں کو ایسے تاریک دور سے گزرنا پڑیگا جس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے ۔ امریکی حکومت اپنے شیطانی منصوبے و مقصد کی کامیابی کیلئے ہر ممکن وسائل و امکانات سے کام لے رہی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ عراقی حکام کی جہالت ، نادانی اور غرور کی وجہ سے اس علاقے میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کے تلخ و دردناک نتائج سے سبھی لوگ واقف ہیں اگرچہ امریکی سامراج مسلط کردہ جنگ کے دوران عراق کی بھاری حمایت کے ذریعہ موجودہ صورت حال کیلئے زمین پہلے ہی ہموار کر چکا تھا۔ مجموعی طور پر امریکہ اس علاقے کے ایک اہم حصہ میں فیصلہ کن طاقت میں بدل چکا ہے اور علاقے کی حکومتوں کو مرعوب کر رکھا ہے ۔ اور یہ اسلامی موجودیت اور عالمی انسانی برادری کے لئے بہت بڑا خطرہ شمار کیا جاتا ہے ۔

آج اسلام اور مومن و صاحب ارادہ عوام کے علاوہ کوئی دوسری طاقت موجود نہیں ہے جو اس بڑی دھمکی کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے اور خدا کا شکر ہے کہ آج اسلام کے نورانی آفتاب نے لوگوں کے قلوب کو دوبارہ روشن و منور کر دیا ہے اور اکثر مسلمان قومیں اپنی زندگی میں اسلام کو عملی رنگ و روپ دینے میں لگی ہوئی ہیں اور ان طاقتوں اور سامراج غلاموں کے خلاف تجربہ آزمائی شروع کر دی ہے جو لوگوں کو دین خدا سے دور رکھنا چاہتے ہیں ۔ یہ ایک مبارک اور امید افزا بات ہے اور توفیق خداوندی کے سہارے وہ دن دور نہیں رہ گئے جب امریکہ اور دوسری طاقتوں کے شیطانی تسلط کی زنجیر ٹوٹ جائے گی اور ساری دنیا کو نجات حاصل ہوجائے گی ۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ۔ >۲ اسلام ناب محمدی [ص] کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی حکومتوں اور مسلمان قوموں پر خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اقوام عالم اس اسلام کی طرف مائل ہیں جس نے شیطان بزرگ اور دیگر شیطانی طاقتوں کو اقوام عالم کی زندگی سے نکال باہر کرنے کا اٹل فیصلہ کر رکھا ہے ۔ اگر اسلامی حکومتوں کو اپنے ملک و عوام سے کوئی دلچسپی ہے تو اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام کی یہ روز افزوں مقبولیت ملک و ملت کی زندگی ، شان و شوکت اور آزادی اور حکومتوں کی طاقت میں غیر معمولی اضافہ کی ضمانت فراہم کرتی ہے ۔

بارگاہ خداوندی سے مسلمانان عالم کی بیداری ، سامراجی چنگل سے ان کی آزادی ، رہائی ، ان کی عزت و شان و شوکت میں اضافہ اور دشمنان خدا کے مقابلے میں عظیم الشان کامیابی کا طالب ہوں ۔

پالنے والے ! مسلمانوں کے قلوب پر اسلام و قرآن کا سایہ قائم رکھ اور ان پر اپنی رحمت و مہربانی نازل فرما ۔ ان کی تائید و حمایت کر اور ان کے دلوں کو امید و ایمان کی طاقت سے مستحکم بنا دے ۔ ولی اللہ الاعظم ارواحنا فداہ و عجل اللہ فرجہ کے قلب کو ہم لوگوں سے خوش رکھ اور ہمارے حق میں ان کی دعاؤں کو قبول فرما ۔ اپنے تمام حاجیوں کے حج اور ان کی سعی و جستجو کو قبول فرما ۔ مسلمانوں کے قلوب کو ایک دوسرے سے اور قریب کر دے اور تفرقہ پیدا کرنے والے عناصر کو نابود فرما۔ شہدای راہ حق کی پاکیزہ ارواح اور آسیب زدہ و زخمی لوگوں پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرما۔

پروردگارا ! دنیا میں تیرے دین کی حاکمیت کیلئے عالمی سطح پر جو تحریکیں چل رہی ہیں ان کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنے اس بندہ صالح و منتخب حضرت امام خمینی کو جزای خیر عطا فرما ۔ آمین رب العالمین ۔

والسّلام علی جمیعا اخواننا المسلمین

ورحمة الله .

علی الحسینی الخامنہ‌ای

سوم ذی الحجّہ الحرام سال ۱۴۱۱ھ

حوالے

۱ ـ سورة حج آیات ۲۸ ـ ۲۷ .

۲ ـ ولله علی الناس حج البیت من استتطاع الیه سبیلا (آل عمران ۹۷).

۳ ـ واذن فی الناس بالحج (حج ـ ۲۷).

۴ ـ ومن دخله کان آمنا(آل عمران ۹۷) واذجعلنا البیت مثابة للناس وامنا (بقره ۱۲۵).

۵ ـ وطهربیتی للطائفین والقائمین والرکع‌لسجود (حج ۲۶) وعهدنا الی ابراهیم واسماعیل ان طهرابیتی للطائفین والعاکفین والر کع السجود (بقره ۱۲۵).

۶ ـ لیشهدوامنافع لهم ویذکرواسم اللهفی ایام معلومات علی مارزقهم من بهیمة الانعام فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر (حج ۲۸).

لکم فیها منافع الی اجل مسمی ثم محلها الی البیت العتیق (حج ۳۳).

۷ ـ والمسجدالحرام الذی جعلناه للناس سواء العاکف فیه والباد (حج ۲۵).

۸ ـ ولکل امة جعلنا منسکا لیذ کروا اسم الله(حج ۳۴) جعلالله الکعبة البیت الحرام قیاما للناس (مائده۹۸).

۹ ـ فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات (ابراهیم ۳۶).

۱۰ ـ واذبوانا لابراهیممکان البیت ان لاتشرک بی شیئاو طهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود (حج۲۶) ان طهرابیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (بقره ۱۲۵).

۱۱ـ فلیعبدوا رب هذا البیت (قریش ۳).

۱۲ـ لیشهدوا منافع لهم ویذ کروا اسم الله فی ایام معلومات (حج۲۸).

وکل امة جعلنا مٔاسکا لیذکرواسم الله (حج ۳۴).

والبدن جعلناها لکم من شعائر اللهلکم فیها خیر فاذ کروا اسم الله فاذا افضتم من عرفات فاذ کروا اللهعند الشعر الحرام (بقره۲۰۰).

۱۳ـ فلاتجعلوالله اندادا(بقره ۲۲).

۱۴ـ واتبع ملةا ابراهیم حنیفا واتخذ اللهابراهیم خلیلا (نسا۱۲۵).

۱۵ـ واذان من اللهورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر ان الله بریمن المشرکین (توبه۳).

۱۶ـ توبه آیه۳ .

۱۷ـ ولله علی الناس حج البیت مناستطاع الیه سبیلا (آل عمران۹۷).

۱۸ـ وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا(حجرات ـ ۱۳).

۱۹ـ انبیاء آیه ۹۲

۲۰ـ بقره آیه ۲۰۰

۲۱ـ توبه آیه ۵

۲۲ـ لااقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد (بلد ـ۱).

۲۳ـ ویضع عنهم اصرهم والا غلال التی کانت علیهم (اعراف ۱۵۷).

۲۴ـ واذیمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك (انفال ۳۰).

۲۵ـ نساء آیه ۱۴۱

۲۶ـ منافقون آیه ۸

۲۷ـ یوسف آیه ۴۰

۲۹ـ بقره آیه ۱۲۰

۳۰ـ مائده آیه ۵۹

۳۱ـ هود آیه ۱۲

۳۲ـ بروج آیه ۸

۳۳ـ محمد آیه ۲۵

۳۴ـ لن یضرو کم الا اذی وان یقاتلو کم یولو کم الادبار (آل عمران ۱۱۱).

۳۵ـ آل عمران آیه ۱۰۳

۳۶ـ والذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله (انفال ـ ۷۴).

۳۷ـ مجادله آیه ۲۱ .

مکہ میں عظیم الشان مظاہرہ

سرزمین مکہ میں ایرانی حجاج کرام نے اعمال حج کے دوران مشرکین

سے برأت کا عظیم الشان مظاہرہ منعقد کیا جس میں لاکھوں ایرانی زائرین بیت اللہ الحرام کے علاوہ دیگر ممالک کے حاجیوں نے بھی شرکت کی ۔ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد ایرانی حجاج کرام ہر سال مراسم حج کے دوران اس مظاہرہ کا اہتمام کرتے رہے ہیں جس کا مقصد سنّت ابراہیمی (ع) و سنت محمدی (ص) کی پیروی کرتے ہوئے حج جیسے اہم عبادتی اور سیاسی فریضۂ کی ادائگی کے دوران اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کا اعلان کیا جائے ۔

امسال سعودی حکومت نے حج سے ایک ماہ قبل ایران کی شرطوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات کی منظوری دیدی کہ تین سال کی غیر حاضری کے بعد ایرانی حجاج مناسک حج ادا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائیں لیکن سعودی حکام کی حتی الامکان کوشش یہ تھی کہ مشرکین سے برات کا مظاہرہ منعقد نہ کیا جائے جبکہ یہ حج ابراہیمی کا بنیادی رکن ہے اور بقول امام خمینی (قدس سرہ) "اعلان برات کے بغیر حج ، نہیں ہے"۔ اور حکومت ایران کی بنیادی شرط یہی تھی کہ مراسم حج میں ایرانیوں کی شرکت اسی وقت ممکن ہے کہ انہیں مشرکین سے برأت کے مظاہرہ کی سہولت فراہم کی جائے ۔ متعدد مذاکرات کے دوران سعودی حکام اس مظاہرہ کے لئے ایسی جگہ کی تجویز رکھتے تھے جو شہر مکہ کے بالکل باہر واقع تھی تاکہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے حجاج کرام اس مظاہرہ میں شریک اور اس کی افادیت سے آگاہ نہ ہو سکیں اور حقیقی اسلام محمدی (ص) کی تصویر منظرعام پر نہ آسکے ۔ آخرکار ایرانی حجاج کے سرپرست حجت الاسلام و المسلمین محمدی ری شہری نے اعلان کیاکہ ہر قیمت پر یہ مظاہرہ حرم امن الٰہی کے قریب "بعثہ مقام معظم رہبری" میں ہی منعقد ہوگا۔ اس شجاعانہ اقدام و اعلان نے سعودی حکام کو حیرت زدہ کر دیا ۔ حجت الاسلام محمدی ری شہری اور وزیر خارجہ جمہوری اسلام ایران ڈاکٹر ولایتی سے متعدد گفتگو کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ خود سعودی شاہ فہد نے یہ منظور کر لیا ہے کہ مظاہرہ اسی جگہ ہوگا جہاں ایرانی حجاج چاہتے ہیں اور اس طرح اسلامی جمہوریہ ایران نے تائید الٰہی اور اپنے حکام کی دانشمندی کے بموجب عالمی میدان میں ایک اور کامیابی حاصل کرلی ۔

ایرانی حجاج قافلے کی صورت میں مظاہرہ گاہ کی طرف روانہ ہوگئے ۔ یہ لوگ "امریکہ مردہ باد" "اسرائیل مردہ باد" اور "آزادی قدس ہمارا مشن ہے" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مکہ کی سڑکوں سی گزرے اور مظاہرہ گاہ پر جمع ہوگئے ۔

مظاہرہ کی ابتدا تلاوت کلام پاک سے ہوئی اور اس کے بعد قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا پیغام حج پڑھا گیا۔

ایرانی حجاج کے سرپرست اور نمایندہ ولی فقیہ حجت الاسلام محمدی ری شہری نے اپنی تقریر کے دوران مظاہرہ میں شریک ایرانی و غیر ایرانی حجاج کرام کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حج ابراہیمی کے احیاءگر و امام عزیز کی رحلت جانگداز کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ایرانی حجاج اس وعدہ گاہ الٰہی پر جمع ہوئے ہیں تاکہ دنیا والوں کے سامنے یہ اعلان کر دیں کہ راہ امام خمینی (رضوان اللہ) حقیقی اسلام محمدی (ص) کی راہ ہے اور ان کے مخلص شاگرد آیۃ اللہ خامنہ ای کی قیادت میں ایرانی عوام اسی راہ پر گامزن ہیں ۔ ہم لوگ اس مقدس سرزمین پر یہ اعلان کرنے آئے ہیں کہ امام خمینی کی راہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کے

حراف کا پروپگنڈہ ایک منصوبہ
ند سازش ہے جو اسلام دشمن
امراجی طاقتوں کی جاسوسی
رنے والی تنظیموں کی طرف سے
ار کی گئی ہے اور سامراجی ذرایع
لاغ اس کو بین الاقوامی سطح پر
یلا رہے ہیں۔

لامی جمہوریہ ایران اپنے اصولی
واقف کے سلسلے میں کسی حالت
ر کسی قیمت پر اور دنیا کے کسی
ک سے کبھی کوئی سمجھوتہ نہ
ے گا۔

جت الاسلام محمدی ری شہری نے
زید کہا کہ ہم دنیا والوں کے
امنے یہ اعلان کرنے آئے ہیں کہ
شرکین سے برات کا اعلان فقط
ک نعرہ نہیں ہے بلکہ بقول امام
مینی(رح) برات درحقیقت کفر و
رک و بت پرستی کے خلاف
دوجہد کو جاری رکھنے کے لئے
جاہدین کی مشق اور ٹریننگ ہے۔
م دنیا والوں کے سامنے یہ اعلان
رنے آئے ہیں کے کفر و شرک کی
بودی کے لئے قرآنی ارشاد کے
وجب ہم ہر قربانی وفداکاری کے
ئے آمادہ ہیں اور اپنے مکمل
جود کے ساتھ دنیا کی ہر
اغوتی و شیطانی طاقت سے اپنی
رت و بیزاری کااعلان کرتے ہیں
ر اس اصول کی بنیاد پر امریکہ

سے ، جو اقوام عالم پر ظلم و ستم کا مظہر ہے ، کسی قسم کے تعلقات کی تردید کرتے ہیں ۔ ہم اس مرکز وحی الہی پر جمع ہوئے ہیں تاکہ افریقہ ، فلسطین ، لبنان اور دنیا کے تمام مظلوموں کی آواز ملت اسلامیہ کے کانوں تک پہونچا دیں ۔ ہم یہ کہنے آئے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو فلسطین کی نجات و آزادی کی فکر کرنی چاہیے اور ان نام نہاد و مصلحت اندیش رہنماؤں سے اپنی نفرت و بیزاری کا اعلان کرنا چاہیے جو فلسطین کے نام سے فلسطینی ارمانات کا خون کر رہے ہیں ۔

اپنی تقریر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حجت الاسلام محمدی ری شہری نے کہا کہ فلسطینی مجاہدوں کی شجاعانہ تحریک سے امریکہ وحشت زدہ ہے اور یہ کوشش کر رہا ہے کہ علاقے کی طاقتوں کو گفتگو کی میز پر بٹھا کر اس علاقے میں ایک ذلت آمیز صلح برقرار کردے تاکہ اسرائیل کی حاکمیت اور زیادہ ٹھوس اور مستحکم ہو جائے ۔

واضح رہے کہ مشرکین سے برات نامی اس عظیم الشان مظاہرہ میں اسلامی جمہوریۂ ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی بھی شریک تھے حجت الاسلام محمدی ری شہری کی اس تقریر کے بعد ، جس کا عربی ترجمہ بھی پیش کیا گیا ، اس عظیم الشان مظاہرہ میں فلک شگاف الہی نعروں کے سایہ میں مندرجہ ذیل قرارداد بھی پاس کی گئی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

براۃ من اللہ ورسولہ الی الذین عاھد تم من المشرکین

ساری حمد و ستائش اس خداوند سبحان کے لئے جس نے تین سال کی غیر حاضری کو دوبارہ عظیم الشان حاضری و شرکت کے ذریعہ تمام کردیا اور حقیقی اسلام محمدی(ص) کے سفیروں کو حج ابراہیمی کی الہی ضیافت میں شرکت کی دعوت دی تاکہ ایک بار پھر ذی الحجہ کی چھٹی تاریخ اور بیت اللہ الحرام کے خونین بال کبوتروں کی سالگرہ شہادت کے موقع پر سنت ابراہیمی و سنت محمدی(ص) کی پیروی کرتے ہوئے مشرکین سے برات کا اعلان کریں اور امام خمینی(قدس سرہ) کی آواز میں یہ فلک شگاف نعرہ بلند کریں کہ ہماری فریاد برات ان تمام لوگوں کا اعلان برات ہے جن میں اب امریکی غنڈہ گردی اور تسلط کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رہ گئی ہے لہذا

آزاد زندگی بسر کرنے اور آزاد موت مرنے کا ٹھوس ارادہ کرلیا ہے ۔ یہ ایران و فلسطین و دنیا کے دیگر ممالک کے لوگوں کی فریاد برأت ہے جن پر مشرق و مغرب کی بڑی طاقتوں بالخصوص امریکہ و اسرائیل نے لالچ بھری نگاہیں جما رکھی ہیں ، ۔ یہ اس امت کی فریاد برأت ہے جس کو عالمی کفر و بین الاقوامی سامراج موت کے گھاٹ لگا دینا چاہتا ہے اور تیر و کمان و نیزہ اور ہر ممکن اسلحے سے قرآن و عترت عظیم کو نشانہ بنائے ہوئے ہے ۔ یہ ان بھوکی ، محروم اور پابرہنہ لوگوں کے فقر و تہی دستی کی فریاد ہے جن کی دن و رات کی محنتوں کے ماحصل کو بین الاقوامی سرمایہ داروں ، چوروں اور لٹیروں نے لوٹ لیا ہے ۔ پس امام عزیز کے جانشین برحق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ مشرکین سے برأت عبودیت و بندگی کی دلیل ہے ۔ ہم جواربیت اللہ الحرام میں مشرکین سے برأت کا یہ عظیم الشان اجتماع منعقد کرنے والے خدای کعبہ سے عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے قاید عظیم الشان خمینی عظیم کی راہ سے الگ نہ ہوں گے اور ہمیشہ ان کے جانشین برحق آیۃ اللہ خامنہ ای کے ساتھ رہیں گے جو حقیقی اسلام محمدی کے پرچم کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور راہ امام خمینی کی تفسیر ہیں ۔ ہملوگ آج بتاریخ ٦ ذی الحجہ ١٤١١ھ مشرکین سے برأت نامی عظیم الشان مظاہرہ کے اختتام کے موقع پر مندرجہ ذیل قرارداد کا اعلان کرتے ہیں ۔

١۔ ہم برأت ازمشرکین نامی عظیم الشان اجتماع میں شرکت کرنے والے لوگ اس فراموش شدہ سنّت ابرہیمی(ع) و سنّت محمدی (ص) کے احیاء کو امام خمینی رضوان اللہ تعالی علیہ کی دانشورانہ و حکیمانہ قیادت کا عطیہ سمجھتے ہیں ، جو عصر حاضر میں اسلام محمدی(ص) کے احیاءکرنے والے بھی تھے ۔ اس کے ساتھ ہی ہم اپنے اس عقیدہ کا اعلان کرتے ہیں کہ مشرکین سے برأت کے بغیر حج ، حج نہیں ہے ۔

٢۔ بیت اللہ الحرام کے جوار میں ہم اپنے خدا سے عہد کرتے ہیں کہ ہم امام خمینی (رہ) کی راہ سے الگ نہ ہوں گے اور ان کے جانشین آیۃ اللہ خامنہ ای کی پیروی کرتے رہیں گے ۔

٣۔ چھٹی ذلحجہ الحرام کو ہم لوگ قربانیان حج کی چوتھی سالگرہ کا احترام کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ان کا خون ناحق حج ابراہیمی (ع) کی بقااور حقیقی اسلام محمدی (ص) کے دوام کاباعث ہوگا۔

٤۔ ہم امریکہ کو اسلام اور مسلمانوں کا حقیقی اور جانی دشمن سمجھتے ہیں اور اسلامی علاقوں میں اس کی تجاوزکارانہ موجودگی کو ، جو حملہ سے مقابلہ کے لباس میں رونما ہوئی ہے ، اسلام و مسلمانوں کے خلاف ایک اہم اقدام قرار دیتے ہیں جس کا مقصد مسلمانوں کے گرانقدر ذخائر کی لوٹ کھسوٹ اور ان کی تاریخ سے کھلواڑ کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ ہم شیطان بزرگ کی اس ظالمانہ روش کی بھرپور مذمت کرتے ہیں ۔

٥۔ ہم اسرائیل کے حق موجودیت کی شناخت کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ عظیم خیانت سے تعبیر کرتے ہیں اور فلسطینی عوام کے اسلامی انقلاب کی حمایت کو اپنا الٰہی فریضہ سمجھتے ہیں اور اس امریکی مہم کی سخت مذمت کرتے ہیں جس کے تحت دنیا کے مختلف علاقوں سے یہودیوں کو مقبوضہ اسلامی علاقوں میں منتقل کیا جارہا ہے اور ہم یہ اعلان کرتے

...رکیسا؟

...ہ بنکے طوفان چھا رہا ہے
...طرح سے کیوں بلبلا رہا ہے
...ے کیوں اپنا گلشن جلا رہا ہے

یہ گھن ، گرج ، یہ سلگتے ، گرتے مکاں ہزاروں
یہ توپیں ، بندوقیں ، سنگینیں ، شعلے اگلتی لاکھوں
یہ کیسا سفاک لشکر ہے جو بے گناہوں کے لاشوں پہ دوڑتا ہے
لہو کا دریا بہا رہا ہے
یہ بستیاں دہشتوں کی زد میں
یہ سہمی اہیں یہ کانپتے لب یہ خوف سے زرد زرد چہرے ۔
—— یہ عصمتوں کی ردائیں بیکل
—— یہ نوجواں اور بچوں کے لاشے
—— یہ عالموں بے خطا دینداروں کے لاشے
—— یہ لاشے محتاج غسل و کفن ہیں
—— یہ لاشے جو ظلم کے مقید ۔
—— نہ کر سکے کوئی جن کا ماتم نہ کوئی آنسو بہانے پائے ۔
—— مگر ستم قہقہے لگائے ۔

—— یہ روضہ شاہِ مرداں میں غارت گری کی خونیں عجیب منظر
—— یہ روضہ شاہِ دیں کی حرمت پہ گولیوں اور بموں کی بارش
—— یہ روضہ باوفا کی جالی کو توڑیں پہرے ستمگری کے
—— مزار احمد(ص) لرز رہا ہے
—— ہوا ہے پھر قلبِ زہرا(س) زخمی
—— ستون کعبہ میں زلزلہ ہے
—— ہے مضطرب روح بنت زہرا(س)
—— کہ پھر خطابت کی ضرب آہن سے بنیاد قصر ستم ہلا دے
—— پھر ایک قیدی کا عزم محکم تڑپ رہاہے
—— ہر ایک قید ستم گرادے

—— ہے جب تلک بھی یہ ظلم زندہ
—— لہو کی جب تک بھی ہے یہ بارش
—— لہو کے دریا میں تیرتے ہیں حسین(ع) والوں کے لاشے جب تک
—— قلم مرا سوگوار رہکر
کریگا مظلوم کی حمایت
بدن پہ میرے غلاف کعبہ کا جیسا کالا لباس ہوگا ۔

زندگانی پیغمبر اسلام (ص)

از جعفر سبحانی (حوزہ علمیہ قم)

پہلی ہجرت

سرزمین حبشہ کی طرف مسلمانوں کے ایک گروہ کی ہجرت درحقیقت ان لوگوں کے ایمان و اخلاص کی واضح دلیل ہے ۔ قریش۔ کے ظلم و جور اور شر و فساد سے نجات حاصل کرنے کیلئے اور مذہبی رسومات کی بجا آوری و خدای وحدہ لاشریک کی عبادت و بندگی کیلئے لازمی پرسکون ماحول کی فراہمی کی خاطر کچھ مسلمانوں نے سرزمین مکہ کو خیرباد کہنے کا فیصلہ کیا۔ ان لوگوں نے یہ طے کر لیا کہ اپنی ذاتی دولت و تجارت اور اپنے خاندان والوں کو چھوڑ کر چلے جائیں لیکن ان لوگوں کی سمجھ میں یہ نہیں آتا تھا کہ کیا کریں اور کہاں جائیں ۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ پورے جزیرۃ العرب کو بت پرستی نے اپنے چنگل میں دبوچ رکھا ہے اور اس علاقے کے کسی حصّہ سے توحید کی آواز بلند نہیں کی جاسکتی ہے اور توحید پرستی کے آئین و احکام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا ہے ۔

آخرکار ان لوگوں نے یہ سوچا کہ اس کا ذکر پیغمبر اسلام(ص) سے کریں ۔ وہ پیغمبر جس کے دین و آئین ک بنیاد "ان ارضی واسعة فایّای فاعبدون" ہے یعنی خ کی زمین نہایت وسیع ہے ، تم اپنی زندگی بسر کرن کیلئے کسی ایک حصّہ کا انتخاب کرلو جہاں تم خدا ک عبادت و بندگی کر سکو۔

پیغمبر اکرم(ص) مسلمانوں کی مفلوک الحالی و بے س و سامانی سے بخوبی واقف تھے ۔ انہیں اگرچہ۔ بن ہاشم۔ کی حمایت حاصل تھی اور۔ بنی ہاشم۔ کے نوجوا انہیں ہر قسم کی مصائب و آلام سے محفوظ رکھتے تھ لیکن ان کے ساتھیوں میں کنیز و غلام اور مفلوک الحال بے سہارا لوگوں کی اکثریت تھی اور سرداران قریش ا لوگوں کو ہمہ وقت اذیت پہنچاتے رہتے تھے ۔ قبیلو کے درمیان جنگ کی روک تھام کیلئے قبیلے کے طاقتو سردار اپنے قبیلے کے ان لوگوں کو بڑی اذیت دیتـ

تھے جو اسلام قبول کرچکے ہوئے تھے۔ گذشتہ صفحات(شماروں) میں قریش کے ان وحشیانہ مظالم کا تذکرہ کیا جاچکا ہے۔

چنانچہ جب اصحاب پیغمبر(ص) نے آنحضرت(ص) سے اپنی ہجرت کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

'اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت مفید ہوگا کیونکہ ایک طاقتور اور عادل حکمراں کیوجہ سے وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایک اچھی اور پاک جگہ ہے اور تملوگ وہاں پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہو تاوقتیکہ خداوند عالم تمہارے لئے کشادگی و خوشحالی فراہم کردے۔ ۱

جی ہاں! ایک ایسا پاکیزہ ماحول، جہاں مملکت کا نظام ایک صاحب صلاحیت اور عادل آدمی کے ہاتھوں میں ہو بہشت کا نمونہ ہوتا ہے اور اصحاب پیغمبر(ص) ایک ایسی سرزمین کی تلاش میں تھے جہاں وہ سلامتی اور مکمل اطمینان کے ساتھ اپنے دینی اور شرعی فرائض انجام دے سکیں۔

پیغمبر(ص) کے اس ارشاد کا اثر یہ ہوا کہ ہجرت کی خواہش رکھنے والے لوگوں نے فوراً اپنا سامان سفر باندھ لیا اور مشرکین کی آنکھ بچاکر رات کی تاریکی میں کچھ لوگ پیدل اور کچھ اپنی سواریوں پر جدہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان لوگوں کی مجموعی تعداد دس یا پندرہ افراد پر ۲ مشتمل تھی اور انمیں چار مسلمان خواتین بھی شامل تھیں۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ رسول خدا(ص) نے کسی دوسرے علاقے کا انتخاب کیوں نہ کیا لیکن عربستان کے حالات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول مقبول(ص) نے حبشہ ہی کا انتخاب کیوں کیا تھا۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ عرب نشین

اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کا سفر اختیار کرو تو تمہارے لئے بہت مفید ہوگا کیونکہ ایک طاقتور اور عادل حکمراں کیوجہ سے وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا ہے۔

علاقوں میں مشرکین کی اکثریت تھی اور ان علاقوں میں مسلمانوں کا جانا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ اس کے علاوہ قریش کو اپنے اجداد کے دین و آئین سے گہرا لگاؤ تھا اسی وجہ سے وہ اپنے علاقوں میں مسلمانوں کی آمد سے خوش نہ تھے۔ دوسری طرف عربستان کے یہودی اور عیسائی اکثریت والے علاقوں کی طرف ہجرت کرنا بھی مناسب نہ تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ دونوں گروہ عرب نسل کو حقیر و ذلیل خیال کرتے تھے۔

ملک- یمن- شاہ ایران کے زیر اثر تھا اور ایرانی افسران کو یمن میں مسلمانوں کا قیام ہرگز پسند نہ تھا یہاں تک کہ جب خسرو پرویز کو پیغمبر(ص) کا خط موصول ہواتو اس نے فوراً ہی حاکم یمن کے نام یہ مکتوب لکھا کہ-وہ نئے پیغمبر کو گرفتار کر کے ایران بھیج دے-۔ یمن کی طرح-حیرہ- بھی حکومت ایران کے ماتحت تھا اور شام مکہ سے بہت دور تھا۔ اس کے علاوہ یمن اور شام قریش کا بازار تھا اور قریش ان علاقے کے لوگوں سے گہرے تعلقات رکھتے تھے۔ پس اگر مسلمانوں نے ان علاقوں

مسلمان مہاجرین نے ارشاد نبوی کے مطابق حبشہ کو ایک پرسکون سرزمین پایا۔ یہاں انہیں مکمل آزادی حاصل تھی۔

میں پناہ حاصل کی ہوتی تو یہ بات یقینی تھی کہ قریش کے اشارہ پر یہاں کے لوگ مسلمانوں کو نکال باہر کر دیتے جیسا کہ قریش نے حبشہ کے بادشاہ سے مسلمانوں کو باہر نکال دینے کا مطالبہ کیا تھا لیکن بادشاہ حبشہ نے ان کی درخواست قبول نہیں کی تھی۔

اس زمانے میں بیوی بچّوں کے ساتھ دریائی سفر اختیار کرنا غیرمعمولی دشواریوں اور پریشانیوں کا باعث ہوتا تھا اس کے باوجود مسلمانوں کا یہ سفر ان کے اخلاص اور پاکیزہ ایمان کی علامت تھا۔

۔۔ جدہ۔ جو بقول جرجی زیدان اس زمانے میں بندر شعیبہ۔ تھا ، آج کی طرح ایک اہم تجارتی بندرگاہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ یہ حسن اتفاق تھا کہ دو تجارتی جہاز حبشہ کی طرف روانہ ہونے والے تھے ۔ مسلمانوں نے قریش کے خوف کیوجہ سے ان تجارتی جہازوں میں سفر کرنا قبول کرلیا اور نصف دینار کرایہ ادا کر کے فوراً ان جہازوں پر سوار ہو گئے ۔ کچھ مسلمانوں کے ہجرت کی خبر سرداران مکہ تک پہونچ گئی ۔ ان لوگوں نے اپنے کچھ آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ ان مسلمانوں کو واپس بلالائیں لیکن یہ لوگ بندرگاہ پر اسوقت پہونچے جب تجارتی جہاز جدہ بندرگاہ کی حدود سے باہر نکل چکے

ایک ایسی جماعت کا تعاقب کرنا ، جو اپنے دین و آئین کے تحفظ کی خاطر دوسرے ملک میں پناہ گزیں ہو ، قریش کی شقاوت و سنگدلی کا اہم نمونہ ہے ۔ یہ مہاجرین اپنی آل و اولاد ، گھربار اور تجارت و دولت سے دستبردار ہوچکے تھے لیکن سرداران مکہ پھر بھی اس سفر کے راز سے واقف تھے اور آپس میں اس موضوع پر کانا پھوسی بھی کررہے تھے جس کا تفصیلی ذکر آئندہ ابواب میں کیا جائے گا۔

یہ مہاجرین کسی قبیلے سے کم نہ تھے بلکہ بقول ابن ہشام ۲ ان دس آدمیوں میں سے ہر ایک اپنی جگہ پر ایک قبیلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس سفر کے بعد دوسرے گروہ کی ہجرت کا موقع سامنے آگیا جسمیں سب سے آگے ۔جعفر ابن ابیطالب۔ تھے ۔ یہ ہجرت پوری آزادی کے ساتھ عمل میں آئی لہذا کچھ لوگ اپنے بیوی بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوگئے اور اس طرح سرزمین حبشہ میں مسلمان مہاجرین کی مجموعی تعداد ۸۲ افراد تک پہونچ گئی اور ان مہاجرین کے ساتھ جانے والے یا حبشہ میں پیدا ہونے والے بچّوں کا شمار بھی کیا جائے تو مہاجرین کی مجموعی تعداد اس سے زیادہ ہو جاتی ہے ۔

مسلمان مہاجرین نے ارشاد نبوی کے مطابق حبشہ کو ایک پرسکون سرزمین پایا ۔ یہاں انھیں مکمل آزادی حاصل تھی ۔ چنانچہ ۔ ابی سلمہ ۔ کی بیوی ۔ام سلمہ ۔ جنھیں بعد میں رسول خدا کی زوجیت کا شرف بھی حاصل ہوا ، حبشہ کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ : ۔جب ہم لوگوں نے سرزمین حبشہ میں سکونت اختیار کی تو ہمیں ہر

طرح کی حمایت حاصل ہوئی ۔ اس ملک میں ہملوگوں کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ تھی اور ہملوگوں سے کوئی بدکلامی بھی نہیں کرتا تھا ۔٤

اس کے علاوہ مہاجرین کے بعض اشعار سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سرزمین حبشہ میں مسلمان مہاجرین ایک خوشحال ماحول میں زندگی بسر کررہے تھے ۔ اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے مسلمان مہاجرین عبداللہ بن حرث کی طولانی نظم کے تین اشعار بطور نمونہ حاضر خدمت ہیں ۔ قارئین کرام مزید تفصیلات کیلئے سیرۂ ابن ہشام کا مطالعہ کرسکتے ہیں ۔ ٥

---

١ ۔ "لوخرجتم اي ارض الحبشة فان بهاملكالأالخلم عنده حدوهي ارض صدق حتى يجعل الله لكم فرجة ماانتم فيها۔" سیرہ ابن ھشام جلداول ص ۔ ۳۲۱ وتاریخ طبری جلد دوم ص ۔ ۷۰

٢ ۔ تاریخ طبری جلد۲ ص ۔ ۷۰

٣ ۔ سیرہ ابن ھشام جلد اول ص ۔ ۲٤٥

٤ ۔ لما نزلنا ارض الحبشة جاورنا بهاخيرجارالنجاشى امناعلى ديننا وعبدنالله لانؤذى ولانسمع شيئا.

٥ ۔ كل امرىء من عبادالله مضطهد ۔ ببطن مكة مقهوم و مفتون

انا وجدنا بلاد الله واسعة ۔ تنجى من الذل والمخزاة والهون

فلاتقيموا على ذل الحياة وخزى ۔ كافى الممات وعيب غيرمامون

سیرہ ابن ھشام جلد ۱ ص ۔ ۳۵۳

بقیہ ضمیمہ ۔ مکہ میں عظیم الشان مظاہرہ

ہیں کہ اسرائیل کی نابودی ہی مسئلہ فلسطین کا واحد حل ہے ۔

٦ ۔ ہم فلسطین و عراق و لبنان و کشمیر و افغانستان اور دنیا کے دیگر سامراج غلام ممالک میں مظلوم مسلمانوں کے وحشیانہ و بیرحمانہ قتل عام کو عالمی سامراج بالخصوص، امریکہ کی اسلام دشمن سازش کا ایک حصّہ قرار دیتے ہیں جس کا مقصد ان ممالک میں عوام کی اسلام پسندانہ تحریکوں کا مقابلہ کرنا ہے لہذا ہم دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ باہمی اتحاد کے ساتھ ان طاقتوں پر ٹوٹ پڑیں کیونکہ ان الله مع المؤمنين ۔

۷۔ ہم مغربی تہذیب سے اپنی شدید نفرت کا اعلان کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کو امریکی سامراج کے ثقافتی اور تہذیبی حملات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں جس کے فروغ کے لئے جدید ترین ٹکنولوجی کا استعمال کیا جارہا ہے ۔ ہم اس سلسلے میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ حقیقی اسلام محمدی(ص) کے گرانقدر آئین و احکام کی سخت پیروی کے ذریعہ ہی ان ثقافتی حملات کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے ۔

۸ ۔ ہم صدر جمہوریہ اسلامی ایران حجت الاسلام ھاشمی رفسنجانی کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے ان کی خدمتگزار حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ مشرکین سے برائت نامی اس مظاہرہ کی تشکیل کی اور امسال مراسم حج میں ہملوگوں کو ہر ممکن سہولت فراہم کی ہے ۔

السلام علیکم ورحمة الله و برکاته

ماہنامہ راہ اسلام

شمارہ ۸۹

جوابات صحیح

ماہنامہ راہ اسلام

کے شمارہ ۸۶ میں پوچھے گئے سوالات کا جواب
حاضر خدمت ہے
انعامی مقابلے میں شرکت کرنے والوں سے التماس
ہے کہ سوالوں کا جواب مختصر لکھا کریں۔

(ادارہ)

۱ ۔ مذکورہ آیت سورۃ توبہ کی ۲۹ ویں آیت ہے اور اسکا مطلب ہے :

جو لوگ نہ تو دل سے خدا پر ایمان ہی رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ خدا اور اس کے رسول (ص) کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ سچّے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں ان لوگوں سے لڑے جاؤ ، یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

۲ ۔ سورہ مائدہ آیت ۳۶۔

۳ ۔ نہ قاتل سے ، نہ مقتول سے بلکہ دیگر فرزند حضرت شیث (ع) سے ، جو حضرت آدم (ع) کے جانشین بھی تھے۔

٤ ۔ دریائے نیل کا وہ حصہ جہاں حضرت موسیٰ (ع) نے اپنا عصا مار کر راستہ بنایا تھا۔

۵ ۔ اسلامی قوموں سے میں وصیت کرتا ہوں کہ جمہوری اسلامی حکومت اور ایران کی مجاہد قوم کو اپنے لئے نمونہ ، عمل بنایئے اور اگر آپکی ظالم حکومتیں قوموں کے مطالبات کو ، کہ وہی ملت ایران کا مطالبہ ہے ، تسلیم نہ کریں تو پوری طاقت کے ساتھ انہیں انکی منزل تک پہنچا دیجئے۔

٦ ۔ خمس سات چیزوں پر واجب ہوتا ہے :

(۱) وہ نفع جو کسب (کارو بار) سے حاصل ہو۔

(۲) معدن (کان)

(۳) گنج (خزانہ)

(٤) مال حلال مخلوط بحرام

(۵) وہ جواہرات جو کہ دریا میں غوطہ لگانے سے ہاتھ آئیں۔

(٦) جنگ میں مال غنیمت۔

(۷) وہ زمین جو کافر ذمی نے مسلمان سے خریدی ہو۔

۷ ۔ حدیث رسول اکرم (ص) ہے ۔ راہ اسلام شمارہ ۸٤ معراج فکر و خیال میں ملاقات عنوان کے تحت شائع کی گئی۔

۸ ۔ اس عورت کی طلاق کی جو اپنے شوہر کی طرف مائل نہ ہو اور حق مہر یا کوئی اور مال اس کو بخشتی ہے کہ وہ اسے طلاق دیدے ، اسے طلاق خلع کہتے ہیں اور اگر بیوی و شوہر ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں اور بیوی شوہر کو کچھ مال دے تو اس طلاق کو مبارات کہتے ہیں۔

۹ ۔ (۱) عباس کتاب را آورد (۲)۔ یاسین شیشہ راشکست۔

۱۰ ۔ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے ڈائریکٹر (شہید) صادق گنجی تھے۔

۱۱ ۔ شہر حلبچہ عراق کا کرد علاقہ ہے ۔ مارچ ۱۹۸۸ء میں عراق کی بعثی حکومت نے اس پر کیمیاوی بم برسائے تھے ، جس کے نتیجے میں تقریباً ۵ ہزار کرد جاں بحق اور تقریباً ۵۰ ہزار مجروح و بے خانماں برباد ہو گئے تھے۔

(باقی ۵۶ پر)

چودہ ؟ ایک انعامی مقابلہ

برادران وخواہرانِ اسلام ــــ سلام علیکم

آپ لوگوں کو یہ معلوم ہو کر یقیناً خوشی ہوگی کہ اپنے نوجوان ساتھیوں کی دینی لگن اور مذہبی دلچسپیوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ماہنامہ "راہِ اسلام" نے اپنے گزشتہ شماروں میں چودہ سوال۔ انعامی مقابلے کا جو پروگرام شروع کیا تھا وہ بحمد للہ آج بھی جاری ہے۔ ذیل میں پوچھے گئے چودہ سوالوں کو صحیح جواب لکھنے والوں کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔ انعامات کا مقصد ... مذہبی موضوعات میں دلچسپی رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں کی حوصلہ افزائی مقصود ہے۔ صحیح جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ ستمبر ہے۔ واضح رہے کہ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے جوابات کو مقابلے میں شامل نہیں کیا جاسکے گا۔ ... اگر صحیح جوابات ... قرعہ اندازی کا سہارا لیا جائے گا ...

انعامات: پہلا انعام، ایک کتاب، مبلغ سو روپے نقد۔ دوسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچھتّر روپے نقد۔ تیسرا انعام، ایک کتاب، مبلغ پچاس روپے نقد

کیا آپ جانتے ہیں؟

۱ ۔ مندرجہ ذیل آیت قرآن مجید کی کس سورہ کی کونسی آیت ہے اور اسکا ترجمہ کیا ہے ؟ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ

- - - - - - - - - -

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

۲ مندرجہ بالا آیت میں مذکور آپکی وہ کون سی رشتہ دار ہیں جن سے آپ کا اور آپکی اولاد کا عقد نکاح حرام ہے لیکن ان کی اولاد سے آپکی اولاد کا نکاح مباح ہے ؟

۳ ۔ امام خمینی (رح) کے فتاویٰ کی روشنی میں لکھئے کہ "نذر" کسے کہتے ہیں ؟ اور اگر کسی امام یا امام زادہ کیلئے بکری نذر کی اور بعد میں وہ دودھ دینے لگی تو اسکی آمدنی مصرف نذرمیں صرف کی جائیگی یا اس سے علاحدہ بھی استعمال کرسکتے ہیں ؟

٤ ۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پانچ اصحاب باوفا کے نام بتائیے ۔

٥ ۔ اس ہاشمی شیردل خاتون کا نام بتائیے ، جس نے جنگ بدر کے موقع پر مدینہ میں مسلم خواتین کے کیمپ کے پاس ایک طاقتور یہودی جاسوس کو ہلاک کر دیا تھا ۔ ؟

٦ ۔ فقہی اصطلاح اور فارسی ادب کی اصطلاح میں "مضاف" کسے کہتے ہیں ؟

٧ ۔ شہر طوس کس جگہ واقع ہے ؟ یہ کس صوبہ کا مرکز رہا تھا ؟

٨ ۔ کس نے کہا ؟

(الف) ۔ آیا کوئی ہے تم میں سے جو میری مدد کو پہنچے ، آیا کوئی ہے تم میں جو میری نصرت کو پہنچے ؟

(ب) ۔ خدا ایک ایسی قوم کو پیدا کر دیگا جس کی عورتیں ، جوان ، بوڑھے اور بچّے تیرے فرزند اور اسکے ساتھیوں کی عزاداری کریں گے ۔

(ج) ۔ اے یزید ! تو گوبر میں اگنے والے پودے کی طرح ہے ۔

(د) ۔ میرا مقصد اپنے جد کے دین کی حفاظت ہے ، میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض سے اٹھا ہوں ؟

(ه) ۔ آپ اس انتظار میں نہ رہیں کہ کوئی باہر سے آکر اسلام اوراسلامی احکام کے نفاذ کے سلسلے میں آپکے مقاصد میں آپکی مدد کرے ۔

۹ ۔ مندرجہ ذیل قطعہ ہندستان کی کس بزرگ شخصیت کا ہے اور اسکا ترجمہ کیا ہے ؟

کارے کہ حسین(ع) اختیارے کردی
در گلشن مصطفیٰ(ص) بہارے کردی
از ہیچ پیامبران نیابد این کار
واللہ اے حسین(ع) ! کارے کردی

۱۰ ۔ آب صَلَواتی ، چای صَلَواتی ، نانِ صَلَواتی کا کیا مطلب ہے ؟

۱۱ ۔ وصیت حضرت امام خمینی(رح) کے مندرجہ ذیل اقتباس میں خالی جگہ پُر کیجئے

۔۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے آئمہ معصومین صلوات اللہ و سلامہ علیہم نے دین ۔۔۔۔۔کی سر بلندی اور قرآن کریم کو ، جس کا ایک پہلو۔۔۔۔ و ۔۔۔۔۔پر مبنی ۔۔۔۔۔کی تشکیل ہے ؛ عملی جامہ پہنانے کی راہ میں ۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔ میں زندگی گذاری اور آخر کار اپنے زمانے کی ۔۔۔۔۔ و ۔۔۔۔۔ طاغوتی ۔۔۔۔۔ کو ۔۔۔۔۔ کرنے کی راہ میں ۔۔۔۔۔ ہو گئے ۔

۱۲ ۔ امام خمینی(رح) کی دوسری برسی کے موقع پر کتنے زائرین نے آنجناب کے مزار پر حاضری دی ؟ کن عظیم شخصیات نے زائرین سے خطاب فرمایا ؟ ہند و پاک سے کتنے عزادار ایران پہنچے ؟

۱۳ ۔ اردو کے مشہور و معروف مرثیہ گو شاعر میر انیس پر حکومت ہند کے محکمہ ڈاک و تار نے کس سنہ میں یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا تھا ؟

۱٤ ۔ ہندستان میں ،مسلم پرسنل لا، کسے کہتے ہیں ؟

اعلان نتیجہ شمارہ ۸۶

۱۔ ڈاکٹر چراغ حسن ۔ کوپا گنج
ضلع مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

۲۔ سیدہ شفیقہ اختر۔
میر آباد ۔ بڈگام ۔ کشمیر

۳۔ سید حسین محمد نقوی محلہ سدو
امروہہ ۔ (یو۔پی)

مندرجہ ذیل شرکاء کو بھی قرعہ اندازی میں شامل کیا گیا :

۱۔ ناصرہ فاطمہ ۔ ساکن ۔ پالر ۔ بڈگام کشمیر
۲۔ سید وقار مہدی ۔ پوسٹ ۔ صدر ۔ جونپور ۔ یوپی
۳۔ ماسٹر سراج الحسن ، مشک گنج ۔ لکھنؤ ۔
۴۔ سید بہادر علیخاں رضوی مشک گنج ، لکھنؤ ۔
۵۔ گل محمد گلپوش ۔ بودنہ ۔ بڈگام ۔ کشمیر
۶۔ سید محمد امام عابدی ۔ پنت نگر ۔ نینی تال ۔ یوپی
۷۔ سید اسرار احمد ۔ دانی پور ۔ بنارس ۔ یوپی
۸۔ سید فیاض حسین ۔ عدلپورہ ۔ رودولی ۔
۹۔ سید حسن مہدی ۔ دربار کلاں ۔ امروہہ یوپی
۱۰۔ نازش فاطمہ عابدی ۔ امام باڑہ ۔ فیض آباد ۔ یوپی
۱۱۔ منہاج صفدر عابدی ۔ امام باڑہ فیض آباد ۔ یوپی
۱۲۔ محمد حسین ۔ مزگاؤں ۔ بمبئی ۔
۱۳۔ سید گوہر مہدی نقوی ۔ امروہہ ۔ یوپی
۱۴۔ محمد باقر رضا گولہ گنج ۔ لکھنؤ ۔ یوپی
۱۵ ۔ سید اکرم عباس زیدی گولہ گنج ۔ لکھنؤ ۔ یوپی
۱۶ ۔ سید علی رضا باقر شوی ۔ رامپور یوپی
۱۷۔ سید تبارک علی نقوی ۔ غازی آباد یوپی
۱۹۔ سید عباس حیدر ۔ صبا پالیکا کالونی ۔ بانکہ ۔ یوپی

فتنۂ شرک و بدعت اور اتحاد اسلامی

از مہدی الرضوی

گذشتہ سے پیوستہ

ایمان : ـ گزشتہ قسط میں ناچیز نے شرک اور اسکی مختلف نوعیت پر ایک اجمالی نظر ڈالی ہے اور موجودہ قسط ‹ایمان› پر مشتمل ہے ۔

ایمان کی پہلی منزل کو لفظ ‹اسلام› سے جانا جاتا ہے ۔ توحید اور رسالت کے اقرار سے انسان دائرہ اسلام میں قدم رکھ دیتا ہے اور قلعۂ اسلام کے اندر قدم رکھتے ہی وہ عالمی برادری و اخوت اسلامی کا ایک ممبر ہو جاتا ہے اور اس کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کی ضمانت اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے ۔ قرآن نے ‹مسلمان› کی تعریف یوں بیان کی ہے : وَمَنْ یُسْلِمْ وَجْهَه لِلّٰهِ فَهُوَمُسْلِمٌ یعنی جس نے اللہ کے آگے اپنی پیشانی ڈال دی وہ مسلمان ہو گیا ۔ ‹پیشانی ڈالنا› ایک معروف محاورہ ہے جس کے معنی ہیں COMPLETE SURRENDER یا نظام اسلام پر چلنے کا مصمم اقرار و اعلان ۔ اسلام کی ابتدا کلمہ طیبہ لا اِلٰهَ الّاالله مُحَمَّدٌ رَّسُولُ الله یعنی خدائے وحدہ لا شریک کی الوہیّت (قابل پرستش ہونا)اور محمّد(ص) کی رسالت سے ہوتی ہے ۔ باب مدینۃ العلم علی بن ابی طالب (ع) نے اسلام کی تعریف (١) یوں بیان فرمائی ہے :

لَانَسْبَنْ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَمْ يَنْسِبْهَااَحَدٌ قَبْلِی ۔

اَلإسْلَامُ هُوَالتَّسْلِيْمُ ٭

وَالتَّسْلِيْمُ هُوَالْيَقِيْنُ

وَالْيَقِيْنُ هُوَالتَّصْدِيْقُ وَالإقْرَارُ

وَالإقْرَارُ هُوَالأَدَاءُ

وَالأَدَاءُ هُوَالْعَمَلُ

میں اسلام کی وہ تعریف بیان کرتا ہوں جو مجھسے پہلے کسی نے نہیں کی ۔ اسلام کے معنی تسلیم ہے ،

اور تسلیم کے معنی ہے یقین ، اور یقین دراصل تصدیق ہے اور تصدیق سے مراد اقرار ہے ،

اور اقرار کا لازمی نتیجہ اداء ہے اور اداء عمل کو کہتے ہیں ۔

مولا علی (ع)کے ‹مذکورہ بالا قول کا خلاصہ ہے کہ ‹اسلام› نام ہے اقرار ، یقین اور عمل کا ۔ اسی لئے فقہائے اسلام نے اسلام کی تعریف اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَالْعَقْدُ بِا الْجِنَانِ وَالْعَمَلُ بِالْاَرْكَانِ [یعنی زبان سے

بات وحشی شکار ہے جو ایک سے چھوٹ جاتا ہے تو دوسرا اسے پکڑ لیتا ہے۔

حق کا اقرار اور دل سے اسکا یقین اور ہاتھ پیر سے اس پر عمل) سے کی ہے۔

یہی اسلام جب تکامل (PERFECTION) کی منزلیں طے کرتا ہوا ،تسلیم و رضا، یا فنا فی اللہ ، کی منزل تک پہنچتا ہے تو ندائے غیبی اسے آواز دیتی ہے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً یعنی اے نفس مطمئنہ ! پلٹ آ اپنے رب کی طرف اپنی رضا اور خوشنودی سے۔ یہ وہ منزلِ ایمان ہے جہاں ملائکہ بھی اس مردِ مؤمن کی ہم جلیسی کے مشتاق ہوتے ہیں ، عروس جنت اسکے لئے سجائی جاتی ہے اور ملک الموت بھی قبض روح کے لئے اسکی رضا و اذن کا طالب ہوتا ہے بفحوائے امر الٰہی "رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً"۔ ایمان کی یہ وہ معراج ہے جہاں عقل انسانی مبہوت ہوجاتی ہے اور ضعیف العقیدہ کا ایمان خطرہ میں پڑجاتا ہے۔

تکامل کی منزلیں زبان فقہ میں ،ایمان، سے معنون ہوتی ہیں اور شارع اسلام(ص) اور آنحضرت(ص) کے خلفاء(ائمۂ اثناء عشر) نے اپنی اپنی لفظوں میں وقتاً فوقتاً ، پروانگان شمع توحید و رسالت کے شوق میں اضافہ کی خواطر ، ان منازل کی تشریح فرمائی ہے۔ یہاں یہ وضاحت کردینا ضروری ہے کہ ایمان ، اسلام سے الگ یا مختلف کوئی چیز نہیں ہے ، بلکہ یہ اسلام کی پختگی اور صداقت کی طرف سفر کا نام ہے۔

کسی شخص نے مولا علی ابن ابی طالب(ع) سے دریافت کیا ، ایمان کسے کہتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا کل آنا تو میں لوگوں کے سامنے بیان کرونگا ، کہ اگر تم بھول جاؤ تو دوسرے یاد دلائیں ، کیونکہ بات وحشی شکار ہے جو ایک سے چھوٹ جاتا ہے تو دوسرا اسے پکڑ لیتا ہے۔ دوسرے روز جب لوگ جمع ہوئے تو حضرت نے فرمایا(۲)

الْاِيمَانُ عَلَى اَرْبَعَةِ دَعَائِمَ ۔

عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِيْنِ وَالْعَدْلِ وَالْجِهَادِ

(۱) وَالصَّبْرُ مِنهَا عَلَى اَرْبَعِ شُعَبٍ :

(الف) عَلَى الشَّوقِ ،

(ب) وَالشَّفَقِ ،

(ج) وَالزُّهْدِ ،

(د) وَالتَّرَقُّبِ :

ایمان کے چار ستون ہیں ۔ صبر ۔ یقین ۔ عدل اور جہاد ۔

(۱) صبر کے چار شعبے ہیں :

(الف) شوق ،

(ب) خوف ،

(ج) زہد ،اور

(د) امید

فَمَنِ اشْتَاقَ اِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنِ الشَّهَوَاتِ

وَمَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّمَاتِ ۔

وَمَنْ زَهِدَ فِى الدُّنْيَا اِسْتَهَانَ بِالْمُصِيبَاتِ

وَمَن ارْتَقَبَ الْمَوتَ سَارَعَ فِی الْخَیْرَاتِ ۔
تو جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خواہشات نفسانی سے الگ ہوجاتا ہے ۔ اور جسے آتش جہنم کا خوف ہوتا ہے وہ حرام سے بچتا ہے ۔

اور جو دنیا سے زہد کرتا ہے اس کے لئے مصائب آسان ہوجاتے ہیں ۔ اور جسے موت کی امید ہوتی ہے وہ عجلت کرتا ہے ۔

(۲) وَالیَقِیْنُ مِنهَا عَلٰی اَرْبَعَ شُعَبٍ :
(الف) عَلٰی تَبْصِرَةِ الفِطْنَةِ ،
(ب) وَتَاوُّلِ الحِکْمَةِ ،
(ج) وَمَوْعِظَةِ العَبْرَةِ ،
(د) وَسُنَّةِ الاَوَّلِیْنَ ،

(۲) اوریقین کے بھی چار شعبے ہیں :
(الف) نکتہ رس نگاہ ، اور
(ب) حکیمانہ امور کی تاویل ، اور
(ج) عبرتوں سے سیکھ (سبق لینا) ، اور
(د) سنّت اوّلین

فَمَن تَبَصَّرَفِیْ الفِطْنَةِ تَبَیَّنَت لَهُ الحِکْمَةُ وَمَنْ تَبَیَّنَت لَهُ الحِکْمَةُ عَرَفَ العِبْرَةَ وَمَنْ عَرَفَ العِبْرَةَ فَکَاَنَّمَا کَانَ مِنَ الاَوَّلِیْنَ ۔
پس جس نے سخت گتھیوں پر تبصرہ کیا اس نے حقیقت و حکمت کو پا لیا ۔

جو شخص جنت کا مشتاق ہوتا ہے وہ خواہشات نفسانی سے الگ ہوجاتا ہے اور جسے آتش جہنم کا خوف ہوتا ہے وہ حرام سے بچتا ہے۔

اور جس نے گتھی کو سلجھا لیا اس نے نصیحت کو پالیا۔
اور جس نے عبرتوں کو سمجھ لیا وہ گویا صف اوّل کے لوگوں میں ہوگیا۔

(۳) وَالعَدْلُ مِنهَا اَرْبَعَ شُعَبٍ :
(الف) عَلٰی غَائِصِ الفَهْمِ ،
(ب) وَغَوْرِالعِلْمِ ،
(ج) وَزَهْرَةِ الحُکْمِ ،
(د) وَرَسَاخَةِ الحِلْمِ ؛

(۳) اور عدل کے چار شعبے ہیں :
(الف) باریک بین سمجھ
(ب) تدبر علمی ،
(ج) فیصلوں کی خوبی ، اور
(د) حلم کی پائداری (جزبات میں آنا)

فَمَنْ فَهِمَ عَلِمَ غَوْرَالعِلْمِ
پس جس نے فہم و فراست سے کام لیا اس نے تدبر علمی کا ملکہ حاصل کر لیا ۔

وَمَنْ عَلِمَ غَوْرَالعِلْمِ صَدَرَشَرَائِعِ الحُکْمِ
اور جس نے تدبرعلمی کا ملکہ حاصل کر لیا اس نے صحیح فیصلے جاری کر دئے ۔

وَمَنْ حَلُمَ ، لَمْ یُفَرِّطْ فِیْ اَمْرِهِ وَعَاشَ فِی النَّاسِ حَمِیْدًا
اور جس نے جزبات پر کنٹرول بنائے رکھا وہ حد سے آگے نہیں بڑھا اور لوگوں کے درمیان قابل تعریف رہا ۔

(٤) وَالجِهَادُ مِنهَا عَلٰی اَرْبَعِ شُعَبٍ :
(الف) عَلٰی الاَمْرِبِالمَعرُوْفِ ،
(ب) وَالنَّهْیِ عَنِ المُنْکَرِ ،
(ج) وَالصِّدْقِ فِی المَوَاطِنِ ،
(د) وَشَنَآنِ الفَاسِقِیْنَ ۔

(٤) اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں :
(الف) امر بالمعروف
(ب) نہی عن المنکر ،
(ج) مشکل مواقع پر بھی سچائی پر قائم رہنا ، اور
(د) بدکاروں سے دشمنی ۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

بقیہ: تعلیمات قرآن

وہی حکم دیا لیکن قدرے تبدیلی کے ساتھ کہ گوسفند ذبح کرو اور اس کے دو بدترین اعضاء میرے لئے لے آؤ۔

لقمان نے دوبارہ گوسفند ذبح کیا اور وہی زبان و دل اپنے مالک کیلئے لے آئے مالک نے حیرت بھری نگاہوں سے لقمان کو دیکھا اور ان سے سوال کیا۔ لقمان نے مالک کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا :۔ اگر دل و زبان پاک ہوں تو یہ تمام چیزوں سے بہتر ہیں اور اگر یہ ناپاک ہو جائیں تو تمام چیزوں سے بدتر اور خبیث تر ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا :۔

خداکی قسم پروردگار عالم کی جانب سے لقمان کو جو حکمت عطا کی گئی تھی وہ فقط ان کی ذات اور ان کے مال و جمال وجسم کی وجہ سے نہ تھی بلکہ وہ فرمان خداوندی کی تعمیل کے سلسلے میں ایک قوی و مستحکم انسان تھے، گناہ اور شکوک سے بچتے تھے، خاموش طبیعت کے مالک تھے، انتہائی غور و فکر سے کام لیتے تھے، تیز نگاہ انسان تھے، دن کے ابتدائی دور میں ہر گز نہیں سوتے تھے، محفل میں سامراجی راہ و روش سے دور رہتے تھے، اخلاقی آداب و محاسن کے سخت پیرو تھے، کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے، کسی چیز سے کھیلتے نہ تھے، انہیں کبھی نامناسب حالات میں دیکھا نہیں گیا .... انہوں نے اگر کبھی دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا تو ان کے درمیان فوراً صلح کرادی اور اگر کسی کی زبان سے کوئی اچھی بات سنتے تو اس کا ماخز اور اس کی تفسیر ضرور پوچھتے تھے اور علماء و فقہا کی صحبت میں زیادہ وقت گزارتے تھے .... انہیں ان علوم کی تلاش و جستجو رہا کرتی تھی۔ جن کے ذریعہ وہ نفسانی خواہش پر غلبہ حاصل کرسکیں۔ وہ غور و فکر اور عبادت کے ذریعہ اپنے نفس کا علاج کیا کرتے تھے اور فقط اسی کام کی تلاش و جستجو میں لگے رہتے تھے جسمیں ان کا (دینی یا دنیوی) فائدہ تھا۔ جن امور سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوتا وہ اس میں ہر گز مداخلت نہ کرتے تھے۔ اسی وجہ سے خداوند عالم نے انہیں حکمت عطا کی تھی۔

بقیہ: صحیح جوابات

۱۲۔ یکم رمضان المبارک ۱۸/ مارچ کو عمومی عزاداری و سوگواری منانے کا اعلان کیا کیونکہ عراق کی بعثی حکومت نے اسلامی مقدس زیارت گاہوں کی بے حرمتی کی تھی، متعدد جیّد علماء کو شہید و گرفتار کیا اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کر رکھا تھا۔

۱۳۔ ہندستان کی مرکزی سرکار میں وزیر بننے کیلئے ان تمام لیاقتوں کا ہونا ضروری ہے جو ممبر پارلیامنٹ (ایم۔ پی) بننے کیلئے ضروری ہیں۔ وزیر اعظم کی سفارش پر صدر جمہوریہ کسی بھی شخص کو وزیر بنا سکتا ہے خواہ وہ ایم۔ پی نہ ہو۔ البتہ چھہ مہینے کے اندر اسے منتخب یا نامزد ایم۔ پی بن جانا چاہئے۔

۱۴۔ (۱)۔ حق مساوات۔ (۲)۔ حق آزادی۔ (۳)۔ مزہبی آزادی کا حق۔ (۴)۔ ترقی و تحفظ ثقافت و تعلیم کا حق۔ (۵)۔ حق سرمایہ داری۔ (۶)۔ استحصال کی مخالفت اور اس کے خلاف آئینی و عدالتی تحفظ حاصل کرنے کا حق۔

خانۂ فرہنگ میں عزاداری سید الشہداء

ہندستان میں تمام ایرانی ادارے سیاہ پوش

نئی دہلی۔ ۱۰ محرم۔ (گزارش: ش۔ ح۔ جعفری) خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران یکم تا دہم محرم سیاہ پوش رہا ہر روز مجلس عزائے سید الشہداء منعقد کی گئی۔ تاسوعا و عاشورا میں خصوصی مراسم عزا۔ رایزن فرہنگی کی دلسوز تقریر اور ایرانی ملازمین و طلباء پر مشتمل ماتمی دستے کی کشمیری گیٹ جلوس عزا میں شرکت۔

ہلال محرم نظر آتے ہی خانہ فرہنگ کی دیواروں کو کالے کپڑے سے ڈھک دیا گیا۔ اور جا بجا کالے پرچم آویزاں کر دئے گئے۔ خانہ فرہنگ کے در و دیوار اور ہال کے اندر بینر لگائے گئے ہیں جن پر حضرت امام حسین علیہ السلام کے بارے میں حضرت رسول اکرم کی احادیث درج ہیں۔ خانہ فرہنگ روابط عمومی نے بتایا کہ اربعین حسینی تک خانہ فرہنگ سیاہ پوش رہیگا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق ہندستان میں سارے ایرانی ادارے سیاہ پوش رہے۔

خانہ فرہنگ کے ہال میں یکم محرم تا عاشورا ہر روز مجلس عزا منعقد کی گئی جسے ایرانی ذاکرین نے خطاب فرمایا۔ بعد مجلس نوحہ و ماتم کیا گیا۔ ۹ محرم (تاسوعا) میں شب بیداری، گریہ و زاری، ذکر اور نوحہ و ماتم پر مشتمل عزاداری منعقد کی گئی۔ اعمال عاشورہ کے بعد مجلس عزا کو رایزن فرہنگی عزت مآب آقای محمد باقر کریمیان نے خطاب فرمایا۔ موصوف نے "فلسفۂ شہادت اور قیام حضرت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام پر روشنی ڈالتے ہوئے" انتہائی پُر درد انداز میں مصائب سید الشہداء بیان فرمائے۔

دہلی میں موجود تمام ایرانی ملازمین اور طلباء نے شیعہ جامع مسجد کشمیری گیٹ پر برآمد ہونے والے جلوس عزا میں شرکت کی۔ ایرانی انجمن نے نوحہ خوانی اور ماتم برپا کیا۔ تمام ایرانی عزادار سیاہ لباس میں ملبوس تھے۔

ہندستان میں عزاداری سید الشہداء

پورے ہندستان میں عزاداری سید الشہداء کربلا علیہم السلام انتہائی تزک و احتشام اور عقیدت و احترام کے ساتھ برپا کی گئی۔ کسی جگہ سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ تنظیم شیعہ یوانٹ کی اپیل پر اکثر مقامات پر عاشورہ محرم کو بطور یوم تحفظ اماکن مقدسہ برپا کیا گیا۔ اس موقع پر صدر جمہوریہ ہند کو ایک عرضداشت بھی پیش کی گئی جس میں اپیل کی گئی ہے کہ حکومت ہند عراق میں علماء دین، حوزہ علمیہ اور اماکن مقدسہ کے تحفظ کے لئے موثر اقدامات کرے۔

عاشورہ محرم کے دوران، وہابیوں کی غیر شرعی و غیر منطقی لیف روانیوں اور گمراہ کن پروپگنڈے کے باوجود تمام مسلمانان ہند نے عزاداری سید الشہداء میں اپنے اپنے مخصوص طرز پر، مجالس و ماتم اور جلوس ہائے عزا کا اہتمام کیا۔ متعدد مقامات سے عزاداری سید الشہداء میں غیر مسلم حضرات کی بھرپور شرکت کی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں۔

الجزائر کے جاں بکف مسلمان ٹینکوں کی گرج کو خاطر میں نہیں لاتے

«محاذ نجات اسلام» کے رہبر عباس مدنی کا بیان

الجزائر ۱۵ / جون ۱۹۹۱ء - محاذ نجات اسلام- نامی جماعت کے رہبر جناب عباس مدنی نے اس بات پر زور دیا کہ الجزائر کے مسلمان خون شہادت سے سرخرو ہونے کے لئے سینہ سپر ہیں اور ٹینکوں کی گھن گرج کو یہ جاں بکف مسلمان قطعی خاطر میں نہیں لاتے کیوں کہ ان کے نزدیک عزّت کی موت ذلّت کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے ۔

جناب عباس مدنی نے الجزیرہ کی مسجد قبّہ میں خطبۂ نماز جمعہ کے دوران فرمایا کہ اگرچہ اس وقت اس مسجد نیز پایتخت کی دیگر مسجد کا محاصرہ فوجی جوان ٹینکوں اور دیگر اسلحہ سے کئے ہوئے ہیں مگر ہمیں ان فوجیوں اور ان کے ٹینکوں کا ذرا بھی خوف نہیں ۔

محاذ نجات اسلام کے رہبر نے اس ملک کی فوج کو تنبیہ کی ہے کہ وہ الجزائر کے شہروں سے باہر چلے جائیں اور مسجد کے محاصرے سے باز رہیں ۔ موصوف نے اسی ضمن میں مزید کہا تھا کہ اس وقت الجزائر کے مسلمان جس کیفیت سے گذر رہے ہیں اسے فوجی بغاوت کہا جاسکتا ہے ۔

مسجد قبّہ میں محاذ نجات اسلام کے تقریباً بیس ہزار اراکین و طرفدار جمع تھے ان کی موجودگی میں خطبۂ نماز جمعہ کے دوران عباس مدنی صاحب نے فرمایا کہ اس ہفتے کے اوائل میں محاذ نجات اسلام کے اراکین نے جو احتجاجی اقدام کیا تھا وہ اگرچہ اب بظاہر سکون پزیر ہے مگر حالات کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ ابھی حکومت کے زیر غور ہے اور وہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھاناچاہتی ہے ۔

محاذ نجات اسلام کے رہبر نے اس بات پر زور دیا کہ وہ فوج کے افسران بالاسے ملاقات کر کے اصل واقعات اور حقائق کے بارے میں اطلاعات حاصل کریں گے تاکہ اس کے بعد وہ صحیح حالات کی روشنی میں محاذ نجات اسلام کی جانب سے کوئی مناسب اقدام کر سکیں ۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ہفتے الجزائر کی فوج اور پولیس نے ان تمام راستوں کی ناکہ بندی کردی تھی جو مسجد قبّہ کی جانب جاتے ہیں تاکہ عوام اس مسجد میں نماز جمعہ ادا نہ کر سکیں ۔ وہاں کی حکومت نے اسی پر اکتفاء نہیں کی بلکہ مسجد کے اطراف میں ٹینک نصب کرنے کے علاوہ نمازیوں کے پہلو بہ پہلو فوجی جوان بھی متعین کر دیئے تھے ۔

الجزائر کی اسلامی تحریک نے ایران کے انقلاب سے کسب فیض کیا ہے

الجزیرہ ۱۸ / جون سنہ ۱۹۹۱ء

الجزائر ٹیلیویژن کے ذریعے اس ملک کی اسلامی تحریک کے سیاسی کارناموں کو خاص پروگراموں کے تحت ایک گھنٹہ تک پیش کیا گیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی زیر قیادت ایران میں جو اسلامی انقلاب آیا تھا اس سے یہ تحریک کافی متاثر ہوئی ہے ۔

جس وقت الجزائر ٹیلیویژن سے یہ منظر پیش کیا جارہا تھا کہ کس طرح حضرت امام خمینی (رح) ایران تشریف لائے اور کیسے جوش و خروش کے ساتھ یہاں کے عوام نے موصوف کا تہران میں مہر آباد ہوائی اڈہ پر استقبال کیا تو اس وقت پس منظر سے یہ تبصرہ کیا

rekhta

ـاربا تھا کہ حضرت امام خمینی ؒرح) حقیقی معنوں میں اسلام کے ‌رچمدار تھے کیونکہ موصوف ‌قریباً پندرہ سال جلاوطن رہنے ‌ے بعد جب دوبارہ وطن آئے تو ‌لے ساتھ بطور تحفہ یہ مسرّت ‌زا پیغام بھی لائے کہ اسلام کا ‌ستقبل اس دنیا میں روشن و تابناک ‌ے ۔ الجزائر ٹیلیویژن نے حضرت ‌مام خمینی [رضوان اللہ تعالیٰ ‌یہ) کی ایک تقریر کے اقتباسات ‌ر کرتے ہوئے کہا کہ ایران کے ‌لامی انقلاب نے جو اپنا شعار و ‌قف پیش کیا ہے وہ مشرق سے ‌رب تک ہر جگہ سرایت کر چکا ‌ے اور دنیا کا کوئی مرکز حکومت ‌سا نہیں جہاں یہ صدا نہ گونج ‌ی ہو ۔

‌زائر ٹیلیویژن نے تصاویر کے ‌یعے واقعات کی تفصیل پیش ‌تے ہوئے مزید کہا کہ الجزائر ‌ں اسلامی تحریک کا آغاز مساجد ‌ دانشگاہوں سے ہوا ہے ۔ اور ‌ نے وہ طریق عمل و مسلک ‌تیار کیا ہے جسے تسلیم کرنے ‌ے اشتراکی (SOCIALIST) اور ‌مایہ دارانہ (CAPITALIST) مکاتب ‌. ہمیشہ انکار کرتے چلے آئے ‌ں ۔ اس ضمن میں الجزائر ‌یویژن نے کہا کہ اسلامی تحریک کا آغاز اس ملک میں نومبر ۱۹۸۲ء میں ہوا تھا۔ کیونکہ اس ماہ میں تمام اسلامی جماعتوں اور انجمنوں نے یہاں کی دانشگاہ میں اجتماع کیا تھا۔ اور یہیں سے حکومت وقت کے خلاف آواز بلند کی گئی تھی ۔ چنانچہ جب اسلامی جماعتوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں اسلامی حکومت قائم کی جائے تو حکومت کا شدید رد عمل نمایاں ہوا اور وہ اس مطالبہ پر سخت مشتعل و برافروختہ ہوئی ۔ چنانچہ بہت سے مسلم رہنماؤں کو قید کر دیا گیا اور اسی دوران ان کے درمیان اختلافات پیدا کر دئیے گئے ۔

الجزائر ٹیلیویژن نے مزید کہا کہ جب مشرقی بلاک شکست و ریخت سے دوچار ہو گیا تو اسلام کے ذریعے ہی لوگوں کو چارہ کار اور ہر مسئلے کا حل نظر آیا۔ چنانچہ جلدی ہی "نہ مشرقی نہ مغربی" کی صدا ہر طرف گونجنے لگی ۔ دنیا کی دگر گونی اور مشرقی بلاک کی شکست و ریخت کے باعث حالات نے ایسا رخ اختیار کیا کہ الجزائر میں اسلامی جماعتوں اور انجمنوں نے علانیہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر دیا۔

۵ / اکتوبر کے دن الجزائری عوام اور فوجیوں کے درمیان سخت تصادم ہوا ۔ اس مقابلے میں اسلامی جماعتوں کے راہنما و اراکین پیش پیش تھے یہ روز اوّل تھا جب کہ محاذ نجات اسلام نامی جماعت نے الجزائر کے سیاسی معاملات میں دخل اندازی شروع کی ۔ چنانچہ جب اس جماعت نے شہر دارئ (میونسپلٹی) کے انتخابات میں حصّہ لیا تو اسے بہت زیادہ کامیابی ہوئی ۔ اس کامیابی کے بعد ہی محفوظ نجناح نے جمیعت ارشاد و اصلاح [ارشاد دراصلاح سوسائٹی] کی بنیاد رکھی ۔ اس کے ساتھ ہی شیخ عبداللہ خاب اللہ نے تحریک "النّهضة" یوسف بن خدّہ نے "حرّیت امت" اور احمد بن محمّد نے "حزب الجزائری مسلمان معاصر" (بمعصر الجزائری مسلمین کی انجمن) جیسی جماعتیں قائم کیں ۔ اور بالآخر اس سال مئی کے مہینے میں علی بلجاج نے حکومت کے خلاف عوام کے سخت احتجاج کے بعد محاذ نجات اسلام کی تشکیل کی ۔ اور یہ نعرہ پیش کیا کہ موجودہ "صدر جمہوریہ" کے معزول ہونے تک درس و تدریس کو بند رکھا جائے ۔

جاپان کے عالمی مقابلۂ فنون لطیفہ میں چار ایرانی بچوں نے انعام حاصل کیا۔

اس سال ماہ فروردین (مارچ - اپریل) کے دوران ثقافت پر مشتمل بچّون کی تخلیقات کا چھٹا بی نیال مقابلہ - کانا گوا- نامی مرکز فنون لطیفہ کی جانب سے جاپان کے شہر یوکوہاما میں منعقد کیا گیا۔ فنّی تخلیقات کے اس نمائشی مقابلے میں بچّوں اور نوجوانوں کی ذہنی پرورش گاہوں کے مختلف مراکز کی جانب سے ایرانی بچّوں نے ۲۵ تخلیقات نمائش و مقابلے کی غرض سے اس عالمی میلے میں پیش کی گئیں۔ اس مقابلے میں ان چار نوخیز ایرانی فنکاروں کو جن کے نام ذیل میں درج ہیں انعامات کا مستحق قرار دے کر چار تمغوں نیز چار اعزازی سند ناموں (CERTIFICATES) سے نوازا گیا۔

۱۔ سیّدہ صدر قہاری کو سونے کا تمغہ اور اعزازی سند پیش کی گئی۔

۲۔ شقایق شبستری کو خصوصی سند اور چاندی کے تمغے سے نوازا گیا۔

۳۔ آرش معتمدی محمدیان کو چاندی کا تمغہ اور خصوصی سند نامہ دیا گیا۔

4۔ وینا فرامرزی کو خصوصی سند اور چاندی کا تمغہ پیش کیا گیا۔

فنّی تخلیقات کے اس عالمی مقابلے میں مجموعی طور پر چالیس ہزار تصاویر پیش کی گئی تھیں جو مناظر فطرت، بچّوں کی تفریحات، مقامی تقاریب، قومی تہوار اور میلوں پر مشتمل تھیں۔

اس عالمی مقابلے کے منعقد کئے جانے میں یہ مقصد کار فرما ہے کہ بچّوں کو یہ بتائے بغیر کہ ان کا تعلق کس قوم یا ملک سے ہے ان کے درمیان باہمی تفاہم اور تعلق دوستی پیدا کیا جائے۔

عالمی سطح پر ایرانی فلموں کی کامیابی

ایران کی فلمی صنعت نے گزشتہ سال کے دوران ایکسو اکتیس (۱۳۱) فلمیں، اٹھتر (۷۸) بین الاقوامی فلمی میلوں میں پیش کیں اور گیارہ (۱۱) مقابلوں میں انعامات حاصل کئے۔

اسی عرصے میں ایران نے ملک سے باہر پندرہ (۱۵) فلمی میلے منعقد کرنے کا اہتمام کیا اور نو (۹) نمایشی پروگراموں کے ذریعے ایرانی فلموں کی جھلکیاں پیش کیں۔ جن ایرانی فلموں کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا ان کے نام ذیل میں درج ہیں!

ناروتی :۔ اس فلم کو استنبول کے فلمی میلے میں پہلے انعام کا مستحق قرار دیتے ہوئے سنہری لالہ (لالہ طلائی) اور بطور انعام نقد رقم سے نوازہ گیا۔

آب، باد اور خاک :۔ اس فلم کو بلجیک کے فلمی میلے سینادی در کے ججوں نے خصوصی انعام کا مستحق قرار دیا۔

خوش قسمتی کا تنہا پرندا :۔ غیر جانبدار ممالک کی جانب سے ہونگ ہانگ میں جو فلمی میلہ منعقد کیا گیا تھا اس میں اس فلم کو پہلے انعام کا مستحق قرار دیتے ہوئے سنہری مشعل (مشعل طلائی) سے نوزا گیا۔

ماہی (مچھلی) :۔ بچّوں اور نوجوانوں کی دلچسپی سے متعلق اس فلم کو سیفج (CIFEJ) نامی بین الاقوامی فلمی ادارے کی جانب سے اعزازی تشویق نامے (CERTIFICATE O. APPRECIATION) سے نوازاگیا۔

کلوز اپ (CLOSEUP) :۔ اس فلم کو اٹلی کے فلمی میلے ریمینی سنیما نے دوسرے انعام کا مستحق قرار

دیئے ہوئے چاندی کا تمغہ بہ شکل حرف "R" پیش کیا۔

خانہ دوست کجا است (دوست کا گھر کہاں ہے) ۔ اس فلم کو بلجیک کے شاہی سنیما (ROYAL CINEMA) کی جانب سے نقد رقم کا مستحق قرار دیا گیا۔

دندان مار (سانپ کے دانت) ۔ اس فلم کو برلن کے فلمی میلے میں ججوں نے تشویق نامے (CERTIFICATE OF APPRECIATION) کا مستحق قرار دیا۔

کلوز اپ ۔ اس فلم کو شہر مونٹر یال (کناڈا) سے وابستہ جدید سنیما کے فلمی میلے میں فلم ناقدین کی کبک سوسائٹی نے بہترین طویل فلم کی حیثیت سے انعام کا مستحق قرار دیا ہے۔

جیفونی میں جو فلمی میلہ منایا گیا تھا اس میں بھی چند ایرانی فلمیں نمایش کی غرض سے پیش کی گئیں تھیں ۔ ان تمام فلموں کو مجموعی طور پر "دو مینکو مکولی" انعام کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۔

جیفونی کے شہر دار (MAYOR) نے ان تمام فلموں کو جنہیں اس فلمی میلے میں شامل کیا گیا تھا مجموعی طور پر سونے کی لوح بطور انعام دی ہے ۔

"برف میں میمنو ں کی پیدائش" (برہ ھا در برف بہ دنیا می آیند) ۔ مختصر ایرانی فلم ہے اسے "حیاتی ماحول سوسائٹی" نے انعام اور نقد رقم کا مستحق قرار دیا ہے ۔ اس کے علاوہ اس فلم کو جرمنی کے فلمی میلہ سوسائٹی "اوبرہا وزن" نے فارابی فلمی موسسہ کے تعاون سے دنیا کے مختلف شہروں میں نمایش کی غرض سے پیش کیا۔ ایرانی فلمی میلے کی جانب سے جن شہروں میں اس فلم کی نمایش کی گئ اس کی تفصیل ذیل میں درج ہے ۔

١ ۔ پیرس میں "اتھوپیا" نامی سنیما ہال کے پردے پر دیگر گیارہ فلموں کے ساتھ اسے دکھایا گیا۔

٢ ۔ آسٹرڈم ڈروڈ اسمتھ تھیٹر میں دیگر پانچ فلموں کے ساتھ یہ فلم پیش کی گئی ۔

٣ ۔ اوہالو کے کولمبس ونگ سینٹر میں دیگر آٹھ فلموں کے ساتھ اس فلم کو دکھایا گیا۔

٤ ۔ امریکہ کے شہر واشنگٹن ڈرسی میں فلم انسٹی ٹیوٹ دیگر آٹھ فلموں کے ساتھ اس فلم کی نمایش ہوئی ۔

٥ ۔ روس کی ریاست تاجکستان میں یہ فلم دیگر بیس فلموں کے ساتھ نمایش کی غرض سے یہ فلم بھی پیش کی گئی ۔

٦ ۔ یو ۔ سی ۔ آئی ۔ اے (UCIA) امریکہ میں یہ فلم دیگر آٹھ طویل اور چھ مختصر فلموں کے ساتھ دکھائی گئی ۔

٧ ۔ نیو یارک کے سنیما ہال کورنل میں یہ فلم ٨ / دیگر فلموں کے ساتھ نمایش کے لئے پیش کی گئی ۔

٨ ۔ مارسلون ٹک جزالیتات کے سنیما ہال پر ٦ / دیگر فلموں کے ساتھ دکھائی گئی ۔

٩ ۔ راچسٹر فوٹو گرافی ورلڈ میوزیم نیو یارک کے سنیما ہال ڈرائی ڈن میں دیگر آٹھ فلموں کے ساتھ اسے پیش کیا گیا۔

١٠ ۔ آسٹریلیا کے سڈنی اور مالبرون شہروں میں اسٹریلیا فلمی ادارہ کے تعاون سے ١٢ / دیگر فلموں کے ساتھ اس فلم کی نمایش کی گئی ۔

١١ ۔ بلجیک کے شہر کنٹ میں ٧ / دیگر فلموں کے ساتھ اس فلم کو پیش کیا گیا ۔

١٢ ۔ شیکاگو کے فلمی مرکز میں ١٨ / دیگر فلموں کے ساتھ یہ فلم دکھائی گئی ۔

١٢ ۔ بلجیک کی دانشگاہ لوڈن میں ٦ / دیگر فلموں کے ساتھ اس فلم کی نمایش کی گئی ۔

۱۴ ۔ برگلے کے شہر کیلی فورنیا کے دفتر اسناد (ARCHIVES OFFICE) آٹھ دیگر فلموں کے ساتھ اس فلم کو بھی نمائش کی غرض سے شامل کیا گیا۔

اور دانشگاہ ہارڈورڈ میں اس فلم کو مزید ۸ / فلموں کے پردہ سیمین پر پیش کیا گیا۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سرکاری سطح پر مختلف شہروں میں جو فلمی میلے منعقد کئے گئے تھے ان کے علاوہ بھی بعض ایسے پروگرام مرتب کئے گئے جن میں ایرانی فلموں اور یہاں کی زندگی کے مناظر کو دلچسپی کے ساتھ دیکھا گیا۔ جن مقامات پر ایرانی فلموں کی نمائش کی گئی ان کی کیفیت ذیل میں ملاحظہ ہو :

اٹلی کے شہر پیزارو میں ۲۲ / ایرانی فلمیں دکھائی گئیں ۔ اس ملک کے دوسرے شہر جیفون میں ۱۰ / طویل فلمیں اور فن ثقافتی سے متعلق ۴۴ / متحرک فلمیں دکھائی گئیں ۔ اسپانیہ کے شہر سینٹ سیباستین استین میں ۶ فلمیں ، سوئزر لینڈ کے شہر اوما میں ۵ / فلمیں ، برازیل کے شہر ساپوپولو میں ۷ / فلمیں ، فللینڈ کے شہر اولو میں ۵ / فلمیں ، فرانس کے شہر نانت میں ۲۴ ہندوستان کے شہر کلکتہ میں ۷ / فلمیں اور بلٹریک کے شہر بروکس میں ۷ / فلمیں بطور نمائش پیش کی گئیں ۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ۱۹۹۰ء کے دوران ایرانی ہدایت کار کیا رستمی کو سوئیس کے فلمی میلے کی جیوری میں شامل اور فرانس کے فلمی میلے دی ریل (DE REEL) کے فلمی میلے کی جیوری کا سرپرست منتخب کیا گیا تھا۔

اپاہج لوگوں نے وزن برداری کا جو عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔ وہ ایک ایرانی ورزشکار نے توڑدیا

۱۹ / جون ۱۹۹۱ء

ایک اپاہج ایرانی چمپین نے وزن برداری (WEIGHT LIFTING) کے مقابلے میں نیا ریکارڈ قائم کیا ہے ۔

بابک کاظمی اوینی کا شمار ایران کے اپاہج وزن برداروں میں ہوتا ہے ۔ حال ہی میں اس ملک کے اپاہج ورزشکاروں کے درمیان جو وزن برداری کا مقابلہ ہوا تھا اس میں موصوف نے اپنے سینے پر پورے دباؤ کے ساتھ ۱۱۷.۵ کلو گرام اٹھا کر وزن برداری کے عالمی ریکارڈ میں مزید پانچ کلو گرام کا اضافہ کردیا ہے ۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل وزن برداری کا عالمی ریکارڈ ۱۲.۵ کلو گرام تھا جسے ایک جرمنی کے اپاہج ورزشکار نے قائم کیا تھا۔

شہر کی طلائی کلید ایک اپاہج ایرانی چمپین کو پیش کی گئی

منیلا (فلپین) ۱۹ جون سنہ ۱۹۹۱ء

منیلا کے شہردار (MAYOR) نے اپنے شہر کی طلائی کلید یعنی صلح و آشتی کی علامت ، سبز فیتے کے ساتھ ایران کے اپاہج چمپین حسین نیک زبان کو پیش کی ہے ۔

منیلا سے موصولہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت حسین بابک فلپائن میں مقیم ہیں اور اگلے ہفتے وہ تایوان روانہ ہوجائیں گے ۔ موصولہ خبروں میں مزید بتایا گیا ہے کہ منیلا کے شہردار کی دعوت پر حسین بابک نے شہر نیز عمارات شہرداری کی بھی سیر کی ۔

حسین نیک زبان کی خواہش ہے کہ وہ تمام دنیا کا سفر کریں ۔ جسے وہ چند مراحل میں طے کریں گے ۔ اس کا دوسرا مرحلہ براعظم ایشیا کے سفر کی تکمیل پر اختتام پذیر ہوگا۔ موصوف نے سفر کا آغاز

بتاریخ ۷/ جنوری ۱۹۹۱ء کیا تھا جو ان کے پروگرام کے مطابق تقریباً ساڑھے سات مہینے تک جاری رہے گا اور یہ مدت گذر جانے کے بعد وہ واپس اپنے وطن آجائیں گے ۔

ایرانی فلم کو کانسے کا تمغہ

تہران ۔ ایرانی فلم ہامون کو کانسے کا تمغہ بطور انعام حاصل ہوا ۔ فلم ہامون کے ڈائریکٹر جناب داریوش مہرجوئی ہیں ٹکساز کے پاوسٹن شہر میں منعقدہ ۲۴ ویں بین اقوامی فلم میلے میں اس فلم کو شامل کیا گیا تھا ۔ اس فلمی مقابلے میں مذکورہ فلم کو کانسے کے تمغے کا مستحق قرار دیا گیا ۔

کشمیر میں امام خمینی (رح) کی برسی

امام خمینی (رح) کے یوم وصال پر انجمن شرعی شیعیان کی تقاریب

محمد صفدر کی مرسلہ گزارش کے مطابق ٤ جون ۹۱ ع رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الخمینی عطراللہ مرقدہٗ شریف کی سالگرہ کے موقع پر انجمن شرعی شیعیان کے زیر اہتمام امام باڑوں، مسجدوں اور مکتبوں میں تعزیتی مراسم کا انعقاد ہوا۔ بڈگام میں مدرسہ جامعہ باب العلم میں انجمن شرعی شیعیان کے نائب صدر ثقۃ الاسلام آقا سید حسن مصطفیٰ الموسوی کی صدارت میں پروقار تقریب منعقد ہوئیں ۔ یہاں قرآن خوانی اور فاتحہ کے علاوہ مقررین نے امام خمینی (رح) کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ آغا صاحب نے کہا کہ اس عظیم قائد نے دین و ملت کے مردہ جسم میں پھر نئی روح پھونک دی جو تاریخ اسلام میں سنہرے حروف میں تحریر ہوکر رہتی دنیا تک یاد کیا جائیگا۔ اس عمران وقت نے آل عمران کی تفسیروں کا مصداق ہوتے ہوئے وقت کے نمرودوں اور فرعونوں کے تاج اچھال کر روند ڈالے ۔

عزاداری امام خمینی (رح) کے تسلسل میں مجالس عزا سید الشہداء اور قرآن خوانی کا انعقاد بھی کیا گیا۔

کشمیر میں امام خمینی (رح) کی برسی پر خون کا عطیہ

رہبر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی (رح) کی دوسری برسی کے موقعہ پر وادیٔ کشمیر میں خصوصی تقاریب کا انعقاد ۔

رضاکار تنظیم حسینی بلڈبنک نے بلڈ ڈونیشن کیمپ (BLOOD DONATION CAMP) منعقد کرکے امام امت کے تئیں خراج عقیدت پیش کیا۔

سری نگر سے جناب یوسف حسینی کی گذارش کے مطابق ٤/ جون ۹۱ ع رہبر انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی (رح) کی دوسری برسی کے سلسلے میں جموں و کشمیر میں خصوصی تقاریب منعقد کی گئیں ۔ اور عالم اسلام کے عظیم رہنما حضرت امام خمینی (رح) کی مقدس زندگی اور ان کے عظیم کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ۔ مسجدوں و امام باڑوں میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے ۔درسگاہوں میں قرآن خوانی کی گئی ۔ ریاست بھر کے اخبارات نے حضرت امام خمینی (رح) کی یاد میں ہوئی تقاریبپر مشتمل خبروں کو نمایاں طور پر شایع کیا۔

جموں و کشمیر کی معروف رضاکار تنظیم حسینی بلڈ بنک کی طرف سی اس موقع پر اسپتالوں میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا مریضوں کے لئے خون کے عطیات جمع کرنے کے کیمپ منعقد کئے گئے ۔ ماگام کشمیر میں حسینی بلڈ بنک کی طرف سے عظیم الشان بلڈ

rekhta

ڈونیشن کیمپ منعقد کیا گیا۔ اس کیمپ میں سینکڑوں خواتین و حضرات خون کے عطیات پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ۔ اس موقع پر حسینی بلڈ بنک نے کافی لوگوں سے خون کے عطیات وصول کئے جن میں خواتین کی کافی تعداد شامل تھی ۔ دوسرے بہت سارے افراد کے نام آیندہ کے لئے رجسٹر کئے گئے ۔ یہ کیمپ چھ ٦ گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کیمپ کے دوران ریاستی ریڈکراس سوسایٹی اور ادارہ ابوالفضل عباس(ع) (ماگام) کا حسینی بلڈ بنک کو مکمل تعاون حاصل رہا۔

رہبر انقلاب اسلامی کے تئیں کشمیری عوام کا یہ پُر خلوص خراج عقیدت تھا جو انہوں نے حضرت امام(رح) کی دوسری برسی کے موقع پر اپنے خون کا نذرانہ دیکر پیش کیا۔

بہار میں امام خمینیؒ کی برسی

سید یوسف علی زیدی کی گزارش کے مطابق ضلع ٢٤ پرگنہ بہار میں ٤ جون کو امام خمینی(رح) کی دوسری برسی کے موقع پر انجمن خادمان فاطمہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مراسم عزا منعقد کئے گئے ۔

نماز مغربین کے فوراً بعد پروگرام کا آغاز ہوا جس میں حسب ذیل علماء و خطبا و دانشور حضرات نے تقریر فرمائی ۔

١ ۔ تلاوت کلام پاک کے بعد سکریٹری انجمن خادمان فاطمہ مولانا سید قاسم رضا رضوی کے ذریعہ افتتاح ۔

٢ ۔ تقریر چیئرمین انجمن خادمان فاطمہ (امام جمعہ و جماعت مسجد طباطبائی شلدہ ٢٤ / پرگنہ)

٣ ۔ تقریر جناب میر اصغر علی زیدی ایڈیٹر اسلامک ٹائمز

٤ ۔ تقریر جناب مولانا سید روشن علی زیدی مدرس مدرسہ عسکریہ شرنیا

٥ ۔ تقریر جناب مولانا حیدر علی بیکوا ٢٤ پرگنہ

٦ ۔ تقریر جناب مولانا ناصر مہدی رضوی (ابن مولانا محسن نواب صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ لکھنؤ)

٧ ۔ آخری تقریر ، جناب مولانا سید قاسم رضا رضوی سکریٹری انجمن خادمان فاطمہ شرنیا مسئول و مدرس مدرسہ عسکریہ شرنیا۔ ٢٤ / پرگنہ

اس پروگرام میں تمام مقررین نے امام خمینی(رح) کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ۔ آخری تقریر سے پہلے مہمان خصوصی پروفیسر حیدر حسن کاظمی صاحب کلکتہ نے بھی تقریر فرمائی ۔ یہ پروگرام شب ١١ / بجے تک چلا جس کے تمام شرکاء کیلئے طعام کا معقول انتظام کیا گیا۔

خریداروں کے

انعامی مقابلے کی تاریخ میں

توسیع ٢٠ ستمبر تک

(انعامات کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو راہ اسلام شمارہ ٨٥ اور ٨٧)

فارم شرکت ماہنامہ راہ اسلام

مدیر محترم

السلام علیکم

میں ماہنامہ راہ اسلام کا سالانہ زر شرکت مبلغ ۴۰/ روپیہ بذریعہ ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر / منی آرڈر / رسید نمبر ______ مورخہ ______ ارسال کر رہا ہوں۔

براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر راہ اسلام جاری کر دیجئے اور انعامی مقابلے میں میرا نام بھی شامل کر لیجئے۔

نام اور مکمل پتہ : ______

پن کوڈ نمبر ☐☐☐☐☐☐

KARBALA-WE ARE COMING
करबला-नजफ़-आक़ा खूई बचाओ
SAVE KARBALA-SAVE HUMANITY